سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2016

بدھ، 13-اپریل 2016

(یوم الاربعاء، 5-رجب المرجب 1437ھ)

سولھویں اسمبلی: بیسواں اجلاس

جلد 20: شمارہ 11

939

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ13-اپریل2016

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

سرکاری کارروائی

(اے) عام بحث

پری بجٹ بحث

(بی) مسودات قانون پر غوروخوض اوران کی منظوری

1۔ آرڈیننس (ترمیم) صوبائی موٹرگاڑیاں2015 (مسودہ قانون نمبر1بابت2016)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) صوبائی موٹرگاڑیاں2015، جیساکہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے ٹرانسپورٹ نےاس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) صوبائی موٹرگاڑیاں2015 منظور کیا جائے۔

2۔ آرڈیننس (ترمیم) فرانزک سائنس ایجنسی پنجاب2015 (مسودہ قانون نمبر3بابت2015)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) فرانزک سائنس ایجنسی پنجاب2015، جیساکہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے امور داخلہ نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) فرانزک سائنس ایجنسی پنجاب2015 منظور کیا جائے۔

940

3۔ مسودہ قانون فورٹ منرو ڈویلپمنٹ اتھارٹی 2015 (مسودہ قانون نمبر 2 بابت 2016)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون فورٹ منرو ڈویلپمنٹ اتھارٹی 2015، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے ہاؤسنگ، اربن ڈویلپمنٹ اینڈ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون فورٹ منرو ڈویلپمنٹ اتھارٹی 2015 منظور کیا جائے۔

4۔ مسودہ قانون (تیسری ترمیم) لوکل گورنمنٹ پنجاب 2016 (مسودہ قانون نمبر 17 بابت 2016)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (تیسری ترمیم) لوکل گورنمنٹ پنجاب 2016، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے مقامی حکومت و دیہی ترقی نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (تیسری ترمیم) مقامی حکومت پنجاب 2016 منظور کیا جائے۔

5۔ مسودہ قانون (ترمیم) اینیملز سلاٹر کنٹرول پنجاب 2016 (مسودہ قانون نمبر 15 بابت 2016)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) اینیملز سلاٹر کنٹرول پنجاب 2016، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) اینیملز سلاٹر کنٹرول پنجاب 2016 منظور کیا جائے۔

941

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولھویں اسمبلی کا بیسواں اجلاس

بدھ،13-اپریل2016

(یوم الاربعاء،5-رجب المرجب1437ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 10بج کر50 منٹ پر زیر صدارت
جناب ڈپٹی سپیکر سردار شیر علی گورچانی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری سید صداقت علی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِo

وَهُوَ الَّذِي فِي السَّمَاءِ إِلَٰهٌ وَفِي الْأَرْضِ إِلَٰهٌ
وَهُوَ الْحَكِيمُ الْعَلِيمُ ﴿٨٤﴾ وَتَبَارَكَ الَّذِي لَهُ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ
وَمَا بَيْنَهُمَا وَعِندَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿٨٥﴾
وَلَا يَمْلِكُ الَّذِينَ يَدْعُونَ مِن دُونِهِ الشَّفَاعَةَ إِلَّا مَن شَهِدَ
بِالْحَقِّ وَهُمْ يَعْلَمُونَ ﴿٨٦﴾

سورۃ الزّخرُف84تا86

اور وہی (ایک) آسمانوں میں معبود ہے اور (وہی) زمین میں معبود ہے اور وہ دانا (اور) علم والا ہے (84)اور وہ بہت بابرکت ہے جس کے لئے آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان دونوں میں ہے سب کی بادشاہت ہے۔اور اسی کو قیامت کا علم ہے اور اسی کی طرف تم لوٹ کر جاؤ گے (85)اور جن کو یہ لوگ اللہ کے سوا پکارتے ہیں وہ سفارش کا کچھ اختیار نہیں رکھتے ہاں جو علم ویقین کے ساتھ حق کی گواہی دیں (وہ سفارش کر سکتے ہیں)(86)

وماعلینا الاالبلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج حافظ مرغوب احمد ہمدانی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

معراج لی رتیاں دھوم یہ سی — اِک راج دلارا اٰوت ہے
لولاک کا سہرا سر سوہت — وہ احمدؐ پیارا اٰوت ہے
مازاغ کا لجلا ین بھرے — وا مس کا بٹّنا ملھ پہ ملے
ہے یسم کا ھوںھٹ سہرے تلے — وہ رب کا سنوارا اٰوت ہے
یس لی چمک ہے دامن میں — طہٰ کا لرسمہ اٰسن میں
واںجر کا جلوہ گاںن پہ — وہ عرس کا تارا اٰوت ہے
حوروں نے لہا جب بسم اللہ — غلماں نے پکارا الااللہ
خود رب نے لہا ماساء اللہ — محبوب ہمارا اٰوت ہے

جناب ڈپٹی سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے اور آج کے ایجنڈے پر محکمہ لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔

پوائنٹ آف آرڈر

چودھری طاہر احمد سندھو(ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، سندھو صاحب!

تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال کوٹ مومن کو فنکشنل کرنے کا مطالبہ

چودھری طاہر احمد سندھو(ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میں نہایت احترام سے گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ کوٹ مومن تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال جو کہ پچھلے پانچ چھ سال سے مسلسل جدوجہد کرتے ہوئے اور یہ سیکرٹری ہیلتھ جو ہیں وقتاً فوقتاً یہ وعدہ کرتے رہے ہیں کہ ہم ڈاکٹرز کی تعداد پوری کر دیں گے اس کو فنکشنل کر دیں گے میں حیران ہوں کہ یقین کریں آپ اس کی انکوائری کروالیں کہ پچھلے چھ سال سے ہسپتال بن چکا ہے SNEs مکمل ہے لیکن وہ تحصیل ہیڈکوارٹر بنا ہے اور نہ ہی وہ فنکشنل ہوا ہے۔اس کے ساتھ ہی میری constituency میں دوسرا تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال بھلوال ہے اُس کی حالت بھی ناگفتہ بہ ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، سندھو صاحب! پارلیمانی سیکرٹری صاحب آجائیں گے تو اُن سے جواب لیتے ہیں۔

چودھری طاہر احمد سندھو(ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں تو کہتا ہوں کہ اس کو pending کر لیں سیکرٹری ہیلتھ کو بلوالیں ادھر اس پر بات ہو جائے گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب آجاتے ہیں تو اُن سے جواب لیتے ہیں۔

چودھری طاہر احمد سندھو(ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! شکریہ

سوالات

(محکمہ لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پہلا سوال نمبر1176 محترمہ راحیلہ خادم حسین کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کوdispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر1182 بھی محترمہ راحیلہ خادم حسین کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذااس سوال کو بھیdispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر1786 جناب احمد خان بھچر کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذااس سوال کو بھیdispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر1434 محترمہ راحیلہ خادم حسین کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذااس سوال کو بھیdispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال ڈاکٹر نوشین حامد کا ہے۔ محترمہ! سوال نمبر بولیں۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر1671 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: ٹی ایم اے شالامار ٹاؤن کا ترقیاتی بجٹ و دیگر تفصیلات

*1671: ڈاکٹر نوشین حامد: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ٹی ایم اے شالامار ٹاؤن لاہور کا پچھلے تین سال کا ترقیاتی بجٹ سال وار کتنا تھا؟

(ب) مذکورہ عرصہ کے دوران کتنی رقم کس کس قسم کے ترقیاتی منصوبہ جات پر خرچ ہوئی؟

(ج) مذکورہ عرصہ میں موضع باغبانپورہ باغیچی سیٹھانوالی میں جو ترقیاتی منصوبہ جات مکمل ہوئے ان کے نام، تخمینہ لاگت اور مدت تکمیل بتائیں؟

(د) اس وقت کتنے منصوبہ جات جاری ہیں ان کے نام، تخمینہ لاگت اور مدت تکمیل بتائیں؟

وزیر کانکنی و معدنیات / لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب شیر علی خان):

(الف) ٹی ایم اے شالامار ٹاؤن کے پچھلے تین سالوں کا ترقیاتی بجٹ درج ذیل ہے:

سال	رقم
2010-11	3,00,00,000/- روپے
2011-12	5,30,00,000/- روپے
2012-13	2,00,00,000/- روپے

(ب) مذکورہ عرصہ میں ترقیاتی منصوبہ جات کی سال وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ٹی ایم اے شالامار ٹاؤن نے مذکورہ عرصہ میں ٹی ایم اے کے بجٹ سے باغیچی سیٹھانوالی میں کوئی ترقیاتی منصوبہ تعمیر نہ کروایا ہے۔

(د) ٹی ایم اے شالامار ٹاؤن نے موجودہ مالی سال میں کوئی ترقیاتی منصوبہ منظور نہ کیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! جز (ج) میں ان سے پوچھا تھا کہ باغبانپورہ باغیچی سیٹھانوالی کے ترقیاتی منصوبہ جات کے بارے میں سوال کیا گیا تھا تو جواب میں انہوں نے کہا ہے کہ وہاں پر کوئی ترقیاتی منصوبہ تعمیر کروایا گیا اور نہ ہی کوئی منصوبہ وہاں پر منظور ہوا۔ تو یہ جواب 2014 میں آیا تھا میں یہ پوچھنا چاہوں گی کہ اب 2016 ہے almost دو سال گزر گئے ہیں کیا آئندہ آنے والے سالوں میں بھی یہاں پر ترقی کا کوئی پروگرام نہیں بنایا گیا کیونکہ یہ وہ علاقہ ہے جہاں پر ضرورت ہے ترقیاتی پروگرام کی؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر کانکنی و معدنیات / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! جب یہ سوال پوچھا گیا تھا جس سال کے متعلق انہوں نے پوچھا تھا subsequently ابھی جو نیا بجٹ بن رہا ہے اُس میں اس کو consider کر لیں گے اور انشاء اللہ اس کو رکھا جائے گا۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! ہم امید رکھیں کہ اس بجٹ میں باغیچی سیٹھانوالی کا جو ایریا ہے اس کو۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! منسٹر صاحب نے کہہ دیا ہے۔ جی، اگلا سوال بھی محترمہ ڈاکٹر نوشین حامد صاحبہ آپ کا ہی ہے سوال نمبر بولیں۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر: میرا سوال نمبر 1704 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: باغبانپورہ میں سائیکل سٹینڈ کی تفصیلات

*1704: ڈاکٹر نوشین حامد: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ جی ٹی روڈ باغبانپورہ بازار لاہور میں مقامی حکومت کا (سائیکل) گاڑیوں کا سٹینڈ ہے؟

(ب) متذکرہ سٹینڈ کا ٹھیکہ 2012اور2013 میں کس ٹھیکیدار کو کتنے میں دیا گیااس کے نام اور پتا سے بھی آگاہ فرمائیں؟

وزیر کانکنی و معدنیات / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب شیر علی خان):

(الف) یہ درست ہے کہ سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور کے باغبانپورہ بازار جی ٹی روڈ لاہور پر تین عدد پارکنگ سٹینڈ منظور شدہ ہیں۔

1- نالج ہاؤس باغبانپورہ۔ 2- حبیب بنک باغبانپورہ۔

3- ولیم مارکیٹ باغبانپورہ۔

(ب) 13-2012 کے ٹھیکہ کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1- پارکنگ سٹینڈ نالج ہاؤس ٹھیکیدار گلیکسی ویژن اینڈ کو

ایڈریس: سٹریٹ نمبر35 مکان نمبر20 سکنہ باغبانپورہ۔

کل رقم ٹھیکہ: 321000روپے

2- پارکنگ سٹینڈ حبیب بنک باغبانپورہ ٹھیکیدار گلیکسی ویژن اینڈ کو

ایڈریس: سٹریٹ نمبر35 مکان نمبر20 سکنہ باغبانپورہ

کل رقم ٹھیکہ: 76000روپے

3- ولیم مارکیٹ باغبانپورہ۔

ٹھیکیدار شریف مسیح ولد تاجو مسیح

ایڈریس: سمن آباد سہار نکے تحصیل پتوکی، ضلع قصور۔

کل رقم ٹھیکہ: 58000روپے

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر !اس کے اندر وہ باغبانپورہ میں پارکنگ سٹینڈ کے بارے میں جو کہ ٹھیکوں کا تھا یہ دو سال پہلے کا سوال ہے اس میں یہ پوچھوں گی کہ current situation کے بارے میں یہ بتا سکتے ہیں کہ پچھلے دو سالوں میں مزید کیا اس میں changes آئی ہیں یا انہی ٹھیکیداروں کو دوبارہ دیا گیا ہے۔

وزیر کانکنی و معدنیات / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! یہ ٹھیکہ ہر سال نیلام کیا جاتا ہے یہ جس سال سے 2012 pertaining اور 2013 کے ٹھیکیداروں کا نام پوچھا گیا تھا وہ بتا دیئے گئے ہیں اور اگر ان کو جو latest ٹھیکیدار ہیں اُن کا نام اگر درکار ہے تو وہ بھی provide کر دیئے جائیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اگلا سوال جناب محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ) کا ہے۔

چودھری محمد اقبال: جناب سپیکر: On his behalf

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر: On his behalf

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری صاحب پہلے کھڑے ہوئے ہیں جی، سوال نمبر بولیں۔

چودھری محمد اقبال: جناب سپیکر! سوال نمبر 1906 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے جناب محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ) کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پسرور روڈ ڈسکہ کے اطراف نالہ کی تعمیر کا مسئلہ

*1906: **جناب محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ):** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پسرور روڈ ڈسکہ کے دونوں اطراف جو نالہ ہے وہ چودھری رفیق فاؤنڈری والی گلی پر جا کر ختم ہو جاتا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس کے بعد پانی کا کوئی نکاس نہ ہے کیا سڑک کے دونوں اطراف نالہ کو تعمیر کر کے ڈسپوزل ورکس پسرور روڈ تک لے جایا جا سکتا ہے، کیونکہ پسرور روڈ ڈسکہ پر نکاسی آب کا کوئی انتظام نہ ہے؟

(ج) مذکورہ نالہ کب تک مین ڈسپوزل ورکس کے سیوریج سسٹم کے ساتھ ملایا جائے گا؟

وزیر کانکنی و معدنیات / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب شیر علی خان):

(الف) یہ درست ہے کہ پسرور روڈ ڈسکہ کے دونوں اطراف جو نالہ ہے وہ چودھری رفیق فاؤنڈری والی گلی تک جا کر ختم ہو جاتا ہے۔

(ب) یہ بھی درست ہے کہ اس کے بعد پانی کا نکاس نہ ہے۔ سڑک کے دونوں اطراف نالہ کو تعمیر کر کے ڈسپوزل ورکس تک لے جایا جا سکتا ہے۔

(ج) مذکورہ نالہ کو مکمل کر کے ڈسپوزل ورکس کے سیوریج سسٹم کے ساتھ ملانے کے لئے ٹی ایم اے نے تخمینہ لاگت 80 لاکھ روپے لگایا ہے۔ جو کہ اگلے مالی سال 15-2014 میں مکمل کروا دیا جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری محمد اقبال: جناب سپیکر! سوال کے جز (ج) میں لکھا ہے کہ مذکورہ نالہ کب تک مین ڈسپوزل ورکس کے سیوریج سسٹم کے ساتھ ملایا جائے گا۔ اس کا جواب یہ آیا ہے کہ مذکورہ نالہ کو مکمل کر کے ڈسپوزل ورکس کے سیوریج سسٹم کے ساتھ ملانے کے لئے ٹی ایم اے نے تخمینہ لاگت 80 لاکھ روپے لگایا ہے۔ جو کہ اگلے مالی سال 15-2014 میں مکمل کروا دیا جائے گا۔ اس کی latest position بتائی جائے؟ وزیر موصوف بتائیں گے کہ اس کی کیا latest position ہے کیونکہ 15-2014 تو گزر گیا ہے نالہ بن گیا ہے یا نہیں بنا؟

وزیر کانکنی و معدنیات / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! یہ نالہ بنا دیا گیا ہے اور اس کو connect کر دیا گیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، امجد علی جاوید صاحب! آپ اس پر ضمنی سوال کرنا چاہتے ہیں؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اگلا سوال محترمہ راحیلہ خادم حسین کا ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! On her behalf

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! آپ نے رولنگ دی تھی کہ جس دن جس ڈیپارٹمنٹ کا Question Hour ہو گا تو اُس ڈیپارٹمنٹ کے سیکرٹری ایوان میں موجود ہوں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب! سیکرٹری لوکل گورنمنٹ کدھر ہیں؟

وزیر کانکنی و معدنیات / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! سیکرٹری لوکل گورنمنٹ on his way وہ ٹریفک کی وجہ سے تھوڑا سا لیٹ ہو گئے ہیں۔

He will be here in a while.

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! 11 بج گئے ہیں۔

وزیر کانکنی و معدنیات / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! I am sure اُن کو یہاں پر 10 بجے ہونا چاہئے تھا لیکن تھوڑی سی تاخیر ہے۔

But he will be here in a while.

جناب ڈپٹی سپیکر: کیا خیال ہے اگر آپ کہیں تو پھر ہم اجلاس ہی ختم نہ کر دیں؟ کیونکہ سیکرٹری صاحب آج ادھر موجود نہیں ہیں۔

وزیر کانکنی و معدنیات / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! اگر آپ مناسب سمجھیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! آج ہمارے کچھ باہر کے مہمان آرہے ہیں تو یہ پھر اچھی روایت نہیں ہو گی ورنہ میں اجلاس ابھی ختم کر دیتا۔ یہ تو کوئی طریق کار نہیں ہے میرے لئے آپ قابل احترام ہیں چودھری صاحب! میں آپ کا دل سے احترام کرتا ہوں۔ آپ یہاں پر موجود ہیں تو سیکرٹری صاحب اتنے مصروف ہیں کہ وہ یہاں پر تشریف نہیں لائے۔

وزیر کانکنی و معدنیات / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! بالکل آپ درست کہہ رہے ہیں اور ہم ensure کرتے ہیں کہ وہ ابھی تشریف لے آتے ہیں۔

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! محکمے کا سیکرٹری موجود نہیں ہے۔

Sir, it is height of irresponsibility on the part of the Parliamentary Secretary. He was supposed to be here but he is not here…

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، منسٹر صاحب یہاں موجود ہیں۔ منسٹر صاحب! یہ کوئی طریق کار نہیں ہے۔

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! سیکرٹری لوکل گورنمنٹ اور پارلیمانی سیکرٹری لوکل گورنمنٹ بھی ادھر نظر نہیں آرہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! یہ چیز ناقابل برداشت ہے، آئندہ کے بعد اگر اس قسم کی کوئی بات ہوئی۔ سیکرٹری اسمبلی! سیکرٹری لوکل گورنمنٹ کو لیٹر لکھیں displeasure convey کریں اور وزیراعلیٰ صاحب کو بھی اس پر لیٹر لکھیں، یہ کوئی طریق کار نہیں ہے۔آج ہی لیٹر لکھ کر مجھے بتائیں کہ یہ سیکرٹری صاحبان کا ایوان کے ساتھ رویّہ ہے۔ جی، امجد علی جاوید صاحب! سوال نمبر بولیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! سوال نمبر 2234 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔(معزز ممبر نے محترمہ راحیلہ خادم حسین کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع لاہور: موبائل فون ٹاورز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2234: محترمہ راحیلہ خادم حسین: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع لاہور میں 2012 کے دوران موبائل فون ٹاورز کی تعداد کیا تھی اور اب کتنی ہے؟

(ب) کیا تمام ٹاورز حکومت کی پالیسی، قانون اور شرائط کے مطابق نصب ہیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ رہائشی کالونیوں اور گھروں کی چھتوں پر انسٹال کئے گئے انٹینا کی radiation سے انسانی صحت پر مضر صحت اثرات پڑ رہے ہیں؟

(د) کیا حکومت ایسے اقدامات اٹھانے کو تیار ہے کہ مذکورہ ٹاورز اور انٹینے کمپنیاں رہائشی بستیوں سے شفٹ کر کے کھلے ایریاز میں انسٹال کریں۔اگر نہیں تو کیوں؟

وزیر کانکنی ومعدنیات / لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب شیر علی خان):

(الف) بی ٹی ایس ٹاورز 2003 تا 2012 کے دوران لگائے گئے اس سلسلے میں لوکل گورنمنٹ کی پہلی پالیسی 21-اکتوبر 2006 اور دوسری 19- جنوری 2009 اور تیسری 12- اگست 2013 کو جاری کی گئی۔2012 کے بعد بہت کم تعداد میں ٹاورز لگائے گئے ہیں۔اندازاً اب تک کمپنیوں کے ٹاورز کی تعداد درج ذیل ہے۔زونگ 700، موبی لنک 750، ٹیلی نار 720، وارد 550، Ufone 600، ورلڈ کال 126، PTCL 50 اور Wi-Tribe 130 اس طرح لگنے والے ٹاورز کی تعداد تقریباً 4626 ہے۔

(ب) کچھ ٹاورز تو حکومت کی پالیسی، قانون اور شرائط کے مطابق نصب ہیں جبکہ کچھ ٹاور کمپنیوں نے محکمہ جات کی اجازت کے بغیر نصب کر رکھے ہیں۔ پالیسی کے مطابق این او سی محکمہ تحفظ ماحول سول ایوی ایشن اتھارٹی (صرف زیادہ اونچائی) ائرپورٹ کے قریب کی صورت میں بلڈنگ کنٹرول اتھارٹی سے درکار ہیں۔ چونکہ BTS ٹاورز کے سلسلے میں مختلف محکمہ جات کے قواعد وضوابط پہلے سے موجود نہ تھے اس لئے زیادہ تر ٹاورز زمین اور کمپنیوں کے درمیان معاہدوں کی صورت میں لگائے گئے۔ موجودہ پالیسی کے مطابق ٹاورز صرف اور صرف کمرشل عمارت پر ہی لگائے جا سکتے ہیں۔

(ج) بی ٹی ایس ٹاورز کے ذریعے (کمیونیکیشن فریکوئنسی) مواصلاتی فریکوئنسی پر کمپنی کے لئے فریکوئنسی وفاقی گورنمنٹ فریکوئنسی ایلوکیشن بورڈ منظور کرتا ہے جو کہ پی ٹی سی ایل کے تحت ایک ذیلی اتھارٹی ہے جو مواصلاتی مقاصد کے لئے اس فریکوئنسی کی پوری دنیا میں قانونی اجازت ہے۔ تکنیکی طور پر نان فریکوئنسی آئیونائزنگ ریڈی ایشن ہے جو کہ برقی مقناطیسی نوعیت کی ہیں اور اس کے ابھی تک صحت پر کوئی مصدقہ اثرات سامنے نہ آئے ہیں۔

(د) تکنیکی بنیادوں پر ٹاورز کے نیٹ ورک کی جگہ مخصوص ہوتی ہے جس میں ردوبدل کا بہت کم margin ہوتا ہے اس لئے ٹاورز کو شہری آبادی سے باہر منتقل کرنا تکنیکی بنیادوں پر ممکن نہ ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! سوال کے جز (ب) میں ہے کیا تمام ٹاورز حکومت کی پالیسی، قانون اور شرائط کے مطابق نصب ہیں اس کا جواب ہے کہ کچھ ٹاورز کمپنیوں نے محکمہ جات کی اجازت کے بغیر نصب کر رکھے ہیں تو اس میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں آپ کے توسط سے کہ کتنی کمپنیوں نے کتنے ٹاور محکمہ جات کی اجازت کے بغیر نصب کر رکھے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب! کوئی detail ہے؟

وزیر کانکنی و معدنیات / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! کوئی exact نمبر تو میں ان کو نہیں بتا سکوں گا right now کہ کتنے بغیر اجازت کے نصب ہوئے لیکن اس کے اندر میں یہ گزارش کردوں کہ یہ وہ ٹاورز ہیں جو اس پالیسی کے آنے سے پہلے نصب کر دیئے گئے تھے اُن کو remove کرنے کے اندر قباحت یہ ہے کہ پھر موبائل سروس کی coverage شاید کم ہو

جائے گی اور شہر کے اندر شاید سارے علاقے کو cover نہیں کر سکیں گے تو اس لئے یہ جو پہلے نصب ہو چکے تھے before the policy اُس سے پہلے کوئی prevail نہیں کرتی تھی اور land owner اور کمپنی کے درمیان معاہدے کے تحت وہ وہاں پر ٹاور نصب کرتے تھے تو اب جب یہ پالیسی آگئی اُس کے بعد کوئی ایسا ٹاور نصب نہیں ہوا۔ پُرانے ٹاورز کو remove کرنے کے لئے کئی دفعہ اس پر discussion ہوئی لیکن companies اُن کو ہٹانے کے لئے اس لئے تیار نہیں ہیں کہ وہ سمجھتے ہیں کہ اگر ہم نے ان کو remove کیا تو ہماری coverage شاید کم ہو جائے گی تو جب تک اُن کا معاہدہ اُس land owner کے ساتھ valid ہے اُس کے بعد ان کو ختم کر دیا جائے گا۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! اگلے ہی جز میں یہ بتایا گیا ہے کہ یہ تین سال کا ٹائم دیا گیا تھا انہیں shifting کا کہ جو اس طرح کے ٹاورز ہیں انہیں shift کر دیا جائے تو یہ سوال 2013 میں آیا تھا اور تقریباً تین سال مکمل ہونے کو ہیں تو اگر جو منسٹر صاحب فرما رہے ہیں کیا ایسا ممکن نہیں تھا؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب! کوئی ہے تین سال کی پالیسی؟

وزیر کانکنی و معدنیات / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! یہ بالکل درست کہہ رہے ہیں اس کے اندر تین سال کا عرصہ دیا گیا تھا۔ ابھی صرف کمرشل بلڈنگ پر allow کئے جاتے ہیں residential building پر یہ ٹاورز allow نہیں کئے جاتے۔ جو پہلے سے ٹاورز نصب تھے جہاں کمرشل بلڈنگ موجود تھیں وہاں تو شفٹ کر دیئے گئے لیکن کئی ایسے علاقے ہیں جو گنجان آباد ہیں جہاں پر کوئی نزدیک کمرشل بلڈنگ نہیں ہے اور ان کو remove کرنے سے پبلک کو تکلیف ہو گی اس وجہ سے انہیں ابھی continue رہنے کی اجازت دی گئی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، آخری ضمنی سوال۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! جواب میں کہا گیا ہے کہ بی ٹی ایس ٹاورز کے ذریعے مواصلاتی frequency پر کمپنی کے لئے frequency وفاقی حکومت Frequency Allocation Board منظور کرتا ہے جو کہ پی ٹی سی ایل کے تحت ایک ذیلی اتھارٹی ہے جو مواصلاتی مقاصد کے لئے اس کی frequency کی پوری دنیا میں قانونی اجازت ہے۔ تکنیکی طور پر یہ non frequency Ionizing radiation ہے جو کہ برقی مقناطیسی نوعیت کی ہیں اور اس کے ابھی تک صحت پر کوئی مصدقہ اثرات سامنے نہ آئے ہیں۔ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اس پر بڑے آرٹیکلز آتے ہیں کہ radiation کے صحت پر

مضر اثرات ہوتے ہیں لیکن اس جواب میں اس سے انکار بھی نہیں کیا جارہا ہے اور اقرار بھی نہیں کیا جارہا ہے۔ میں یہ جاننا چاہتا ہوں کہ کیا اس امر کو جانچنے کے لئے محکمہ نے کوئی اس پر study کروائی ہے یا متعلقہ ڈیپارٹمنٹ سے سے کوئی رائے لی گئی ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! کیا اس کے صحت پر کوئی مضر اثرات ہوتے ہیں؟

وزیر کانکنی و معدنیات / لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! جس طرح اس میں کہا گیا ہے کہ ابھی تک کوئی مصدقہ اثرات سامنے نہیں آئے کیونکہ ساری دنیا میں اس frequency پر موبائل سروس مہیا کی جاتی ہے اور ابھی تک ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن نے کوئی ہیلتھ hazard کی وارننگ جاری نہیں کی۔ جو اتھارٹی اس frequency کو allow کرتی ہے وہ international standard کو مدنظر رکھ کر allow کرتی ہے اور صرف انہی frequency پر کام کرنے کی اجازت دی جاتی ہے جو internationally acceptable ہو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ اگلا سوال نمبر 2324 محترمہ نگہت شیخ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2337 محترمہ لبنیٰ فیصل کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2376 جناب محمد عارف عباسی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب فیضان خالد ورک کا ہے۔۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔۔۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! میں ان کے behalf پر ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، میاں اسلم صاحب! سوال نمبر بولیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! سوال نمبر 2579 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے جناب فیضان خالد ورک کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: سعدی پارک مزنگ کی سٹریٹ لائٹس کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2579: جناب فیضان خالد ورک: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سعدی پارک مزنگ لاہور میں سٹریٹ لائٹس کا سسٹم کب نصب کیا گیا کل لائٹس کی تعداد کتنی ہے اور اس وقت خراب کتنی ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ لائٹس اکثر خراب رہتی ہیں اور اندھیرے کی وجہ سے سعدی پارک میں وارداتوں میں اضافہ ہو گیا ہے؟

(ج) خراب لائٹس کو چیک کرنے کا شیڈول بیان فرمائیں نیز مذکورہ خراب لائٹس کو کب تک درست کر دیا جائے گا؟

وزیر کانکنی و معدنیات / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب شیر علی خان):

(الف) سعدی پارک مزنگ لاہور میں سٹریٹ لائٹس کا سسٹم Ex-MCL کے دور میں نصب کیا گیا تھا۔ سعدی پارک میں نصب درست اور خراب سٹریٹ لائٹس کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام لائٹس	واٹ	تعداد	درست	خراب
1	ٹیوب لائٹس	40واٹ	73عدد	34	39
2	مرکری بلب	125واٹ	42عدد	20	22
3	سوڈیم	250واٹ	10عدد	06	04
4	انرجی سیور	42واٹ	8عدد	08	00
	ٹوٹل		133	68	65

(ب) درست نہ ہے۔ اس وقت سعدی پارک میں تقریباً 63 فیصد لائٹس درست حالت میں کام کر رہی ہیں جبکہ باقی بند لائٹس کی درستی کا کام روزانہ کی بنیاد پر جاری ہے۔

(ج) خراب لائٹس کو روزانہ کی بنیاد پر چیک کر کے درست کیا جاتا ہے اور باقی لائٹس کو بھی جلد از جلد درست کر دیا جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! یہ سوال سعدی پارک کے حوالے سے ہے اور اس کے جز (الف) میں انہوں نے تعداد بتائی ہے کہ کتنی لائٹس خراب اور کتنی ٹھیک ہیں۔ منسٹر صاحب یہ فرما دیں کہ جو خراب لائٹس کی تعداد بتائی ہے وہ کب تک ٹھیک ہو جائیں گی؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر کانکنی و معدنیات / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! میرے پاس latest figures ہیں، جو لائٹس خراب تھیں ان میں سے کافی درست کر دی گئی ہیں اور

باقی جو رہ گئی ہیں انہیں درست کرنے کے لئے کہا گیا ہے۔ کل میرے نوٹس میں آیا ہے ابھی تک اتنی لائٹس خراب ہیں تو I have directed them تو انشاء اللہ ان تمام لائٹس کو جلد ہی درست کر دیا جائے گا۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! بہت جلد سے کیا مراد ہے؟ سعدی پارک بہت چھوٹا سا علاقہ ہے جو چند گلیوں پر مشتمل ہے، یہ لاہور کا بہت قدیم علاقہ ہے اور میری ایک یونین کونسل کا حصہ بھی ہے۔ منسٹر صاحب ٹائم بتا دیں کہ یہ آج ٹھیک ہو جائیں گی، کل ہو جائیں گی، پرسوں ہو جائیں گی، ہفتے میں ہو جائیں گی، پندرہ دن میں ہو جائیں گی، پانچ سال میں ہو جائیں گی تو یہ کوئی ایک ٹائم بتا دیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! ان لائٹس کو جلدی ٹھیک کروا دیں۔

وزیر کانکنی و معدنیات / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! ان کو جلدی ٹھیک کروا دیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اگلا سوال جناب احمد شاہ کھگہ کا ہے۔

جناب احمد شاہ کھگہ: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 2680 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: چوک یتیم خانہ میں تجاوزات کی تفصیلات

*2680: جناب احمد شاہ کھگہ: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت پنجاب نے عوام الناس کی سہولت کے لئے چوک یتیم خانہ ملتان روڈ لاہور کی توسیع کی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ یتیم خانہ چوک کی توسیع ہونے کے باوجود وہاں ریڑھی والوں نے آدھی سڑک پر قبضہ کیا ہوا ہے جس کی وجہ سے راہگیروں کو گزرتے ہوئے سخت پریشانی رہتی ہے؟

(ج) کیا حکومت مستقل بنیادوں پر تجاوزات کو ختم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک؟

وزیر کانکنی و معدنیات / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب شیر علی خان):

(الف) درست ہے۔

(ب) ٹاؤن میونسپل ایڈمنسٹریشن اقبال ٹاؤن لاہور تجاوزات کے خلاف وقتاً فوقتاً آپریشن کر رہی ہے اور مستقبل میں یتیم خانہ میں تجاوزات کے خلاف مستقل بنیادوں پر کیمپ لگا رہی ہے تاکہ تجاوزات کا خاتمہ ہو سکے تاہم یتیم خانہ میں موٹر سائیکل پارکنگ سٹینڈ کی بناء پر ٹریفک کی روانگی میں دشواری پیدا ہو رہی ہو۔

(ج) جواب جز (ب) کے مطابق ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب احمد شاہ کھگہ: جناب سپیکر! اس کے جز (الف) میں بتایا گیا ہے کہ وہاں ٹریفک جام رہتی ہے تو جز (ب) میں بتایا ہے کہ وقتاً فوقتاً آپریشن کیا جاتا ہے۔ منسٹر صاحب بتادیں کہ یہ کب تک وہاں آپریشن کرادیں گے کیونکہ وہاں ٹریفک جام ہو جاتی ہے، رش بہت ہوتا ہے، یہ کب تک ریڑھی والوں کو ہٹا کر راستہ بنادیں گے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر کانکنی و معدنیات / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! اس کی موجودہ صورتحال کا تو آپ کو پتا ہی ہے کہ وہاں construction کی وجہ سے یہ چوک ابھی بند ہے۔ وہاں پر کام جاری ہے اور اس سے پہلے مستقل بنیادوں پر وہاں کیمپ لگا دیا گیا تھا اور یہ تجاوزات ہٹا دی گئی تھیں۔ جب یہ سڑک دوبارہ چالو ہو گی تو انشاء اللہ وہاں پر مستقل طور پر عملہ تعینات کیا جائے گا تاکہ وہاں پر ٹریفک کی hazard create نہ ہو سکے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! اس construction کا ان ریڑھیوں سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ یہ سڑک بند روڈ پر چڑھتی ہے، یتیم خانہ چوک کے پاس بس سٹینڈ ہے اور وہاں پر ایک بہت بڑی مارکیٹ ہے۔ جب بھی وہاں جانے کا اتفاق ہوتا ہے وہاں پر آدھی سے زیادہ سڑک encroachment کی زد میں ہوتی ہے، encroachment کو دور کروانا اور ٹریفک کو چلانا حکومت کی ذمہ داری ہے۔ منسٹر صاحب بتادیں کہ جو متعلقہ ٹاؤن کا تہہ بازاری ڈیپارٹمنٹ کیا کر رہا ہے، کیا اس کو direction نہیں دی

جا سکتی کہ یہ گاڑیوں کے چلنے کا راستہ ہے اس کو خالی ہونا چاہئے ؟ اب یہ کہہ رہے ہیں کہ وہاں پر اس کو کروا دیا جائے گا، ہو جائے گا، کر دیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وہ کہہ رہے ہیں کہ وقتاً فوقتاً آپریشن کرتے بھی رہتے ہیں۔

وزیر کانکنی و معدنیات / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! میں گزارش کروں گا کہ definitely جو معزز ممبر نے کہا ہے کہ encroachment کو ختم ہونا چاہئے اس میں کوئی دو رائے نہیں ہے، encroachment وقتاً فوقتاً ختم کی جاتی ہے اور دوبارہ پھر شروع ہو جاتی ہیں۔ اس کو ختم کرنے کے لئے مستقل طور پر ٹاؤن کا staff encroachment کام کر رہا ہوتا ہے۔ چونکہ یہ سوال specific یتیم خانہ چوک کے متعلق تھا اس کا میں نے عرض کیا ہے کہ وہاں پر permanent camp establish کیا گیا تھا جو ابھی construction work کی وجہ سے بند ہے جب یہ دوبارہ چالو ہو گا تو انشاء اللہ وہاں پر ہم کوئی encroachment allow نہیں کریں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ اگلا سوال محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری کا ہے--- موجود نہیں ہیں۔

چودھری محمد اقبال: جناب سپیکر! On her behalf

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، چودھری محمد اقبال! سوال نمبر بولیں۔

چودھری محمد اقبال: جناب سپیکر! سوال نمبر 2764 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گوجرانوالہ: گلشن اقبال پارک کی تعمیر و لاگت کی تفصیلات

*2764: محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گلشن اقبال پارک گوجرانوالہ کب کتنی لاگت سے تعمیر کیا گیا اور اس میں عوام کو کون کون سی سہولیات فراہم کی گئیں؟

(ب) پچھلے پانچ سالوں کے دوران اس پارک کی تزئین و آرائش پر کن کن مدات میں کتنی کتنی رقم خرچ کی گئی، سال وار تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(ج) اس پارک کی نگرانی کے لئے کس کس گریڈ کے کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں؟

(د) پچھلے دو سالوں کے دوران اس پارک کی صورتحال کو چیک کرنے کے لئے کس کس آفیسر نے سرپرائز وزٹ کیا وزٹ وار مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

(ہ) کیا یہ درست ہے کہ اس پارک کی موجودہ صورتحال انتہائی ابتر ہو چکی ہے؟

وزیر کانکنی و معدنیات / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب شیر علی خان):

(الف) پارک 1988 کو تعمیر ہوا تھا۔ اس کی لاگت 17.5 ملین روپے تھی۔

سہولیات کی تفصیل درج ذیل ہے:

1. عوام کے لئے فن لینڈ موجود ہے۔
2. عوام کے لئے مسجد بھی موجود ہے۔
3. واش روم بھی بنائے گئے ہیں۔
4. کنٹین بھی موجود ہے۔
5. عوام کے لئے واکنگ ٹریک بھی موجود ہے۔

(ب) پچھلے پانچ سالوں کے دوران اس پارک کی تزئین و آرائش کے لئے درج ذیل اخراجات ہوئے۔

1۔	2009-10	1126210/- روپے خرچ ہوئے (مرمت جھیل فیز I-II، مرمت گھاس کٹر مشین پینیری)
2۔	سال 2010-11	254067/- روپے خرچ ہوئے (مرمت لیٹرینز اینڈ پوداجات وغیرہ)
3۔	سال 2011-12	1622458/- روپے خرچ ہوئے (دوبارہ تعمیر چاردیواری مشرق و شمالی سائیڈ)
4۔	سال 2012-13	2455695/- روپے خرچ ہوئے (20 عدد الیکٹرک پول، مرمت ٹرانسفارمر، ٹف ٹائل فٹ پاتھ، 20 عدد بینچ اینڈ ڈسٹ بن)
5۔	2013-14	1736413/- روپے خرچ ہوئے (ٹف ٹائل فن لینڈ ایریا پینٹنگ جھیل گرل، مرمت کنکریٹ پرانے بنچ)
	ٹوٹل رقم	7194843/- روپے

(ج) اس پارک کی نگرانی کے لئے درج ذیل ملازمین کام کر رہے ہیں۔

نمبر شمار	عہدہ	تعداد	گریڈ
1	کیئر ٹیکر	1	17
2	گارڈن سپرنٹنڈنٹ	1	16
3	سپروائزر	1	1

4	مالی	16	1
5	خاکروب	8	1
6	چوکیدار / سکیورٹی گارڈ	7	1
7	پلمبر	1	5
8	الیکٹریشن	1	5
9	امام مسجد	1	6

(د) سابقہ کمشنر اور ڈی سی او ز صاحبان نے سرپرائز وزٹ کیا۔

1۔ کمشنر عبدالجبار شاہین

2۔ ڈی سی او چودھری محمد امین، ڈی سی او سید انجم احمد شاہ

(ہ) اس پارک میں گاہے بگاہے تعمیراتی اور مرمتی کام جاری رہتے ہیں اور رینوویشن کا کام جاری ہے، موجودہ صورتحال بہتر ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری محمد اقبال: جناب سپیکر! لاہور کے پارک میں اتنا ناخوشگوار واقعہ ہوا تھا میں آپ کی وساطت سے منسٹر صاحب سے پوچھنا چاہوں گا کہ اِس پارک کی سکیورٹی کے لئے وہاں پر کیا کیا measures لئے گئے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر کانکنی و معدنیات / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! لاہور کے پارک میں جو سانحہ ہوا ہے اس کے بعد ہوم ڈیپارٹمنٹ کی جانب سے SOP جاری کیا گیا ہے اور کچھ دنوں تک پارکوں کو بند بھی رکھا گیا ان کی sweeping کی گئی۔ تمام پارکوں کی سکیورٹی کی requirements کے حوالے سے ڈیٹا بھی collect کیا گیا ہے۔ تمام requirements fulfill کرنے کے لئے تمام پارکوں کی اتھارٹیز کو کہہ دیا گیا ہے، انشاء اللہ وہاں پر walk-through gates اور پرائیویٹ سکیورٹی گارڈز بھی hire کئے جا رہے ہیں۔ جہاں walls، fencing، ہوم ڈیپارٹمنٹ کے SOP کے مطابق نہیں ہیں ان کو مکمل کیا جا رہا ہے اس پر تھوڑا سا ٹائم لگے گا اور انشاء اللہ یہ تمام پارکوں میں across the Province provide کر دیئے جائیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اگلا سوال جناب محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ) کا ہے۔

جناب محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 2768 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع سیالکوٹ: ڈسکہ شہر کے نالوں کی صفائی کروانے کی تفصیلات

*2768: جناب محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

کیا یہ درست ہے کہ ڈسکہ شہر ضلع سیالکوٹ میں شدید بارشوں کی وجہ سے ڈسکہ شہر کے تمام نالے مٹی سے بھر چکے ہیں، کیا حکومت ان کی صفائی کروانے کے لئے ضروری اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر کانکنی و معدنیات / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب شیر علی خان):

ٹی ایم اے ڈسکہ نے شہر کے مین نالہ جات کی برسات سے پہلے اور برسات میں بذریعہ عملہ سینٹری ورکرز اور ایکسی ویٹر مشین کے ذریعہ نالہ جات کی صفائی کروائی ہے۔ اس کے علاوہ ایک مین نالہ جو کہ سرکلر روڈ تا لاری اڈا ہائی وے ڈیپارٹمنٹ سڑک کی تعمیر کے سلسلہ میں نالہ ختم ہو گیا تھا جس کی وجہ سے متعلقہ محلوں میں پانی کے نکاس کا مسئلہ بن گیا۔ اب ہائی وے ڈیپارٹمنٹ بذریعہ کمپنی FWO از ڈگری کالج تا لاری اڈا تک نئے نالہ جات تعمیر کر رہا ہے جس کی وجہ سے پانی کا نکاس درست ہو جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ کہتے ہیں کہ سائفن اور لاری اڈا والا نالہ ختم ہو گیا تھا لیکن اس کے بعد انہوں نے نالہ بنایا ہی نہیں۔ ایک سائفن ہے جس کو سائفن رنگا والا کہتے ہیں یہ کہتے ہیں کہ ہم نالے کی صفائی کرتے ہیں وہ نالہ تو آگے جا کر بند ہو جاتا ہے۔ شہر کے سارے سیوریج کا نظام ڈسٹرب ہے جب دس منٹ کی بارش ہوتی ہے تو وہاں پر تین تین، چار چار فٹ پانی کھڑا ہوتا ہے۔ میں نے ان سے پہلے بھی گزارش کی تھی، applications بھی دیں کہ یہ رنگا والا سائفن کو راجہ گمانی سائفن کے ساتھ attach کیا جائے اور یہ کہتے ہیں کہ سب نالوں کی صفائی کر دی گئی ہے۔ وزیر آباد روڈ ڈسکہ، محلہ مغلپورہ سرکلر روڈ ڈسکہ، نئی آبادی سوہاوہ سمبڑیاں روڈ ڈسکہ، کالج روڈ، پسرور روڈ

اور نسبت روڈ ان کے یہ سارے کے سارے نالے بند ہیں اور جب بارش ہوتی ہے تو بارشوں کا پانی سڑکوں کے اوپر ہوتا ہے اور شہر کا پانی چار، پانچ اور چھ گھنٹے تک سڑکوں پر رہتا ہے اور یہ کہتے ہیں کہ ہم نے صفائی کروادی ہے۔یہاں پر کوئی نظام نہیں ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: باجوہ صاحب! کرنا کیا ہے اور آپ کا سوال کیا ہے؟

جناب محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ انہوں نے غلط جواب دیا ہے اور میری گزارش یہ ہے کہ سب نالوں کی صفائی کروادیں اور جو رنگا والا سائفن ہے اس کو راجہ گمان سائفن کے ساتھ attach کردیں۔ان کا پانی بند ہے اور سارے شہر کا سیوریج بلاک ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ان کی تجویز نوٹ کریں۔

وزیر کانکنی و معدنیات / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! معزز ممبر نے نشاندہی کی ہے اور رنگا والا سائفن اور راجہ گمان سائفن کو connect کرنے کی بات کر رہے ہیں تو اس کو considered کر لیتے ہیں اور work out کر لیتے ہیں۔ باقی جب 2015 میں جواب آیا تھا تو اس وقت باقی نالوں کی صفائی کروائی گئی تھی اور نالے برسات کے دنوں میں زیادہ مٹی آنے سے بند ہو جاتے ہیں پھر اس کی regularly cleaning and de-silting کی جاتی ہے۔ یہ جو ان کی تجویز ہے اس کو we can consider کیونکہ یہ لوکل ہیں اور یہ زیادہ بہتر بتا سکتے ہیں کہ پانی کے نکاس کے لئے کیا بہتر ہو سکتا ہے تو ہم انشاء اللہ ان کی اس composition کو۔۔۔

جناب محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! وزیر آباد روڈ پر جو دونوں طرف نالے ہیں ان کی صفائی کروا کر یہ رپورٹ ایوان میں پیش کردیں تاکہ میں جواب دینے والا بن جاؤں۔ یہ صرف ایک کلومیٹر کا فاصلہ ہے اس کے لئے میری humble request ہے کہ اس کی صفائی کروا کر رپورٹ منگوالیں۔وزیر آباد روڈ ڈسکہ جو دونوں طرف ایک کلومیٹر کا معاملہ ہے۔

وزیر کانکنی و معدنیات / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! انشاء اللہ اس کی صفائی کروادیتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اگلا سوال لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) سردار محمد ایوب خان کا ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! On his behalf.

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! سوال نمبر 2800 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) سردار محمد ایوب خان کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ٹوبہ ٹیک سنگھ: پارکنگ سٹینڈز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2800: لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) سردار محمد ایوب خان: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ٹوبہ ٹیک سنگھ میں کتنے پارکنگ سٹینڈز ہیں جو ضلعی گورنمنٹ سے منظور شدہ ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ٹوبہ ٹیک سنگھ میں زیادہ تر پارکنگ سٹینڈز غیر رجسٹرڈ ہیں، یہ غیر رجسٹرڈ اور کس کس جگہ پر ہیں، تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ ان پارکنگ سٹینڈز پر گورنمنٹ کی مقرر کردہ ٹوکن فیس سے زائد ٹوکن وصول کیا جاتا ہے؟

(د) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا محکمہ زائد فیس وصول کرنے والے سٹینڈز کے ٹھیکیداروں کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر کانکنی و معدنیات / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب شیر علی خان):

ضلعی حکومت ٹوبہ ٹیک سنگھ سے موصولہ رپورٹ کے مطابق ضلع کے تمام ٹی ایم اے کا جواب درج ذیل ہے:

(الف) ٹی ایم اے کمالیہ

ٹی ایم اے کمالیہ کے زیر کنٹرول دو اڈا جات ہیں، جنرل بس سٹینڈ کمالیہ اور جنرل بس سٹینڈ پیر محل۔

ٹی ایم اے گوجرہ

ٹی ایم اے گوجرہ میں پارکنگ بس سٹینڈ اور رکشا سٹینڈ منظور شدہ ہیں۔

ٹی ایم اے ٹوبہ ٹیک سنگھ

ٹی ایم اے ٹوبہ ٹیک سنگھ کے زیر انتظام ایک جنرل بس سٹینڈ و رکشا سٹینڈ منظور شدہ ہیں۔

(ب) ٹی ایم اے کمالیہ

ٹی ایم اے کمالیہ میں کوئی غیر رجسٹرڈ پارکنگ سٹینڈ نہ ہے۔

ٹی ایم اے گوجرہ

تحصیل گوجرہ میں رینٹ اے کار غفار پارک، جھنگ روڈ، چوک گڈا خانہ، چوک جامعہ چراغیہ پارکنگ سٹینڈ غیر رجسٹرڈ تھے ان کے خلاف کارروائی کرتے ہوئے ختم کروا دیئے گئے ہیں۔

ٹی ایم اے ٹوبہ ٹیک سنگھ

ریلوے کی جگہ پر محکمہ ریلوے ٹوبہ ٹیک سنگھ کی طرف سے کار / ٹیکسی پارکنگ سٹینڈ منظور شدہ ہے۔

(ج) ٹی ایم اے کمالیہ

درست نہ ہے۔ بلکہ گورنمنٹ کے منظور شدہ شیڈول کے مطابق پارکنگ فیس وصول کی جاتی ہے تفصیل درج ذیل ہے:

اے سی بس فی ٹرپ 40 روپے

نان اے سی بس فی ٹرپ 30 روپے

ویگن فی ٹرپ 15 روپے

کوسٹر / منی بس فی ٹرپ 25 روپے

موٹر سائیکل / آٹو رکشا 150 روپے ماہانہ ٹیکسی کار سٹینڈ فیس (پیر محل) 300 روپے ماہانہ

ٹی ایم اے گوجرہ

درست نہ ہے۔ ٹی ایم اے گوجرہ کے رجسٹرڈ پارکنگ سٹینڈ پر شیڈول کے مطابق وصولی ہو رہی ہے۔ اگر پارکنگ بس سٹینڈ پر محکمانہ وصولی ہو رہی ہے۔

ٹی ایم اے ٹوبہ ٹیک سنگھ

درست نہ ہے۔ بلکہ گورنمنٹ کے منظور شدہ شیڈول کے مطابق پارکنگ فیس وصول کی جاتی ہے تفصیل درج ذیل ہے:

ائر کنڈیشنڈ بس 40 روپے فی ٹرپ

نان ائر کنڈیشنڈ بس / عام بس 30 روپے فی ٹرپ

کوسٹر / منی بس 25 روپے فی ٹرپ

ہائی ایس (ویگن) / ڈالہ وغیرہ 15 روپے فی ٹرپ

موٹر سائیکل رکشا فیس 150 روپے ماہانہ یا (5 روپے یومیہ)

(د) ٹی ایم اے کمالیہ

مندرجہ بالا جواب کی روشنی میں کسی کے خلاف کارروائی کی ضرورت نہ ہے۔

ٹی ایم اے گوجرہ

مندرجہ بالا جواب کی روشنی میں کسی کے خلاف کارروائی کی ضرورت نہ ہے۔

ٹی ایم اے ٹوبہ ٹیک سنگھ

ٹی ایم اے ٹوبہ ٹیک سنگھ کی حدود میں غیر قانونی پارکنگ سٹینڈز نہ ہیں۔اگر کسی نے غیر قانونی پارکنگ سٹینڈ قائم کر کے فیس وصول کی تو ٹی ایم اے اس کے خلاف قانونی کارروائی کرے گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! جز(ب) کیا یہ درست ہے کہ ٹوبہ ٹیک سنگھ میں زیادہ تر پارکنگ سٹینڈز غیر رجسٹرڈ ہیں، یہ غیر رجسٹرڈ اور کس کس جگہ پر ہیں، تفصیل سے آگاہ کریں؟ ڈیپارٹمنٹ کہتا ہے کہ ٹی ایم اے کمالیہ میں کوئی غیر رجسٹرڈ پارکنگ سٹینڈ نہ ہے۔ یہ کمالیہ اور پیر محل ایک ٹی ایم اے کے under آتے ہیں۔ یہ جواب بھی درست نہ ہے۔ تحصیل گوجرہ والے کہتے ہیں کہ غفار پارک، جھنگ روڈ، چوک گڈا خانہ، چوک جامعہ چراغیہ پارکنگ سٹینڈ غیر رجسٹرڈ تھے ان کے خلاف کارروائی کرتے ہوئے ختم کروا دیئے گئے ہیں تو اگر اس کو درست مان لیا جائے تو پھر یہ کہاں چلے گئے؟ یہ وہیں موجود ہیں اور یہ جواب بھی درست نہیں ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ریلوے کی جگہ پر محکمہ ریلوے ٹوبہ ٹیک سنگھ کی طرف سے کار/ ٹیکسی پارکنگ سٹینڈ منظور شدہ ہے اور یہ جواب بھی درست نہ ہے۔ دو سال سے ریلوے نے جگہ کا ٹھیکہ ہی نہیں دیا، گاڑیاں شور کوٹ روڈ پر سٹینڈ بنا کر کھڑی ہیں اور یہ جواب بھی درست نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ٹھیکہ دینا نہ دینا اور بات ہے لیکن منظور شدہ تو ہیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! یہ منظور شدہ ہی نہیں ہیں اور اگر ہیں تو وہ نوٹیفکیشن پیش کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پہلے ریلوے والے کس طرح دیتے رہے ہیں؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! ریلوے اپنی زمینوں کا اصل ٹھیکہ دیتا ہے۔ اگر وہ قیمت کے برابر نہیں آتے تو وہ ٹھیکہ نہیں دیتے، ریلوے کی زمین پر ٹی ایم اے سٹینڈ منظور کر ہی نہیں سکتا اور یہ ویسے ہی illegality ہے اور جواب درست نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ ریلوے کی جگہ پر محکمہ ریلوے ٹوبہ ٹیک سنگھ کی طرف سے کار/ٹیکسی پارکنگ سٹینڈ منظور شدہ ہے؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! محکمہ وہاں ٹھیکہ دے ہی نہیں سکتا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وہ خود کہہ رہے ہیں کہ محکمہ ریلوے دیتا ہے لیکن یہ تو نہیں دے رہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! یہ نوٹیفکیشن پیش کر دیں کیونکہ نوٹیفکیشن تو انہوں نے دینا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر کانکنی و معدنیات / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! ان کے دو سوالات ہیں۔ ایک تو یہ ہے کہ انہوں نے point out کیا ہے کہ پیر محل میں غالباً کوئی غیر رجسٹرڈ سٹینڈز ہیں اور یہاں پر کہا گیا ہے کہ کوئی غیر رجسٹرڈ سٹینڈ نہیں ہیں۔ اگر یہ کوئی specific stand point out کریں گے تو اس کے خلاف ہم کارروائی کریں گے۔ لوکل انتظامیہ کی طرف سے بتایا گیا ہے کہ وہاں پر کوئی غیر قانونی سٹینڈ نہیں ہے اور ریلوے کی جگہ پر جو سٹینڈ بنایا گیا ہے تو اگر ریلوے کسی کو سٹینڈ بنانے کی اجازت دیتا ہے تو اس کے لئے ٹی ایم اے سے اجازت نہیں لے سکتے کیونکہ محکمہ ریلوے اپنی زمین پر under Railway Act اپنے انتظامات دیکھتا ہے اور یہ فیڈرل گورنمنٹ سے related ہے۔ اگر یہ کہیں گے تو ہم ان سے منگوا کر اس کی detail بھی دے دیں گے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں یہی تو کہہ رہا ہوں کہ یہ منظور شدہ نہیں ہے۔ ریلوے لوگوں کو کسی بھی کام کے لئے ٹھیکہ دے دیتا ہے اور وہ گاڑیاں کھڑی کر لیتے ہیں تو یہ جواب اس لئے بنیادی طور پر غلط ہے جیسا منسٹر صاحب نے فرمایا کہ ریلوے کی جگہ پر ٹی ایم اے ٹھیکہ منظور کر ہی نہیں سکتا اور یہ domain ہے اور سٹینڈ منظور کرنا یہ ٹی ایم اے کی domain ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، یہ ٹھیک ہو گیا ہے۔ اب آگے کیا کرنا ہے؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! دوسرا انہوں نے کہا ہے کہ specific بتا دیں اور یہ کہہ رہے ہیں کہ کمالیہ میں ٹیکسی کار سٹینڈ فیس 300 روپے ماہانہ وصول کی جا رہی ہے۔ یہ کاریں کہاں کھڑی ہوتی ہیں جن سے یہ 300 روپیہ وصول کرتے ہیں؟ ان کا کوئی ٹیکسی سٹینڈ منظور شدہ ہے جیسے جواب میں کہا گیا ہے کہ کوئی غیر منظور شدہ نہیں ہے تو یہ ٹیکسیاں کہاں کھڑی ہوتی ہیں جن سے یہ 300 روپیہ وصول کرتے ہیں؟

وزیر کانکنی و معدنیات / لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! یہ شیڈول ہے اور اگر معزز ممبر نے اس کو تفصیل سے پڑھا ہے تو شیڈول کے مطابق پارکنگ فیس مقرر کی جاتی ہے وہ یہی ہے جہاں پر سٹینڈ ہوگا وہاں سے یہ فیس لی جائے گی اور جہاں سٹینڈز ہی نہیں ہوگا تو فیس کیسے لی جائے گی؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! اس مد میں ان کے پاس پیسے آتے ہیں۔ اگر بجٹ منگوا لیا جائے تو وہاں سے پتا چل جائے گا کہ یہ پیسے وصول ہوتے ہیں اور یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ یہ غیر منظور شدہ سٹینڈز ہیں اور ان سے بھتے کے طور پر پیسے لئے جاتے ہیں۔ اگر legally دیکھا جائے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ بتا دیں کہ کہاں پر لئے جاتے ہیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! یہ پیر محل لاری اڈا پر بس سٹینڈ ہے، ہر شہر میں سٹینڈز ہیں۔ ٹوبہ ٹیک سنگھ، گوجرہ اور کمالیہ میں سٹینڈز ہیں۔ یہ جو رینٹ اے کار چلتی ہیں چھوٹے شہروں میں تو اسی طرح سڑکوں پر گاڑیاں کھڑی کر کے سٹینڈ بنائے ہوئے ہیں، کچھ بھتہ لیتے ہیں اور کچھ ٹی ایم او کو دیتے ہیں۔ یہ اسی طرح نظام چل رہا ہے۔

وزیر کانکنی و معدنیات / لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! یہ دو چیزوں کو مکس اپ کر رہے ہیں۔ یہ کہتے ہیں کہ ٹی ایم اے کے بجٹ میں، اگر آپ بجٹ بک اٹھائیں تو یہ فیس وصول کی گئی ہے۔ اگر یہ فیس وصول کی گئی ہے تو there has to be a legal document to receive that fee. یہ نہیں ہو سکتا کہ ٹی ایم اے کے خزانہ میں آپ ویسے کسی مد میں پیسے جمع کرا دیں۔ اگر ٹیکسی سٹینڈ کی مد میں کوئی پیسا جمع ہوا ہے تو there has to be a legal document to back date. جو illegal سٹینڈز کی بات کر رہے ہیں تو اگر پورے پنجاب میں اس سے کوئی بھی بھتہ لیتا ہے اور پنجاب میں اسی طرح ہوتا ہے یا لوکل ایڈمنسٹریشن کی کہیں پر غفلت ہے تو وہ یہ نشاندہی کریں اور ان کے خلاف کارروائی ضرور ہوگی لیکن یہ کہنا کہ یہ فیس officially ٹی ایم اے نے وصول کی ہے تو یہ غلط ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں ان کو clear کرتا ہوں کہ ٹی ایم اے ٹھیکہ دے دیتا ہے اور جو ٹھیکیدار ہوتا ہے جہاں پر گاڑی کھڑی ہوتی ہے یا رکشا والا کھڑا ہوتا ہے تو وہ وہاں پہنچ جاتا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ نشاندہی کریں گے تو منسٹر صاحب کارروائی کریں گے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں نے ہر شہر کی نشاندہی کر دی ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ ائر کنڈیشنڈ بس 40روپے فی ٹرپ، نان ائر کنڈیشنڈ بس / عام بس 30 روپے فی ٹرپ، کوسٹر / منی بس 25روپے فی ٹرپ، ہائی ایس (ویگن) / ڈالہ وغیرہ15 روپے فی ٹرپ شیڈول کے مطابق فیس وصول کی جاتی ہے لیکن جو موقع کی پوزیشن ہے وہ یہ کہ 350روپے سے 400روپے فی بس وصول ہوتا ہے اور اس کے علاوہ جتنی سواریاں وہاں سے بیٹھتی ہیں تو ان کا کمیشن الگ وصول ہوتا ہے۔ اس کا نتیجہ کیا ہوتا ہے کہ کرایہ ڈبل وصول کیا جاتا ہے۔ میں نے پرسوں بھی بات کرنے کی کوشش کی لیکن سیکرٹری صاحب نکل گئے تھے۔ اس میں جو منظور شدہ کرایہ اور شیڈول ہے اس سے ڈبل کرائے وصول کئے جا رہے ہیں۔ وہ یہی کہتے ہیں کہ جب ہمیں اتنے پیسے بس سٹینڈوں پر دینے پڑتے ہیں تو اس لئے ہم کرایہ بھی ڈبل لیتے ہیں۔ یہ بالکل غلط جواب ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب! فرمائیں۔

وزیر کانکنی و معدنیات / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! میں اس پر گزارش کروں گا کہ یہ بھی exactly اسی طرح کی بات ہے۔ ایک بات جو official ہے اور ٹھیکہ کے حساب سے جو فیس وصول کی جانی چاہئے وہ تو اس میں درج کر دی documented گئی ہے۔ اگر اس سے کوئی زائد فیس وصول کرتا ہے تو معزز ممبر کو چاہئے یا پبلک کا کوئی بھی آدمی اس کے خلاف شکایت ٹی ایم اے یا ایڈمنسٹریٹر کے پاس in writing آنی چاہئے اور اگر اس پر کارروائی نہیں ہوتی تو پھر وہ ہمیں بتائیں۔ اس طرح صرف کوئی الزام لگا دینے سے تو کوئی حل نہیں نکلے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بالکل ٹھیک ہے۔ اگلا سوال جناب محمد یعقوب ندیم سیٹھی کا ہے۔

جناب محمد یعقوب ندیم سیٹھی: جناب سپیکر! سوال نمبر 2849 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: تجاوزات کے خاتمہ کے لئے موصول ہونے والی درخواستوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2849: جناب محمد یعقوب ندیم سیٹھی: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) جنوری2013 سے اب تک لاہور شہر میں عوام الناس کی جانب سے تجاوزات کے خاتمے کے لئے کل کتنی درخواستیں موصول ہوئیں؟

(ب) ان درخواستوں پر محکمے نے کیا کارروائی کی، تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ شکایت موصول ہونے پر بھی محکمہ تجاوزات کو ختم کرنے کے لئے مکمل کارروائی نہیں کرتا، اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر کانکنی و معدنیات / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب شیر علی خان):

(الف) لاہور شہر کے جملہ ٹاؤنز میں 2013 سے اب تک 2348 درخواستیں موصول ہوئیں۔

(ب) ان درخواستوں پر متعلقہ ٹی ایم اے کا عملہ موقع پر کارروائی کرتے ہوئے تجاوزات کو ختم کرتا ہے اور سامان کو ضبط کر کے جرمانہ کر کے واگزار کیا جاتا ہے۔ تجاوزات کی نوعیت کو مدنظر رکھتے ہوئے ایف آئی آر بھی درج کروائی جاتی ہیں۔

(ج) درست نہ ہے۔ متعلقہ ٹاؤن انتظامیہ موصول ہونے والی ہر درخواست پر مکمل کارروائی کرتی ہے۔ جونہی درخواست موصول ہوتی ہے اسے فوری طور پر متعلقہ ٹاؤن ریڈ انسپکٹر کو برائے کارروائی ارسال کر دی جاتی ہے جو کہ فوری طور کارروائی کر کے محکمہ کو اطلاع دیتا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد یعقوب ندیم سیٹھی: جناب سپیکر! میرا یہاں پر ضمنی سوال یہ ہے کہ پورے لاہور میں آپ کہیں بھی چلے جائیں، اگر آپ سمن آباد کے علاقے میں چلے جائیں، گلشن راوی چلے جائیں، باغبانپورہ چلے جائیں یعنی لاہور کے کسی بھی علاقہ میں چلے جائیں ٹی ایم اے کے محکمہ نے ہر جگہ پر پیسے لے کر ریڑھیوں والوں کو ناجائز کھڑا کیا ہوا ہے، ہر جگہ سے بھتے وصول کر رہے ہیں کہیں پر ریڑھیاں تو کہیں پر کھوکھے لگوائے ہوئے ہیں۔ میری وزیر موصوف سے گزارش ہے کہ لاہور میں جس طرح قائد محترم میاں محمد شہباز شریف سگنل فری روڈز بنا رہے ہیں، میں ان سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ لاہور کو کب تک ریڑھیوں سے فری بازار مل سکیں گے؟

وزیر کانکنی و معدنیات / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! ہر ٹی ایم اے کے اندر اس کے complaint cell functional ہیں۔ اگر کسی کے تجاوزات کے خلاف کوئی شکایت آتی ہے تو اس کے خلاف کارروائی کی جاتی ہے۔ ویسے بھی ٹی ایم اے کا encroachment سٹاف موجود ہے اس کی ڈیوٹی صرف یہ ہے کہ جتنی بھی encroachment ہے

اس کو remove کرے۔ وقتاً فوقتاً وہ یہ کارروائی کرتے ہیں، دوبارہ بھی اگر وہاں پر کوئی تجاوزات دیکھنے میں آتی ہیں تو اس کے خلاف کارروائی کی جاتی ہے۔ اگر معزز ممبر specifically کسی area کے متعلق سمجھتے ہیں کہ وہاں پر کارروائی نہیں ہو رہی تو یہ نشاندہی کر دیں انشاء اللہ ہم کل سے ہی یہ آپریشن کروا دیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ اگلا سوال نمبر2865 چوہدری اشرف علی انصاری کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر2869 بھی چوہدری اشرف علی انصاری کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال میاں طارق محمود کا ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! سوال نمبر2892 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع گجرات: ٹوٹ پھوٹ کا شکار سڑکوں کی تعمیر کی تفصیلات

*2892: میاں طارق محمود: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع گجرات کالرہ خاصہ سے کالرہ کلاں جانے والی سڑک سمال انڈسٹری اسٹیٹ سے شادیوال پھاٹک والی روڈ، شادیوال پھاٹک سے کالرہ کلاں سڑک اور چنگڑ کالونی سے کالرہ کلاں، آنے والی سڑک ٹوٹ پھوٹ چکی ہیں؟

(ب) کیا ڈسٹرکٹ گورنمنٹ گجرات اور صوبائی حکومت ان سڑکوں کی عوامی مفاد میں جلد از جلد تعمیر و مرمت کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر کانکنی و معدنیات / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب شیر علی خان):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ مذکورہ سڑکیں ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں۔

(ب) ضلعی حکومت کے پاس فنڈز کی کمی ہے محکمہ منصوبہ و ترقیات، پنجاب کو مذکورہ سڑکوں کی تعمیر و مرمت کے لئے 9.075 ملین روپے کی فراہمی کے لئے مراسلہ بھجوادیا ہے جس کی تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ فنڈز کی فراہمی پر مذکورہ سڑکوں کی تعمیر و مرمت کر دی جائے گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں طارق محمود: اس بارے میں، میں نے یہ پوچھا تھا کہ کیا ڈسٹرکٹ گورنمنٹ گجرات اور صوبائی حکومت ان سڑکوں کی عوامی مفاد میں جلد از جلد تعمیر ومرمت کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟ اس کے جواب میں یہ بتایا گیا ہے کہ ضلعی حکومت کے پاس فنڈز کی کمی ہے محکمہ منصوبہ بندی وترقیات پنجاب کو مذکورہ سڑکوں کی تعمیر ومرمت کے لئے 9.075 ملین روپے کی فراہمی کے لئے مراسلہ بھجوادیا ہے جس کی تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ فنڈز کی فراہمی پر مذکورہ سڑکوں کی تعمیر ومرمت کر دی جائے گی۔

جناب سپیکر! سوال کے جواب میں انہوں نے تفصیل دی ہے، اس سلسلے میں جو لیٹر لکھا گیا ہے یہ 2014-08-04 کو بھیجا گیا ہے جس میں 9.075 کی ڈیمانڈ کی گئی ہے۔ اب اس وقت اس کی کیا پوزیشن ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کو اس کے فنڈز ملے ہیں؟

وزیر کانکنی ومعدنیات / لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! جن سڑکوں کی میاں صاحب نے نشاندہی کی ہے، اس کی request ہم نے بھیجی ہوئی ہے، جیسے ہی فنڈز فراہم ہوں گے تو ان سڑکوں کی مرمت کر دی جائے گی اور میاں صاحب سے بھی میں request کروں گا کہ اس کو تھوڑا سا pursue کریں تو انشاء اللہ یہ کام جلد ہو جائے گا۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میرا وزیر موصوف سے ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا محکمہ کے پاس کوئی پیسے نہیں ہیں، کوئی فنڈز موجود نہیں ہیں اور ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے پاس کوئی فنڈز نہیں ہیں؟

وزیر کانکنی ومعدنیات / لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے پاس فنڈز ہوتے ہیں لیکن ڈویلپمنٹ کی مد میں بہت کم فنڈز ہوتے ہیں۔ ان کے پاس اتنے فنڈز available نہیں ہیں جو ان روڈز کی مرمت کے لئے required ہیں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! مجھ سے پہلے میرے ایک colleague نے یہاں پر ذکر کیا تھا، میں بھی اس بات کو آگے بڑھاتے ہوئے منسٹر صاحب کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں، آج سے کچھ عرصہ پہلے یہ بلدیاتی ادارے اپنی آمدن پر چل رہے تھے لیکن آج وہ وقت آ گیا ہے کہ سارا کا سارا سسٹم hand to mouth ہو کر رہ گیا ہے۔ اس کی بڑی وجہ یہ ہے یہاں پر بسوں کے اڈوں کی بات ہوئی، آپ یقین جانیں

بلکہ آپ کسی سپیشل برانچ سے یا کسی اور سے یہ پوچھ لیں کہ اڈوں کی مد میں کتنا پیسا وصول کیا جارہا ہے۔ وہ کم از کم دس بیس لاکھ روپے سے زیادہ پیسا صرف گجرات سے اکٹھا ہو رہا ہے، جو کہ کچھ لوگوں کی جیبوں میں جارہا ہے اور آہستہ آہستہ لوکل گورنمنٹ نے اپنا کام چھوڑ دیا ہے۔ یہ وہ اڈے ہیں جہاں سے ان کو ہر شہر سے اچھی خاصی آمدنی ہو سکتی ہے، اس source of income کو انہوں نے ایک سائیڈ پر رکھ دیا ہے۔ میرا وزیر موصوف سے ضمنی سوال ہے کہ کیا وہ اس کے اوپر کوئی کام کر رہے ہیں، کیا یہ سوچ رہے ہیں کہ اس کو source of income بنایا جائے اور یہ وہ source of income ہے جو محکمہ کی غلطی کی وجہ سے غلط ہاتھوں میں جارہا ہے اس معاملے پر کوئی پلاننگ ہو رہی ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر موصوف!

وزیر کانکنی و معدنیات / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! definitely محکمہ لوکل گورنمنٹ کے جتنے بھی ادارے ہیں ان کی sustainability کے لئے پروگرام بنایا جاتا ہے۔ جس طرح سے انہوں نے اڈوں کا ذکر کیا اور اس کے علاوہ بھی وہاں پر ضلع کونسلز کے جو complexes ہوتے ہیں، ان کی اسی طرح اور properties ہوتی ہیں ان سے جو آمدن آتی ہے، اس سے پہلے منڈیوں کی مد میں بھی ان کو کافی آمدن ہوتی تھی لیکن بعد میں منڈیوں کی فیس ختم کر دی گئی ہے، وہ آمدن بھی ان کی ٹوٹل آمدن سے کم ہو گئی ہے۔ اس کو substantiate کرنے کے لئے حکومت پنجاب پیسا فراہم کرتی ہے جس سے یہ ڈویلپمنٹ کے کام کرتے ہیں اسی لئے حکومت پنجاب کو یہ لکھا گیا ہے کہ اس مد میں بھی اگر یہ پیسے فراہم کر دیئے گئے تو ان کا یہ کام انشاء اللہ کر دیا جائے گا۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! منسٹر صاحب بہت سمجھدار ہیں میں ان سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا یہ جواب درست ہے؟ کیونکہ ہر محکمہ نے اپنا اپنا کام کرنا ہے، یہ تو ان کا source of income ہے انہوں نے فنڈز generate کرنے ہیں، یہ اپنا ہر کام چیف منسٹر پر چھوڑ کر بیٹھے ہوئے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ یہ بھی بتائیں کہ وہ فنڈز کس طرح سے generate کریں؟

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میری یہ گزارش ہے کہ جتنے بھی شہر میں اڈے بنے ہوئے ہیں، اس سے پہلے یہ طریق کار تھا کہ اڈا بلدیہ کا ہوتا تھا اور بلدیہ اس کا auction کرتی تھی۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اب بھی یہی طریق کار ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! اگر یہی طریق کار ہوتا تو بلدیہ والوں کے پاس پیسے ضرور ہوتے، ان سے اگر پوچھا جائے کہ گجرات میں اڈوں کی پہلے کتنی آمدنی تھی اور اب کتنی ہے تو آپ کے سامنے سارے figures آ جائیں گے۔ ان کا دن بدن source of income کم ہو رہا ہے اس کا آپ نوٹس لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ اس پر تجاویز دیں۔ اگلا سوال بھی میاں طارق محمود کا ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! سوال نمبر 2893 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گجرات: سیوریج سسٹم کی ابتر صورتحال کی تفصیلات

*2893: میاں طارق محمود: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مورخہ 20۔ستمبر 2013 روزنامہ "نوائے وقت" کی خبر کے مطابق حالیہ بارشوں نے سیوریج سسٹم کی خرابی کے باعث ٹی ایم اے گجرات کی نااہلی کا پول کھول دیا اور بارشوں کے پانی، گلیوں، محلوں اور سڑکوں کو جوہڑوں کی شکل دے دی؟

(ب) کیا حکومت اس بابت انکوائری کروانے اور پچھلے تین سالوں کے دوران ٹی ایم اے گجرات کی جانب سے سیوریج سسٹم پر خرچ کردہ رقم کی تحقیقات کروانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر کانکنی ومعدنیات / لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب شیر علی خان):

(الف) روزنامہ "نوائے وقت" مورخہ 20۔ستمبر 2013 کی خبر درست نہ ہے۔ سیوریج سسٹم گجرات میں تقریباً 30 سال پہلے محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ گجرات نے بچھایا تھا جو آج تک تسلی بخش طریقے سے چل رہا ہے۔ اس کی باقاعدہ طور پر صفائی کی جاتی ہے تاہم برسات کے موسم میں زیادہ بارش ہونے کی وجہ سے کچھ دیر کے لئے پانی کھڑا ہو جاتا ہے لیکن چار پانچ گھنٹے تک تمام سڑکوں، گلیوں اور محلوں سے بارشی پانی نکل جاتا ہے۔

(ب) کسی ذرائع سے کوئی شکایت موصول نہ ہوئی ہے لہٰذا اس بابت انکوائری کروانا مناسب نہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! جز(الف) میں یہ جواب دیا گیا ہے کہ روزنامہ "نوائے وقت" مورخہ 20- ستمبر 2013 کی خبر درست نہ ہے۔ سیوریج سسٹم گجرات میں تقریباً 30 سال پہلے محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ گجرات نے بچھایا تھا جو آج تک تسلی بخش طریقے سے چل رہا ہے۔ اس کی باقاعدہ طور پر صفائی کی جاتی ہے تاہم برسات کے موسم میں زیادہ بارش ہونے کی وجہ سے کچھ دیر کے لئے پانی کھڑا ہو جاتا ہے لیکن چار پانچ گھنٹے تک تمام سڑکوں، گلیوں اور محلوں سے بارشی پانی نکل جاتا ہے۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا ڈی سی او، ڈی پی او کے گھر اور ضلع کچہری میں کتنا ٹائم بارش کا پانی رہتا ہے؟

وزیر کانکنی ومعدنیات / لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! exact time تو شاید میں یہاں پر بیان نہ کر سکوں کیونکہ یہ تو بارش پر depend کرتا ہے، جتنے انچ بارش ہوگی اسی حساب سے پانی جمع ہوگا، جتنا اس کا drainage system اس کو discharge کر سکتا ہے اسی حساب سے وہ پانی وہاں سے نکلے گا۔ میں اس کے متعلق exactly نہیں بتا سکتا کہ یہ پانی ایک گھنٹہ کھڑا ہوگا یا پانچ گھنٹے کھڑا ہوگا، جتنی بارش زیادہ ہوگی اتنی دیر زیادہ پانی کھڑا ہوگا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: دعا کیا کریں کہ بارش کم ہوا کرے، آپ کے علاقے میں خاص طور پر۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! یہاں پر لکھا ہوا ہے کہ چار پانچ گھنٹے تک تمام سڑکوں، گلیوں اور محلوں سے بارشی پانی نکل جاتا ہے۔ اگر ضلع کچہری اور ڈی سی او، ڈی پی او کے گھر کے پاس چار گھنٹے پانی کھڑا رہتا ہے تو آپ خود ہی بتائیں کہ اس سیوریج سسٹم کو ٹھیک کہا جا سکتا ہے؟

وزیر کانکنی ومعدنیات / لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! یہ ہر بارش میں نہیں ہوتا، جب بہت زیادہ بارشیں ہوتی ہیں، جس طرح 2010 کی بارشیں تھیں تو اس میں تو بہت سارے علاقے جہاں پر کبھی پانی نہیں گیا تھا وہاں بھی پانی کھڑا ہو گیا تھا۔ جب بارشیں زیادہ ہو جائیں تو اس صورت میں اس طرح کی situation arise ہوتی ہے normally جو عام بارشیں ہوتی ہیں اس کے لئے وہ سیوریج سسٹم ڈیزائن ہے، جب اس سے زیادہ بارش ہو جائے تو وہ اس کو cater نہیں کر سکتا۔ جب بارش رک جاتی ہے تو پانی نکل جاتا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ اگلا سوال چوہدری عامر سلطان چیمہ کا ہے۔

چوہدری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! سوال نمبر 2896 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع سرگودھا: بھاگٹانوالہ کی سڑک کی ابتر صورتحال کی تفصیلات

*2896: چودھری عامر سلطان چیمہ: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بھاگٹانوالہ ضلع سرگودھا کی سڑک از لاہور بائی پاس تا چک40این بی شمالی پھاٹک شدید ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ نامعلوم وجوہات کی بناء پر مذکورہ بالا سڑک کی طرف کوئی توجہ نہیں دی جارہی اگر ایسا نہیں تو گزشتہ تین سالوں میں اس کی مرمت کتنی دفعہ کی گئی؟

(ج) کیا حکومت عوام الناس کی مشکلات کے پیش نظر اس سڑک کی فوری مرمت کے لئے احکامات جاری کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر کانکنی ومعدنیات / لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب شیر علی خان):

(الف) درست ہے۔

(ب) درست نہ ہے مذکورہ سڑک پر گزشتہ تین سالوں میں مرمت کی مد میں مبلغ35,16,715 رقم خرچ کی گئی ہے۔

(ج) مذکورہ سڑک کی سپیشل مرمت ڈبل سرفیس ٹریٹمنٹ کا کام ٹھیکیدار کو الاٹ کر دیا گیا ہے جس کا تخمینہ لاگت 2.996 ملین روپے ہے اور جونہی ٹارنگ سیزن شروع ہوگا، کام شروع کر دیا جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! اس میں میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ انہوں نے جواب میں بتایا ہے کہ مذکورہ سڑک پر گزشتہ تین سالوں کے دوران تقریباً35لاکھ روپیہ اس سڑک کی مرمت پر خرچ آیا اور پھر سپیشل مرمت کے لئے بھی تقریباً30لاکھ روپے کے قریب رکھا گیا۔ یہ جواب22- مئی 2014 کو آیا یعنی جون2014 تک اس سڑک کی مرمت پر تقریباً65لاکھ روپے لگایا گیا لیکن سڑک کی حالت ویسے کی ویسے ہی ہے۔ اس65لاکھ روپے سے ایک یا دو کلومیٹر اچھی سڑک بن سکتی تھی۔ حکومت اس کی مرمت پر اتنا خرچ کر رہی ہے کیا یہ اس پر تھوڑا سا اور پیسا خرچ کر کے اسے بہتر طریقے سے standard کے مطابق بنانے کا ارادہ رکھتی ہے یا نہیں؟

وزیر کانکنی و معدنیات / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! اس specific سوال کا تو جواب دے دیا گیا ہے۔ معزز ممبر نے اس سڑک پر جو دوبارہ کام کرنے کی بات کی ہے تو پنجاب کے اندر رورل روڈز کے لئے خادم پنجاب رورل روڈ پروگرام کے تحت انشاء اللہ ہم ساری سڑکیں مرمت کر رہے ہیں اور جہاں پر ضروری ہوتا ہے ان کی priority کے حساب سے انہیں repair کر دیا جاتا ہے۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! جیسے وزیر صاحب نے کہا تو خادم اعلیٰ روڈز پروگرام میں priority کا کیا طریق کار ہے، کیا یہ سڑک اس priority میں fall کرے گی یا نہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر کانکنی و معدنیات / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! میں check کر کے بتا سکتا ہوں چونکہ اس کو third party validate کرتی ہے کہ کس سڑک کو مرمت کی زیادہ ضرورت ہے لہٰذا میں چیک کر کے چودھری صاحب کی خدمت میں عرض کر دوں گا۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! میں زیادہ سوال نہیں کرتا منسٹر صاحب مجھے یقین دہانی کرا دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وہ کہہ رہے ہیں کہ third party validation ہوتی ہے اور وہ بتاتی ہیں کہ کون سی سڑک زیادہ important ہے۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! انہوں نے خود اپنے جواب کے جز (الف) میں تسلیم کیا ہے کہ یہ important سڑک ہے اور ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے اور یہ سرگودھا بائی پاس روڈ ہے، اس سڑک کی تو بڑی اہمیت ہے لہٰذا منسٹر صاحب اس کی مرمت کے لئے یقین دہانی کرا دیں۔ انہوں نے 2014 میں اس پر 65 لاکھ روپیہ لگایا ہے اور اب دو سال اوپر ہو گئے ہیں۔ کیا ان 65 لاکھ روپے کے علاوہ بھی ان دو سالوں میں مرمت پر پیسے لگائے گئے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر کانکنی و معدنیات / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! وقتاً فوقتاً بالکل اسے مرمت کیا جاتا ہے اور یہ پیسے بھی اس پر لگے ہیں اور یہاں پر لکھا ہے کہ وہاں پر کام شروع کیا جائے گا یہ مکمل کر دیا گیا تھا۔ جہاں تک اس سڑک کی اہمیت کا تعلق ہے بالکل یہ اہم سڑک ہے

لیکن اس کی repair کتنی اہم ہے یہ وہ third party validate کرے گی کہ ضلع کے اندر کون سی سڑک پہلے مرمت کرنے کے لئے زیادہ ضروری ہے اس حساب سے جب اس کی priority آئے گی تو اسے بھی مرمت کر دیا جائے گا۔

چوہدری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! اس کی اہمیت ہے تو اس پر 2014 تک 65 لاکھ روپیہ لگا ہے۔ میں نے پہلے بھی پوچھا ہے لیکن منسٹر صاحب نے نہیں بتایا، میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ اب دو سال اوپر ہو گئے ہیں ان دو سالوں میں اس کی مرمت پر کتنے پیسے لگے ہیں اس سے اندازہ ہو جائے گا کہ اس سڑک کی کتنی اہمیت ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! چوہدری صاحب اس سڑک پر زور دے رہے ہیں آپ اس کا سروے کرائیں اور اسے ٹھیک کرائیں۔

وزیر کانکنی و معدنیات / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! انشاء اللہ ہم take up کرتے ہیں اور اسے priority پر مرمت کراتے ہیں۔

چوہدری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! منسٹر صاحب خصوصی مہربانی فرمادیں۔

وزیر کانکنی و معدنیات / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب شیر علی خان): جی، انشاء اللہ۔

چوہدری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! بس میری یہی گزارش ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں نے بھی آپ کی سفارش کر دی ہے۔

چوہدری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ منسٹر صاحب میرے ساتھ کی ہوئی commitment کو honour کریں اور اس سلسلے میں ڈیپارٹمنٹ کو خصوصی ہدایت جاری کر دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وہ کہہ دیا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2903 محترمہ فوزیہ ایوب قریشی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال ڈاکٹر مراد راس کا ہے۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! سوال نمبر 2913 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور:ایل بلاک گلبرگ III کی سڑکوں کی ابتر صورتحال و تعمیر نو کی تفصیلات

*2913: ڈاکٹر مراد راس: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ایل بلاک گلبرگ-III لاہور کی تمام سڑکیں جگہ جگہ سے ٹوٹ چکی ہیں؟

(ب) اس بلاک کی سڑکیں آخری دفعہ کب مرمت کی گئیں اور ان پر کل کتنے اخراجات ہوئے؟

(ج) اس کا ٹھیکہ کس ٹھیکیدار کو دیا گیا اور ان سڑکوں کی تعمیر کے بعد فائنل انسپکشن کن کن افسران نے کی، ان کے نام، عہدہ، گریڈ اور موجودہ تعیناتی سے آگاہ کریں؟

(د) حکومت ان سڑکوں کی مرمت یا تعمیر نو کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر کانکنی و معدنیات / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب شیر علی خان):

(الف) یہ درست ہے۔

(ب) ٹی ایم اے گلبرگ ٹاؤن لاہور نے اب تک ایل بلاک گلبرگ-III میں کوئی سڑک مرمت نہ کی ہے۔

(ج) جواب جز(ب) کے مطابق ہے۔

(د) مذکورہ سڑکات سیوریج کے بند ہونے سے مرمت طلب ہیں۔ واسا کے سیوریج ڈالنے کے بعد مذکورہ سڑکات کو مرمت کرنا مناسب ہوگا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! میرا سب سے پہلا ضمنی سوال یہ ہے کہ وزیر صاحب بتادیں کہ آج ان سڑکوں کے کیا حالات ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: کون سی سڑکوں کے؟

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! جو سوال کے اندر mention ہیں ایل بلاک گلبرگ کی سڑکوں کے آج کے دن کیا حالات ہیں؟ کیونکہ یہ میرے حلقے کی سڑکیں ہیں اس لئے میں دیکھنا چاہ رہا ہوں اور ڈیپارٹمنٹ کو بھی پتا ہے اس سوال کو دیئے ہوئے تین سال ہو گئے ہیں۔

وزیر کانکنی و معدنیات / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! معزز ممبر نے ایل بلاک گلبرگ کی سڑکوں کے متعلق پوچھا تھا کہ یہ ٹوٹ پھوٹ چکی ہیں اس سلسلے میں

عرض ہے کہ اس میں بہت ساری روڈز مرمت کر دی گئی ہیں اور وہاں پر سیوریج کا کام بھی کیا گیا ہے لیکن ابھی اس پر مزید کام ہونے والا ہے جو انشاء اللہ بہت جلد کر دیا جائے گا۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! 2013 میں یہ سوال کیا گیا تھا ایل بلاک میں دو سال بعد سیوریج ڈال دیا گیا اور پچھلے سال finally سڑک بھی بن گئی لیکن خان کالونی کی سڑک ابھی تک نہیں بنی۔ تین سال ہونے کو آرہے ہیں اس سڑک کے اتنے بُرے حالات ہیں کہ وہاں سے کوئی گاڑی تو کیا، موٹر سائیکل بھی چلا کر نہیں جا سکتا۔ یہ کام واسا والوں نے کیا ہے اس بارے میں واسا کے پاس گیا تو انہوں نے کہا کہ ہم نے یہ پیسے ٹی ایم اے کو دے دیئے ہیں جب ٹی ایم اے گلبرگ کے پاس گیا تو انہوں نے کہا کہ ہم نے ایل ڈی اے کو دے دیئے ہیں اور اب یہ کام ایل ڈی اے کرے گا۔ اب منسٹر صاحب مجھے یہ بتا دیں کہ جو سڑک باقی رہ گئی ہے یہ کس نے بنانی ہے؟ پلیز اس پر مجھے کوئی time limit دیں یہ سوال میں نے 2013 میں دیا تھا اب لوگ وہاں پر تڑپ رہے ہیں چونکہ خان کالونی کی پوری آبادی کے لئے ایک ہی سڑک ہے جو پوری آبادی کے اندر جاتی ہے لیکن وہ سڑک نہیں بن رہی۔

وزیر کانکنی و معدنیات / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! اس سوال کا جواب جولائی 2014 میں آیا تھا اس وقت کی یہ پوزیشن تھی کہ سیوریج ڈل رہا تھا obviously سیوریج ڈلنے پر بھی ٹائم لگا اور جب وہ سیوریج مکمل ہو گیا تو وہاں پر سڑکیں بنی تھیں لیکن معزز ممبر نے جس specific خان کالونی کی بات کی ہے کہ وہاں پر ابھی تک سڑک نہیں بنی اس کو چیک کر لیتے ہیں کہ یہ کیوں نہیں بنی؟ generally جہاں پر سیوریج ڈالی گئی ان سڑکوں کو repair کیا گیا ہے۔ اگر ان میں سے کچھ رہ گئی ہیں اور پیسے جمع ہوئے ہوئے ہیں تو جو بھی executing agency ہو گی چاہے وہ ایل ڈی اے ہے، چاہے ٹی ایم اے ہے ہم انشاء اللہ ان سے جلدی execute کرا دیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! جب سڑک کو توڑا جاتا ہے تو پہلے سب چیزوں کا plan بنتا ہے اسے designate کیا جاتا ہے کہ کس نے بنانی ہے۔ یہ سب چیزیں پہلے کی جاتی ہیں بعد میں نہیں کی جاتیں، یہ جو تین جگہ transfer ہوئی ہے اس کی مجھے ابھی تک سمجھ نہیں آئی۔ میں یہاں پر آپ کو ایک اور چیز بتاتا چلوں کہ اس وقت ٹی ایم اے گلبرگ میں فیصل صاحب لگے ہوئے ہیں جب بھی ہمارا کوئی بندہ علاقے کا کام کرانے کے لئے اس ڈیپارٹمنٹ میں جاتا ہے تو وہ پوچھتے ہیں کہ تم کس پارٹی سے آئے ہو، تم

کس پارٹی کے کونسلرز ہو، تمہیں یہاں پر کس نے بھیجا ہے؟ وہاں پر کام کبھی نہیں ہوا لیکن جب بھی اس کے پاس جاتے ہیں تو وہ سب سے پہلا سوال کرتا ہے کہ تم کس پارٹی سے آئے ہو۔ وہ کہتا ہے کہ میں جیتا ہوا کونسلر ہوں تو وہ کہتا ہے کہ سب سے پہلے یہ بتائیں کہ آپ کسی پارٹی سے ہیں۔ یہ فیصل تیسری دفعہ وہاں پر واپس لگایا گیا ہے۔ He should not be put up there anymore.

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! اس کا روّیہ ٹھیک کرائیں۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! جو جیتے ہوئے لوگ آئیں ان کا حق بھی باقیوں جتنا ہی بنتا ہے لیکن وہ ہر دفعہ ignore کرتا ہے اور وہ وہاں ایک بتی بھی کسی کو دینے کے لئے تیار نہیں ہے۔

وزیر کانکنی و معدنیات / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے معزز ممبر کو assure کرواتا ہوں کہ ہماری گورنمنٹ میں اس طرح کی discrimination بالکل نہیں ہوتی اور اگر کوئی آفیسر اس طرح کا روّیہ رکھتا ہے تو اس کا سخت notice لیا جائے گا اور ان کی اس شکایت کا انشاء اللہ ازالہ کیا جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! میں ایک اور سوال کرنا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں۔ ڈاکٹر صاحب آپ نے پانچ ضمنی سوال کر لئے ہیں۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ road cuts کے پیسے کس ڈیپارٹمنٹ کے پاس ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب نے کہا ہے کہ میں چیک کر کے آپ کو بتا دوں گا۔ اگلا سوال نمبر 2923 جناب احسن ریاض فتیانہ کا ہے لیکن ان کا ایکسیڈنٹ ہوا ہوا ہے اور ان کی طرف سے request آئی ہوئی ہے لہٰذا ان کے سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2925 بھی جناب احسن ریاض فتیانہ کا ہے لہٰذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2927 محترمہ فائزہ احمد ملک کا ہے۔۔۔ موجود نہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3038 محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ راحیلہ انور کا ہے۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! سوال نمبر 3049 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع جہلم: سڑک ڈھوک شادی تا واڑہ احمد کی تعمیر و مرمت کی تفصیلات

*3049: محترمہ راحیلہ انور: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ جمر گھال روڈ تحصیل و ضلع جہلم سے نکلنے والی سڑک ڈھوک شادی تا واڑہ احمد براستہ ڈھوک چیچی عرصہ دراز سے ٹوٹ چکی ہے؟

(ب) مذکورہ سڑک کی آخری دفعہ تعمیر و مرمت کب کتنی مالیت سے کی گئی؟

(ج) اگر حکومت مذکورہ سڑک کی تعمیر و مرمت کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو وجوہات سے آگاہ کریں؟

وزیر کانکنی و معدنیات / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب شیر علی خان):

(الف) درست ہے۔

(ب) مذکورہ سڑک کا کچھ حصہ ضلع کونسل نے اینٹوں سے بنایا تھا اس کے بعد اس پر مرمت کا کام نہ ہوا ہے۔

(ج) سڑک مذکورہ جس کی لمبائی 3 کلو میٹر ہے کا تخمینہ لاگت مبلغ 19.499 ملین روپے تیار کیا گیا ہے جو کہ سیکرٹری پلاننگ چیف منسٹر سیکرٹریٹ پنجاب کو ارسال کر دیا گیا ہے جیسے ہی سکیم کی منظوری اور فنڈ جاری ہوئے سڑک کی تعمیر کر دی جائے گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! جواب کے جز (ج) میں کہا گیا ہے کہ "سڑک مذکورہ جس کی لمبائی تین کلو میٹر ہے کا تخمینہ لاگت مبلغ 19.499 ملین روپے تیار کیا گیا ہے جو کہ سیکرٹری پلاننگ چیف منسٹر سیکرٹریٹ پنجاب کو ارسال کر دیا گیا ہے جیسے ہی سکیم کی منظوری اور فنڈز جاری ہوئے تو سڑک تعمیر کر دی جائے گی۔" یہ جواب 22-مئی 2015 کو موصول ہوا، تب بھی اس سڑک کی سکیم منظور ہوئی اور نہ ہی فنڈز جاری ہوئے تھے۔ میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ کیا سال 2016 میں اس سڑک کے لئے کوئی سکیم منظوری ہوئی ہے؟

وزیر کانکنی و معدنیات / لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! ابھی تک تو اس کی منظوری نہیں آئی، جیسے ہی اس کی منظوری آئے گی اور فنڈز allocate ہوں گے تو سڑک کی تعمیر کر دی جائے گی۔ ہم تو execute کرنے کے لئے تیار ہیں لیکن فنڈز کی availability پر منحصر ہے۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! جواب کے جز (الف) میں کہا گیا ہے کہ "درست ہے کہ یہ سڑک عرصہ دراز سے ٹوٹ چکی ہے۔" آگے جز (ب) کے جواب میں کہا گیا ہے کہ "مذکورہ سڑک کا کچھ حصہ ضلع کونسل نے اینٹوں سے بنایا تھا اس کے بعد اس پر مرمت کا کام نہ ہوا ہے"۔ ابھی میرے ایک اور بھائی بھی کہہ رہے تھے کہ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے پاس فنڈز نہیں ہیں۔ یہ سڑک صرف تین کلومیٹر لمبی ہے جو کہ تقریباً ایک سو چھوٹے چھوٹے گاؤں کو ملاتی ہے۔ اس سڑک کی وجہ سے وہاں کے لوگوں کو بہت زیادہ problem ہو رہی ہے۔ منسٹر صاحب نے کہا ہے کہ ابھی تک اس سڑک کی سکیم منظور نہیں ہوئی اگر سکیم منظور نہیں ہوئی تو پھر فنڈز کیسے release ہوں گے؟ میری humble request ہے کہ منسٹر صاحب ذاتی کوشش کر کے اس سڑک کو بنوائیں۔ یہ صرف تین کلومیٹر لمبی سڑک ہے اور اگر یہ بن جاتی ہے تو اس سے لاکھوں کی آبادی کو فائدہ ہوگا۔

وزیر کانکنی و معدنیات / لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! جس طرح معزز ممبر نے point out کیا ہے کہ یہ سڑک ایک سو دیہات کو cater کرتی ہے اگر یہ صحیح ہے تو پھر definitely اس سڑک کو priority پر بننا چاہئے۔ ہم اس کو take up کر لیتے ہیں اور دیکھ لیتے ہیں اگر یہ واقعی اتنی آبادی کو cater کرتی ہے تو

It should be taken on priority basis.

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بہت شکریہ

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! یہ میرا علاقہ ہے اور جس سڑک کی میں بات کر رہی ہوں یہ میرے گاؤں کے ساتھ بھی interconnected ہے۔ میں کبھی غلط بات نہیں کروں گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! منسٹر صاحب نے یقین دہانی کروا دی ہے کہ اس سڑک کو priority دی جائے گی۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! منسٹر صاحب کہہ رہے ہیں کہ شاید یہ سڑک سو دیہات کو cater کرتی ہو۔ شاید کی بات نہیں ہے۔ میں خود اس علاقہ کی رہنے والی ہوں۔ میں on the floor of the House کبھی غلط بات نہیں کر سکتی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! منسٹر صاحب نے آپ کے ساتھ commitment کر لی ہے۔ کیا اب بھی کوئی بات بچتی ہے؟

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! مجھے "شاید" کے لفظ پر اعتراض ہے۔

وزیر کانکنی و معدنیات / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! میں نے شاید کا لفظ استعمال نہیں کیا۔ میں نے کہا ہے کہ اگر یہ سڑک واقعی اتنی آبادی کو cater کرتی ہے تو definitely اس کو priority دی جائے گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ اگلا سوال چودھری عامر سلطان چیمہ کا ہے۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! سوال نمبر 3058 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سرگودھا: منظور شدہ پارکنگ سٹینڈز و دیگر تفصیلات

*3058: چودھری عامر سلطان چیمہ: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سرگودھا شہر میں کتنے منظور شدہ پارکنگ سٹینڈز ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے ان سٹینڈز پر پارکنگ فری کی ہوئی ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ بالا پارکنگ سٹینڈز پر پارکنگ فری ہونے کے باوجود عوام الناس سے پارکنگ فیس وصول کی جارہی ہے؟

وزیر کانکنی و معدنیات / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب شیر علی خان):

(الف) ٹی ایم اے سرگودھا میں مندرجہ ذیل پارکنگ سٹینڈز ہیں۔

رکشا سٹینڈ: نوری گیٹ (کارنر کارخانہ بازار) شاہین چوک (کارنر فائر بریگیڈ، شربت والا چوک، اقبال کالونی (کارنر زم زم چوک) جنرل بس سٹینڈ مین گیٹ پٹرول پمپ، قینچی موڑ، جوہر کالونی مین روڈ چوک گل والا (گول چکر سیٹلائٹ ٹاؤن) کوٹ فرید، نزد ٹاور محمدیہ کالونی گلی نمبر 8 مین روڈ،

جھال چکیاں ،پل چک نمبر 78 شمالی، نیو سیٹلائٹ ٹاؤن ٹالی چوک ،استقلال آباد کالونی مین چوک ،طارق آباد نزد ریلوے پھاٹک نزد ہسپتال ،بلاک نمبر 10 سٹی روڈ ،بلاک نمبر 12، درمیانی سڑک بلاک نمبر 19-18، رحمانپورہ چوک۔

ویگن سٹینڈ: سٹی روڈ بالمقابل ملک ہسپتال، سلانوالی روڈ نزد سابقہ چونگی، شاہین آباد روڈ نزد سابقہ چونگی، قینچی موڑ، جوہر کالونی نزد سابقہ چونگی، کوٹ فرید نزد سابقہ چونگی، رسالہ نمبر 16۔

بس سٹینڈ: جنرل بس سٹینڈ ٹی ایم اے کے زیر کنٹرول نہ ہے بلکہ ڈسٹرکٹ ریجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹی، سرگودھا کے زیر کنٹرول ہے۔

(ب) درست نہ ہے ٹی ایم اے پارکنگ رکشا سٹینڈ پر منظور شدہ فیس۔/15 روپے یومیہ وصول کی جارہی ہے۔

(ج) جز (ب) میں جواب دے دیا گیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! میں نے اپنے سوال کے جز (الف) میں پوچھا ہے کہ سرگودھا شہر میں کتنے منظور شدہ پارکنگ سٹینڈز ہیں؟ اس کے جواب میں ٹی۔ایم۔اے نے رکشا کے 50 کے قریب پارکنگ سٹینڈز کا ذکر کیا ہے اور انہوں نے بتایا ہے کہ 15 روپے یومیہ کے حساب سے پارکنگ فیس بھی وصول کی جاتی ہے۔ کیا منسٹر صاحب بتانا پسند فرمائیں گے کہ سالانہ کتنی رقم ان پارکنگ سٹینڈز سے ٹی ایم اے کو وصول ہوتی ہے، اس رقم سے وہ کیا کرتے ہیں اور کیا ان پارکنگ سٹینڈز میں facilities مہیا کرنے پر بھی کچھ رقم خرچ کی جاتی ہے یا نہیں؟

وزیر کانکنی و معدنیات / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! اس وقت میرے پاس exact figure نہیں کہ اس مد میں کتنے پیسے وصول کئے گئے ہیں۔ معزز ممبر نے سوال کیا ہے کہ یہ رقم خرچ کہاں ہوتی ہے؟ اس حوالے سے عرض کروں گا کہ TMAs یا ڈسٹرکٹ کونسلز کی آمدن cumulative ہوتی ہے اور وہ ترقیاتی سکیموں پر خرچ کی جاتی ہے۔ جس مد سے وہ آمدن حاصل ہوتی ہے وہ specifically صرف اسی مقصد کے لئے خرچ نہیں ہوتی بلکہ generally وہ اس ادارے کی آمدن میں شامل کر لی جاتی ہے۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! میری صرف یہی گزارش ہے کہ جس چیز سے آمدن حاصل کی جارہی ہے اگر اس کا بیڑہ غرق ہو جائے تو پھر اس آمدن کا کیا فائدہ؟ آپ جس سے آمدن حاصل کر رہے ہیں اگر اس کی بہتری کے لئے خرچ نہ کریں تو پھر یہ زیادتی ہے۔ منسٹر صاحب مجھے یہ ensure کرائیں کہ

پارکنگ سٹینڈز کی بہتری کے لئے بھی کچھ رقم خرچ کی جائے گی۔فی رکشا15روپے یومیہ کے حساب سے وصول کئے جاتے ہیں اور اس سے سالانہ کافی رقم اکٹھی ہوتی ہے۔ان پارکنگ سٹینڈز پر گرمیوں میں پانی کے کولر لگائے جائیں اور بیٹھنے کے لئے مسافر خانہ بنایا جائے۔ان پارکنگ سٹینڈز کا بُرا حال ہے اور وہاں پر مکھیاں بھنبھنا رہی ہوتی ہیں۔ان پارکنگ سٹینڈز سے آپ earning لے رہے ہیں۔جس سے آپ آمدن حاصل کر رہے ہیں تو اس سونے کی مرغی کا خیال بھی رکھنا چاہئے۔اگر آپ سونے کا انڈہ حاصل کر رہے ہیں تو اس کی حفاظت بھی کرنی چاہئے اور سونے کا انڈہ دینے والی مرغی کو ذبح نہ کیا جائے۔مہربانی کر کے ان پارکنگ سٹینڈز کی حالت کو بہتر کرنے پر بھی کوئی توجہ دی جائے۔

وزیر کانکنی و معدنیات / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! معزز ممبر کی تجویز اچھی ہے اور اس کو بالکل cater کیا جائے گا۔اگر پارکنگ سٹینڈز سے پیسے وصول کئے جاتے ہیں تو وہاں پر سہولتیں بھی ہمیں مہیا کرنی چاہئیں۔وہاں پر پینے کا پانی مہیا کیا جانا چاہئے اور بیٹھنے کے لئے جگہ ہونی چاہئے۔یہ اچھی تجویز ہے کہ جس مد سے پیسے وصول ہوتے ہیں پہلے اس کی بہتری کے لئے خرچ کئے جائیں اور اس کے بعد پھر دوسری مدوں میں خرچ کئے جائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، مہربانی۔اگلا سوال نمبر3076 محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر3085 محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر3098 بھی محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر3100 میاں طاہر کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر3155 جناب شہزاد منشی کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر3157 بھی جناب شہزاد منشی کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر3204 میاں خرم جہانگیر وٹو کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر3205 بھی میاں خرم جہانگیر وٹو کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔تمام سوالات مکمل ہو گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

لاہور: ڈسپنسریوں کو بجٹ کی فراہمی و دیگر تفصیلات

*1176: محترمہ راحیلہ خادم حسین: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی-144 اور 145 لاہور کی ڈسپنسریوں کو 13-2012 میں کتنا بجٹ فراہم کیا گیا؟

(ب) مذکورہ ڈسپنسریوں کا بجٹ کن کاموں کے لئے استعمال کیا گیا؟

وزیر کانکنی و معدنیات / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب شیر علی خان):

(الف) پی پی-144 اور پی پی-145 لاہور تین ٹاؤنز پر مشتمل ہے ان ٹاؤنز میں جو بجٹ دیا گیا ہے وہ پورے ٹاؤنز کی ڈسپنسریوں اور ایم سی ایچ سنٹروں کے لئے ہوتا ہے جس کی تفصیل حسب ذیل ہے:

ٹاؤن کا نام	بجٹ
عزیز بھٹی ٹاؤن	1928660/- روپے
واہگہ ٹاؤن	500,000/- روپے
شالامار ٹاؤن	800,000/- روپے

(ب) ڈسپنسریوں کا بجٹ درج ذیل کاموں کے لئے استعمال کیا گیا ہے۔

نمبر شمار	تفصیل مدّات	بجٹ کا استعمال
1	ادویات	تمام مراکز صحت کو ادویات فراہم کی گئیں۔
2	سٹیشنری	تمام مراکز صحت کو ضرورت کے مطابق سٹیشنری اور استعمال کی دیگر اشیاء خرید کر ان کی ضرورت کے مطابق فراہم کی گئیں۔
3	سٹاف کی تنخواہ	تمام مراکز صحت کو ان کے سٹاف کے مطابق تنخواہ کا بجٹ فراہم کیا گیا۔

لاہور: سڑکوں پر پیچ ورک کی تفصیلات

*1282: محترمہ راحیلہ خادم حسین: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سال 12-2011 اور 13-2012 کے دوران پی پی-144 لاہور میں کس کس سڑک پر پیچ ورک کیا گیا، ان کے نام، تخمینہ لاگت اور لمبائی سڑک وار بتائیں؟

(ب) یہ پیچ ورک کن کن سرکاری ملازمین کی نگرانی میں کروایا گیا، ان کے نام، عہدہ، گریڈ بتائیں؟

وزیر کانکنی و معدنیات / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب شیر علی خان):

(الف) ٹی ایم اے شالامار ٹاؤن نے 12-2011 اور 13-2012 کے دوران پی پی-144 میں درج ذیل سڑکات پر پیچ ورک کروایا جس کی لمبائی و چوڑائی اور تخمینہ لاگت درج ذیل ہیں:

2011-12

نمبر شمار	نام سڑکات	ایریا پیچ ورک	تخمینہ لاگت
1	امام بارگاہ وزیر بیگم سنگھ پورہ	1200 مربع فٹ	-/83472 روپے
2	حسن پارک روڈ نزد پٹرول پمپ	3231 مربع فٹ	-/224748 روپے
3	شالامار لنک روڈ نزد آفس شالامار	1240 مربع فٹ	-/86254 روپے
4	نزد آفس MNA چوک سنگھ پورہ	1160 مربع فٹ	-/80689 روپے
5	سنگھ پورہ روڈ	1065 مربع فٹ	-/74081 روپے
			-/549244 روپے

2012-13

نمبر شمار	نام سڑکات	ایریا پیچ ورک	تخمینہ لاگت
1	بیگم پورہ روڈ کالج روڈ	2025 مربع فٹ	-/140859 روپے
2	ثریا جبیں پارک روڈ سنگھ پورہ	1045 مربع فٹ	-/72690 روپے
3	امام بارگاہ فاروقیہ ہائی سکول حق نواز روڈ	1040 مربع فٹ	-/72342 روپے
			-/285891 روپے

واہگہ ٹاؤن

سال 12-2011 کے دوران واہگہ ٹاؤن کے علاقہ پی پی-144 لاہور میں کوئی پیچ ورک نہ کروایا گیا ہے جبکہ سال 13-2012 میں پی پی-144 میں مندرجہ ذیل سڑکات پہ پیچ ورک محکمانہ طور پر کیا گیا ہے۔

نمبر شمار	نام سڑک	لاگت
1	سلطان محمود روڈ (2400 Sft)	-/2,68,800 روپے
2	دلشاد روڈ (1800 Sft)	-/2,01,600 روپے
3	آصف کالونی روڈ (1100 Sft)	-/1,23,200 روپے
4	خضر کالونی روڈ (500 Sft)	-/55,000 روپے

(ب) شالامار ٹاؤن میں یہ پیچ ورک مندرجہ ذیل سرکاری ملازمین کی زیر نگرانی کروایا گیا:

نمبر شمار	نام سرکاری ملازم	عہدہ	BS
1	شاہد حسن کلیانی	ایڈمنسٹریٹر شالامار ٹاؤن	17
2	حارث جلیل	ٹی ایم او	17

3	مظہر حسین اعوان	ٹاؤن آفیسر (آئی اینڈ ایس)	17
4	احمد سجاد بھٹی	اسسٹنٹ ٹاؤن آفیسر (آئی اینڈ ایس)	17
5	محمد اکرم	سب انجینئر	11
6	شوکت علی ناصر	روڈ انسپکٹر	05

جبکہ واہگہ ٹاؤن یہ پیچ ورک عامر ریاض سب انجینئر گریڈ 11 اور احسان الہٰی بھٹی اے ٹی او (آئی اینڈ ایس) گریڈ 17 کی زیر نگرانی کروایا گیا۔

میانوالی: پی پی-45 میں لوکل گورنمنٹ کے منصوبہ جات کی منظوری و دیگر تفصیلات

*1786: جناب احمد خان بھچر: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ پی اینڈ ڈی نے پچھلے پانچ سالوں کے دوران پی پی-45 میانوالی میں لوکل گورنمنٹ کے کون کون سے منصوبہ جات کی منظوری دی، سال وار تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) ان میں سے کتنے ایسے منصوبے ہیں جو بروقت مکمل نہ ہو سکے اس کی وجوہات نیز یہ منصوبے کب شروع کئے گئے اور ان کی مدت تکمیل کیا تھی؟

(ج) کیا محکمہ آئندہ کے لئے کوئی ایسے اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتا ہے کہ کوئی منصوبہ تاخیر کا شکار نہ ہو اور اگر ہو تو تاخیر کرنے والے ذمہ داران کے خلاف سخت سے سخت کارروائی کی جائے؟

وزیر کانکنی و معدنیات / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب شیر علی خان):

(الف) گزشتہ پانچ سالوں کے دوران حلقہ پی پی-45 میں ایم پی اے پیکیج، پی ڈی پی، ایم پی اے / ایم این اے پیکیج 11-2010 & 12-2011 چیف منسٹر سپیشل پیکیج 12-2011 اور ڈسٹرکٹ ڈویلپمنٹ پروگرام 13-2012 کے 20 منصوبے جن کی مالیت مبلغ 86.544 ملین روپے تھی جو 09-2008 سے 14-2013 میں شروع ہوئے۔ مذکورہ منصوبہ جات کی سال وار تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) یہ تمام منصوبے مکمل ہو چکے ہیں۔

(ج) تمام محکموں نے آئندہ تمام منصوبوں کو بروقت مکمل کرانے کی ہدایت کی ہے۔

لاہور: باغبانپورہ بازار میں تجاوزات کی تفصیلات

*1434: محترمہ راحیلہ خادم حسین: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(ب) کیا یہ درست ہے کہ باغبانپورہ مین بازار لاہور میں تجاوزات کی وجہ سے اکثر و بیشتر ٹریفک بند رہتی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ باغبانپورہ مین بازار لاہور میں تجاوزات کے لگانے میں سرکاری اہلکاروں سمیت مافیا بھی ملوث ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان تجاوزات لگانے والوں سے محکمہ زبردستی بھتہ و منتھلی وصول کرتا ہے؟

(د) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت باغبانپورہ مین بازار لاہور میں تجاوزات کو ختم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو کیوں؟

وزیر کانکنی و معدنیات / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب شیر علی خان):

(الف) یہ درست نہ ہے۔ عملہ ریگولیشن برانچ روزانہ کی بنیاد پر تجاوزات کے خلاف آپریشن کرتا ہے۔ مین بازار باغبانپورہ لاہور میں ٹریفک کا رش نہ ہے بلکہ خریداروں کی تعداد زیادہ ہونے کی وجہ سے روڈ بلاک ہو جاتی ہے۔

(ب) درست نہ ہے۔

(ج) درست نہ ہے۔

(د) تجاوزات کے خلاف روزانہ کی بنیاد پر آپریشن کیا جاتا ہے اور تجاوزات کنندگان کو جرمانہ کے ٹکٹ بھی جاری کئے جاتے ہیں مزید تجاوزات کے خلاف آپریشن میں مین بازار باغبانپورہ لاہور پر خصوصی توجہ دی جارہی ہے۔

لاہور: رہائشی علاقوں میں موبائل ٹاورز کی تنصیب و ان کے نقصانات کی تفصیلات

*2324: محترمہ نگہت شیخ: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) شہری اور دیہی علاقوں میں موبائل ٹاور نصب کرنے کے متعلق حکومت کی طرف سے کیا کیا ہدایات ہیں۔ مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) شہری علاقوں میں ایک ٹاور سے دوسرے ٹاور تک کا کتنا فاصلہ ہونا لازمی قرار دیا گیا ہے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ لاہور شہر میں متعدد ٹاور شہری بستیوں میں نصب ہیں اور ٹاور سے نکلنے والی شعاؤں کی وجہ سے وہاں کے رہائشیوں میں مختلف قسم کی بیماریاں پائی جا رہی ہیں؟

(د) لاہور شہر میں کتنے ٹاورز کو خلاف قانون قرار دے کر ان کو ختم کیا گیا نیز جن کمپنیوں نے خلاف قانون ٹاور نصب کئے، ان کے خلاف حکومت نے کیا کارروائی کی، مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(ہ) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت غلط جگہ اور رہائشی علاقوں میں موبائل ٹاور نصب کرنے والوں کے خلاف کارروائی کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو کیوں، اس کی وجوہات بیان کی جائیں؟

وزیر کانکنی و معدنیات / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب شیر علی خان):

(الف) بی ٹی ایس ٹاورز 2003 تا 2012 کے دوران لگائے گئے اس سلسلے میں لوکل گورنمنٹ کی پہلی پالیسی 21-اکتوبر 2006 اور دوسری جنوری 2009 اور تیسری 12-اگست 2013 کو جاری کی گئی۔ 2012 کے بعد بہت کم تعداد میں ٹاورز لگائے گئے ہیں۔ ٹاور لگانے کے سلسلے میں ماحولیاتی ریگولیشن 26-نومبر 2012 کو جاری ہوئے۔ ان پالیسیوں اور ریگولیشنز کی روشنی میں ٹاورز اب صرف کمرشل عمارتوں اور زرعی زمین پر لگ سکتے ہیں۔

(ب) ٹاورز کا باہمی فاصلہ کھلی جگہوں پر 8 سے 9 کلو میٹر اور سنگل سٹوری رہائشی علاقوں میں 4 کلو میٹر تک اور بلند و بالا عمارتوں والے علاقوں میں 2 کلو میٹر ہوتا ہے اس کے لئے قوانین موجود نہیں ہیں۔ بلکہ کمپنیاں signal کی طاقت کے مطابق ٹاورز کی جگہ کا انتخاب کرتی ہیں۔

(ج) ٹی ٹی ایس ٹاورز کے ذریعے (کمیونیکیشن فریکوئنسی) مواصلاتی فریکوئنسی پر کمپنی کے لئے فریکوئنسی وفاقی گورنمنٹ فریکوئنسی ایلوکیشن بورڈ منظور کرتا ہے جو کہ پی ٹی سی ایل کے تحت ایک ذیلی اتھارٹی ہے جو مواصلاتی مقاصد کے لئے اس فریکوئنسی کی پوری دنیا میں قانونی اجازت ہے تکنیکی طور پر نان فریکوئنسی آئیونائزنگ ریڈی ایشن ہے جو کہ برقی مقناطیسی نوعیت کی ہیں اور اس کے ابھی تک صحت پر کوئی مصدقہ اثرات سامنے نہ آئے ہیں۔

(د) لاہور شہر میں بہت سے ٹاورز کو خلاف قانون اور عوامی شکایت پر بند کیا گیا جس کے نتیجے میں کئی مقدمات عدالتوں میں زیرِ سماعت رہے۔

(ہ) رہائشی جگہوں پر لگائے گئے ٹاورز کے لئے پنجاب لوکل گورنمنٹ کی پالیسی مورخہ 12-اگست2013 میں رعایت دی گئی ہے کہ ایسے ٹاورز کو تین سال کے لئے اجازت دی جائے بشرطیکہ یہ ٹاورز چھ ماہ کے اندر اندر واپڈا جنریٹر سے سولر انرجی پر منتقل ہو جائیں موجودہ پالیسی کی روشنی میں ٹاورز کو ہٹانا ممکن نہ ہے۔

لاہور: بیف اور مٹن کو سرکاری ریٹ کے مطابق فروخت نہ کرنے کی تفصیلات

*2337: محترمہ لبنیٰ فیصل: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور شہر میں بیف اور مٹن کا سرکاری ریٹ کیا ہے نیز یہ ریٹ کون مقرر کرتا ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ لاہور کے اکثر مقامات پر سرکاری ریٹ سے زیادہ ریٹ پر بیف اور مٹن فروخت کیا جا رہا ہے؟

(ج) یکم مارچ2013 تا حال لاہور میں اس حوالے سے عوام کی جانب سے کتنی درخواستیں موصول ہوئیں اور ان قصابوں کے خلاف کیا کارروائی کی گئی؟

(د) حکومت شہریوں کو مہنگے داموں گوشت کی فروخت کی روک تھام کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے۔ تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر کانکنی و معدنیات / لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب شیر علی خان):

(الف) لاہور شہر میں مٹن500روپے اور بیف250روپے فی کلوگرام سرکاری ریٹ مقرر ہے۔ گوشت کے سرکاری ریٹس ڈسٹرکٹ پرائس کنٹرول کمیٹی مقرر کرتی ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے۔ پرائس کنٹرول مجسٹریٹس لاہور کے تمام علاقوں میں روزمرہ کی اشیاء خوردونوش بشمول بیف اور مٹن کی قیمتیں چیک کرتے ہیں اور جہاں ناجائز منافع خوری پائی جاتی ہے اس کے خلاف قانونی کارروائی کرتے ہیں۔

(ج) یکم مارچ2013 تا حال عوام کی طرف سے کوئی باقاعدہ درخواست موصول نہ ہوئی ہے۔ پرائس کنٹرول مجسٹریٹس از خود اپنے اپنے علاقوں میں پرائس چیک کرتے ہیں اور

منافع خوروں کے خلاف کارروائی عمل میں لاتے ہیں۔ منافع خوری کے متعلق بشمول مٹن اور بیف شکایات / رپورٹس سپیشل برانچ کی طرف سے بھی موصول ہوتی ہیں جن پر فوری کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔

(د) پرائس کنٹرول مجسٹریٹس لاہور کے تمام علاقوں میں گشت کرتے ہیں اور روزمرہ کی اشیاء خوردونوش بشمول بیف اور مٹن کی قیمتیں چیک کرتے ہیں اور جہاں منافع خوری پائی جاتی ہے اس کے خلاف قانونی کارروائی کرتے ہیں۔ سالانہ کارروائی برائے انفارمیشن درج ذیل ہے:
سال14-2013 میں31340850روپے جرمانہ اور4250گرفتاریاں ہوئیں جبکہ سال 15-2014 میں23813550روپے جرمانہ اور9763گرفتاریاں ہوئیں۔

راولپنڈی: راول ٹاؤن میں لگائے گئے واٹر فلٹریشن پلانٹس کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2376: جناب محمد عارف عباسی: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) راول ٹاؤن راولپنڈی میں کل کتنے واٹر فلٹریشن پلانٹس لگے ہوئے ہیں-ان میں سے کتنے چالو اور کتنے خراب ہیں؟

(ب) ان کے فلٹر کتنے عرصے بعد تبدیل کئے جاتے ہیں؟

(ج) کیا ان پلانٹس کے پانی کا sample ٹیسٹ کے لئے لیبارٹری میں بھیجا جاتا ہے اگر ایسا ہے تو پچھلے دو سال کی پانی کے ٹیسٹ رپورٹ سے کیا حقائق سامنے آئے ہیں؟

(د) 2010 سے سال2013 ان پلانٹس کی مرمت اور دیکھ بھال پر کتنا خرچ آیا ہے؟

(ہ) کیا حکومت مزید واٹر فلٹریشن پلانٹس راول ٹاؤن میں لگانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک؟

وزیر کانکنی و معدنیات / لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب شیر علی خان):

(الف) راول ٹاؤن راولپنڈی میں واسا کے پاس133فلٹریشن پلانٹس ہیں اور ان میں سے 121 چالو حالت میں ہیں جبکہ 12فلٹریشن پلانٹس پانی کی کمی کی وجہ سے بند ہیں۔

(ب) ان کے فلٹر عموماً تین مہینے کے بعد لازماً تبدیل کئے جاتے ہیں اور اگر یہ تین مہینے سے پہلے کسی وجہ سے خراب ہو جائیں تو ان کو اسی وقت تبدیل کر دیا جاتا ہے۔

(ج) ان پلانٹس کے پانی کو باقاعدگی سے واسا اپنی لیبارٹری سے چیک کرتا ہے اور ان رپورٹس کے مطابق ان کا پانی قومی ماحولیاتی معیار کے پیمانے کے مطابق ہوتا ہے۔ٹیسٹ میں کبھی کبھی گدلے پانی کی رپورٹ آتی ہے جو فلٹر کے جلد چوک ہونے کی وجہ سے ہو جاتا ہے۔جب بھی یہ رپورٹ آتی ہے اس فلٹریشن پلانٹ کا فلٹر فوراً تبدیل کر دیا جاتا ہے۔

(د) 2010 سے 2013 تک ان پلانٹس کی مرمت اور دیکھ بھال پر واسا نے 37.613 ملین روپے خرچ کئے ہیں۔

(ہ) راول ٹاؤن میں مزید فلٹریشن پلانٹس کی ضرورت نہیں ہے۔

گوجرانوالہ: پیچ ورک کی مد میں خرچ کی گئی رقم و دیگر تفصیلات

*2865: چوہدری اشرف علی انصاری: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) گوجرانوالہ شہر میں سال 2010 سے آج تک پیچ ورک کی مد میں کتنی رقم خرچ کی گئی اور یہ پیچ ورک کس کس جگہ کروایا گیا؟

(ب) یہ پیچ ورک جن ٹھیکیداران سے کروایا گیا، ان کے نام، پتہ جات اور ان کو کتنی رقم ادا کی گئی؟

(ج) کس کس جگہ پیچ ورک میں ناقص مٹیریل کی شکایت موصول ہوئی، تفصیل فراہم کریں؟

(د) کیا حکومت ناقص پیچ ورک کی تحقیقات کروانے اور اس میں ملوث افراد اور ٹھیکیداران کے خلاف کارروائی عمل میں لانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر کانکنی و معدنیات / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب شیر علی خان):

(الف) گوجرانوالہ شہر میں 11-2010 سے 14-2013 تک پیچ ورک کی مد میں خرچ کی جانے والی رقم کی تفصیلات درج ذیل ہیں:

مالی سال	تفصیلات پیچ ورک	رقم خرچ
2010-11	جی ٹی روڈ، سیٹلائٹ ٹاؤن، ماڈل ٹاؤن وغیرہ	34لاکھ
2011-12	منیر چوک، چرچ روڈ، اولڈ سیشن کورٹ روڈ	35لاکھ
2012-13	سوئی گیس روڈ، ڈی سی روڈ، کمشنر روڈ	31لاکھ
2013-14	جناح روڈ، لاری اڈا، وغیرہ	14لاکھ
	ٹوٹل خرچ کی گئی رقم	ایک کروڑ14لاکھ

(ب) یہ پیچ ورک جن ٹھیکیداران سے کروایا گیا، ان کے نام، پتاجات اور ان کو کتنی رقم ادا کی گئی، ان کی تفصیلات مندرجہ ذیل ہے:

نمبر شمار	نام ٹھیکیدار	پتاجات	اداشدہ رقم
1	میسرز ساہی ایسوسی ایٹ	سٹریٹ نمبر 1، ناصر کالونی، گوجرانوالہ	8,28,477/-
2	میسرز کمبوہ بلڈرز	موضع مسندور کاں تحصیل نوشہرہ ورکاں	1,11,207/-
3	میسرز مدینہ کنسٹرکشن	مکان نمبر B-1 واپڈا ٹاؤن	8,33,896/-
4	میسرز شیخ تنویر احمد	مکان نمبر 5 سٹریٹ نمبر 3 سیالکوٹ روڈ	3,31,180/-
5	میسرز شفیق اینڈ کو	تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ	1,32,600/-
6	میسرز محمد ریاض	موضع کامولکی ضلع گوجرانوالہ	1,99,584/-

(ج) اس سلسلے میں کوئی شکایت موصول نہ ہوئی ہے۔

(د) حکومت نے پیچ ورک کی تحقیقات کروائیں لیکن کوئی ایسا معاملہ نہ پایا گیا لہٰذا شکایت داخل دفتر ہو گئی ہے، جب کوئی شکایت پیچ ورک یا کسی بھی کام کے بارے میں پائی جائے یا نوٹس میں آئے تو ساتھ ساتھ انکوائری ہوتی ہے، پیچ ورک کی انکوائری یا تحقیقات کا معاملہ فوری تو حل ہو سکتا ہے، عرصہ دراز یعنی اتنے سالوں کے بعد ہونا تکنیکی طور پر ممکن نہ ہے۔

گوجرانوالہ: ٹریفک سگنل نصب کرنے کی تفصیلات

*2869: چودھری اشرف علی انصاری: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) گوجرانوالہ شہر میں کس کس جگہ ٹریفک سگنل لگوائے گئے ہیں؟

(ب) کیا حکومت گوجرانوالہ میں ٹریفک کو کنٹرول کرنے کے لئے مزید ٹریفک سگنل نصب کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ج) ان سگنل کی دیکھ بھال کے لئے کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں؟

(د) کتنے سگنل کب سے اور کس کس جگہ خراب ہیں، ان کی مرمت کیوں نہیں کی جا رہی ہے؟

(ہ) کیا حکومت ان خراب سگنل کو ٹھیک کروانے کو تیار ہے تو کب تک؟

وزیر کانکنی ومعدنیات / لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ(جناب شیر علی خان):

(الف) گوجرانوالہ شہر میں جن جگہوں پر ٹریفک سگنلز لگوائے گئے ہیں،ان کی تفصیلات درج ذیل ہیں:

1- پیپلز کالونی 2- سنگنی والا

3- عزیز کراس 4- خیبر کٹ

5- چرچ روڈ

(ب) گوجرانوالہ شہر میں ضلعی حکومت مزید ٹریفک سگنل نصب کرنے کا فی الحال کوئی ارادہ نہیں رکھتی ہے۔

(ج) ان سگنلز کی دیکھ بھال کے لئے کوئی بھی ایک مخصوص اور علیحدہ ملازم نہ رکھا گیا ہے۔ محکمانہ عملہ مثلاً بیلدار، گریسر، سب انجینئر جو کہ regular strength ہیں وہی ان کی دیکھ بھال کر رہے ہیں۔

(د) درج ذیل تین جگہوں پر ٹریفک سگنلز خراب ہیں۔

1- پیپلز کالونی 2- خیبر کٹ 3- چرچ روڈ

ان سگنلز کو پہلے ٹریفک پولیس نے بند کروائے رکھا پھر گوجرانوالہ فلائی اوور تعمیر ہو رہا تھا اور ٹریفک ان مختلف روٹس پر divert کی گئی تھی۔ جس کی وجہ سے بے انتشار رہا ہے اس لئے ان کی مرمت کرنا اس وقت ممکن نہ تھا۔

(ہ) فنڈز موجود ہیں۔ ضلعی حکومت ان خراب سگنلز کو مالی سال 14-2013 میں ٹھیک کروا دے گی۔

ضلع بہاولپور: تفریح پارکس کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2903: محترمہ فوزیہ ایوب قریشی: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع بہاولپور میں خواتین کے لئے کتنے تفریحی پارکس ہیں؟

(ب) ان پارکس کی نگرانی کے لئے کس کس گریڈ کے کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں، پارک وار ملازمین کی تعداد سے بھی آگاہ فرمائیں؟

(ج) یہ پارکس کب بنائے گئے اب ان پارکس کی موجودہ صورتحال کیسی ہے؟
(د) ان پارکس میں تفریح کے لئے کیا کیا سہولیات فراہم کی گئی ہیں؟
(ہ) پچھلے پانچ سالوں کے دوران ضلع بہاولپور میں مزید کتنے تفریح پارکس تعمیر کئے گئے اور ان میں کیا کیا سہولیات فراہم کی گئیں؟

وزیر کانکنی و معدنیات / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب شیر علی خان):

ضلع بہاولپور درج ذیل تحصیلوں پر مشتمل ہے جن کے نام یہ ہیں۔

1- بہاولپور سٹی	2- بہاولپور صدر	3- حاصل پور
4- خیرپور ٹامیوالی	5- احمدپور شرقیہ	6- یزمان

(الف) ٹی ایم اے بہاولپور سٹی کی حدود میں خواتین کے لئے تین تفریحی پارکس ہیں۔

1- فرید پارک 2- خضری پارک 3- مادر ملت پارک

(ب) ان پارکس کی نگرانی کے لئے ایک عدد انچارج پارکس سکیل نمبر 14، تعینات ہے۔ باقی ماندہ ملازمین کی تعداد پارک وار درج ذیل ہے:

فرید پارک 01	:	مالی سکیل نمبر 02، 06 بیلدار سکیل نمبر 01
خضریٰ پارک	:	01 مالی سکیل نمبر 02، 03 بیلدار سکیل نمبر 01
مادر ملت پارک 01	:	مالی سکیل نمبر 02، 06 بیلدار سکیل نمبر 01

(ج) یہ پارکس 2009 میں بنائے گئے تھے ان پارکس کی موجودہ صورتحال تسلی بخش ہے۔
(د) ان تمام پارکس میں تفریح کے لئے جھولے، بنچز، سٹریٹ لائٹ واٹر سپلائی، جوگنگ ٹریک وغیرہ کی سہولیات موجود ہیں۔
(ہ) پچھلے پانچ سالوں کے دوران کوئی مزید تفریحی پارک نہ بنایا گیا ہے۔

ٹی ایم اے بہاولپور صدر سے موصولہ رپورٹ کے مطابق

ٹی ایم اے بہاولپور صدر کی حدود میں کوئی تفریحی پارک موجود نہ ہے۔

ٹی ایم اے حاصل پور سے موصولہ رپورٹ کے مطابق:

(الف) ٹی ایم اے حاصل پور کی حدود میں خواتین کے لئے ایک عدد پارک "علامہ اقبال پارک" موجود ہے۔

(ب) ملازمین کی تعداد درج ذیل ہے:

سب انجینئر	(BS-II)	01عدد	(انچارج)
سپروائزر	(BS-6)	01عدد	
مالی	(BS-4)	01عدد	
بیلدار	(BS-2)	06عدد	
چوکیدار	(BS-2)	01عدد	

(ج) یہ پارک سال04-2003 میں تعمیر کیا گیا۔ پارک کی موجودہ صورتحال بہت اچھی ہے۔

(د) مذکورہ پارک میں تفریح کے لئے جھولے، گراسی پلاٹس، جوگنگ ٹریک کی سہولیات موجود ہیں۔

(ہ) پچھلے پانچ سالوں میں کوئی پارک تعمیر نہ کیا گیا ہے۔

ٹی ایم اے خیرپور ٹامیوالی سے موصولہ رپورٹ کے مطابق:

(الف) ٹی ایم اے خیرپور ٹامیوالی کی حدود میں ایک تفریحی پارک ہے۔

(ب) پارک کی نگرانی کے لئے ایک عدد چوکیدار بی ایس-2 اور تین عدد بیلدار بی ایس-2 تعینات ہیں۔

(ج) یہ پارک سال2006 میں تعمیر کیا گیا۔ اس پارک کو مرمت کی ضرورت ہے۔

(د) اس پارک میں تفریح کے لئے بنچ، ٹریک وغیرہ موجود ہیں۔

(ہ) پچھلے پانچ سالوں میں کوئی پارک تعمیر نہ کیا گیا ہے۔

ٹی ایم اے احمدپور شرقیہ سے موصولہ رپورٹ کے مطابق:

(الف) ٹی ایم اے احمدپور شرقیہ میں خواتین کے لئے ایک عدد تفریح پارک موجود ہے۔

(ب) اس میں سکیل نمبر11 کا سب انجینئر اور سکیل نمبر7 کا جونیئر کلرک بطور انچارج تعینات ہیں۔20 عدد بیلداران بی ایس-2 پارک کی دیکھ بھال کے لئے تعینات ہیں۔

(ج) یہ پارک2014 میں بنایا گیا ہے اور اس کی صورتحال بہت اچھی ہے۔

(د) ان میں جھولے، پھول، جوگنگ ٹریک وغیرہ موجود ہے۔

(ہ) پچھلے پانچ سالوں میں مذکورہ پارک2014 میں تعمیر کیا گیا ہے۔

ٹی ایم اے یزمان سے موصولہ رپورٹ کے مطابق:

(الف) ٹی ایم اے یزمان کی حدود میں خواتین کے لئے ایک پارک "لیڈیز اینڈ چلڈرن" پارک تعمیر شدہ ہے۔

(ب) اس میں عملہ کی تعداد درج ذیل ہے:

سب انجینئر	BS-11	01عدد
مالی	BS-1	01عدد
بیلدار	BS-1	02عدد
چوکیدار	BS-1	01عدد

(ج) یہ پارک 07-2006 میں تعمیر کیا گیا تھا۔اس وقت بھی یہ بہترین حالت میں ہے۔

(د) اس میں تفریح کے لئے مختلف اقسام کے جھولے، جوگنگ ٹریک، ٹائلٹس، صاف پانی وغیرہ موجود ہے۔

(ہ) پچھلے پانچ سالوں میں کوئی نیا پارک تعمیر نہ کیا گیا ہے۔

لاہور:ٹاؤنز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2927: **محترمہ فائزہ احمد ملک**:کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور کو کتنے ٹاؤنز میں تقسیم کیا گیا ہے؟

(ب) ان ٹاؤنز کے نام کیا ہیں؟

(ج) ان ٹاؤنز کی سال 12-2011 اور 13-2012 کی آمدن کی تفصیل مد وار بتائیں؟

(د) ان کی آمدن کے ذرائع کون کون سے ہیں؟

(ہ) کیا حکومت نے ان ٹاؤنز کی آمدن کی تحقیقات ان سالوں کی کروائی ہیں تو کس کس ٹاؤن کی آمدن میں خُورد بُرد پکڑی گئی اور اس پر حکومت نے کیا کارروائی کی؟

وزیر کانکنی و معدنیات / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب شیر علی خان):

(الف) لاہور کو 9 ٹاؤنز میں تقسیم کیا گیا ہے۔

(ب) ان ٹاؤنز کے مندرجہ ذیل نام ہیں:

-1	نشتر ٹاؤن	-2	اقبال ٹاؤن	-3	سمن آباد ٹاؤن
-4	داتا گنج بخش ٹاؤن	-5	راوی ٹاؤن	-6	گلبرگ ٹاؤن
-7	شالامار ٹاؤن	-8	واہگہ ٹاؤن	-9	عزیز بھٹی ٹاؤن

(ج) جملہ ٹاؤن ہائے کی سال 12-2011 اور 13-2012 کے اخراجات کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) اس ضمن میں عرض ہے کہ ٹی ایم ایز کا سب سے اہم ذریعہ آمدن ماہانہ PFC گرانٹ اور UIP ٹیکس ہے جو حکومت پنجاب سے موصول ہوتے ہیں جبکہ اس کے علاوہ رجسٹری فیس، نقشہ فیس، کاروباری لائسنس فیس بمطابق گزٹ نوٹیفکیشن حکومت پنجاب، مصالحتی فیس، جرمانہ تجاوزات اور روڈکٹ کی فیس و جرمانہ شامل ہیں۔

(ہ) ٹی ایم ایز کا پری آڈٹ کے لئے ٹاؤن اکاؤنٹس آفیسر موجود ہے اس کے علاوہ سالانہ آڈٹ کے لئے اکاؤنٹنٹ جنرل پنجاب کی طرف سے ہر سال آڈٹ کیا جاتا ہے۔ مذکورہ بالا سالوں میں آمدن کے حوالے سے سالانہ آڈٹ میں کسی بھی قسم کی خُورد بُرد نہ ہونے کی نشاندہی کی گئی ہے۔

لاہور میں رہائشی آبادیوں میں قائم کیمیکل فیکٹریوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*3038: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبائی دارلحکومت کی رہائشی آبادیوں میں خطرناک کیمیکل تیار کرنے والی بے شمار فیکٹریاں غیر قانونی قائم ہیں، کیا ان فیکٹریوں میں حادثات سے نمٹنے کے لئے کوئی انتظامات ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ حکومت نے رہائشی علاقوں میں قائم فیکٹریوں کا سروے کروایا تھا تاکہ ان فیکٹریوں کو رہائشی علاقوں سے باہر منتقل کیا جائے؟

(ج) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت ان فیکٹریوں کو کب تک باہر منتقل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر کانکنی و معدنیات / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب شیر علی خان):

(الف) درست نہ ہے۔

(ب) رہائشی آبادیوں میں کوئی خطرناک کیمیکل تیار کرنے والی فیکٹری موجود نہ ہے لہٰذا سروے کی ضرورت نہ ہے۔

(ج) جواب جز(ب) کے مطابق ہے۔

لاہور: عزیز بھٹی ٹاؤن کی حدود سے مویشیوں کو باہر منتقل کرنے کی تفصیلات

*3076: محترمہ حناپرویز بٹ: کیاوزیرلوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیایہ درست ہے کہ حکومت نے عزیز بھٹی ٹاؤن لاہور سے گائے اور بھینسیں شہری حدود سے باہر نکالنے کا حکم دیا تھا؟

(ب) کیایہ بھی درست ہے کہ حکومت کے واضح احکامات کے بعد بھی عزیز بھٹی ٹاؤن میں جانور پھر رہے ہیں؟

(ج) اگر جز بالا کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت نے سال 2012-13 میں عزیز بھٹی ٹاؤن لاہور سے کتنی گائے اور بھینسیں قبضہ میں لیں نیز ان کے مالکان کے خلاف کیا کارروائی کی گئی؟

وزیر کانکنی و معدنیات / لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب شیر علی خان):

(الف) درست ہے۔

(ب) مویشیوں کے 24 باڑامالکان نے عدالتوں سے حکم امتناعی حاصل کر رکھے تھے جس کی وجہ سے علاقہ میں جانور تھے۔اب مورخہ 26-11-2015 کو ہائی کورٹ سے حکم امتناعی خارج ہو چکا ہے۔کاپی تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے لہٰذا بھینسوں کو باہر نکالنے کے لئے کمیٹی تشکیل دے دی گئی جو کہ باڑامالکان کے خلاف کارروائی عمل میں لاتے ہوئے بھینسیں عزیز بھٹی ٹاؤن سے باہر نکال رہی ہے۔مزید تمام باڑامالکان کو یہ ہدایت کر دی گئی ہے کہ اپنی بھینسیں گوالا کالونی میں لے جائیں۔

(ج) مذکورہ عرصہ میں عزیز بھٹی ٹاؤن کی حدود میں مویشی مالکان کے خلاف ایف آئی آرز 64 درج کروائی گئیں جبکہ 29 باڑوں کو سیل کر کے جانور شہری حدود سے نکال دیئے ہیں اور ان کو مبلغ -/327000 روپے جرمانہ کیا گیا ہے۔

ساہیوال: سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کا بجٹ و دیگر تفصیلات

*3085: محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: کیاوزیرلوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ ساہیوال کا سال13-2012اور14-2013کے بجٹ کی سال وار اور مدوار تفصیل بتائیں؟

(ب) ان سالوں کے دوران کتنی رقم فلاحی منصوبوں پر خرچ ہوئی اور کتنی انتظامی امور پر خرچ ہوئی؟

(ج) ان سالوں کے دوران کتنی رقم ساہیوال شہر میں سہولیات کی فراہمی پر خرچ ہوئی؟

(د) اس شہر میں کون کون سے منصوبے مکمل کئے گئے، ان کی تفصیل اور تخمینہ لاگت کی تفصیل بتائیں؟

وزیر کانکنی و معدنیات / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب شیر علی خان):

(الف) سال13-2012اور14-2013کے سال اور مدوار بجٹ کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

	تنخواہ (ملین روپے)	علاوہ تنخواہ (ملین روپے)	میزان (ملین روپے)
سال13-2012	5321.303	250.263	5571.566
سال14-2013	5532.326	360.483	5892.809

(ب) سال13-2012اور14-2013کے دوران انتظامی امور اور دیگر منصوبوں پر خرچ ہونے والی رقم کی تفصیل درج ذیل ہے۔

	تنخواہ	علاوہ تنخواہ	میزان
سال13-2012	4989.702	204.757	5194.459
سال14-2013	2125.658	37.846	2163.504

(ج) سال13-2012کے دوران ساہیوال شہر میں163 منصوبوں پر کام شروع کیا گیا جن کی لاگت مبلغ401.624ملین روپے تھی۔ یہ تمام منصوبہ جات مکمل ہو چکے ہیں جبکہ سال14-2013کے دوران57منصوبے شروع کئے گئے جن کا تخمینہ لاگت مبلغ110.047 ملین روپے تھا اور یہ منصوبہ جات بھی مکمل ہو چکے ہیں تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) ساہیوال شہر میں سال13-2012اور14-2013کے دوران220سکیموں پر کام شروع کیا گیا جن پر مبلغ511.671ملین روپے لاگت آئی اور یہ تمام سکیمیں مکمل ہو چکی ہیں تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ضلع ساہیوال: سڑکوں کی تعمیر ومرمت ودیگر تفصیلات

*3098: محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ساہیوال شہر میں سال 12-2011 اور 13-2012 کے دوران کتنی رقم سڑکوں کی تعمیر و مرمت پر خرچ کی گئی ہے، ان سڑکوں کے نام، لمبائی اور ان پر خرچ کردہ رقم کی تفصیل سڑک وار بتائیں؟

(ب) کس کس سڑک پر کام جاری ہے اور کس کس سڑک کا کام مکمل ہو چکا ہے؟

(ج) ان سڑکوں کی مرمت و تعمیر کے کام کی تصدیق کب، کس سے کروائی گئی ہے، ان کے نام بتائیں؟

(د) ان سڑکوں میں کس کس سڑک کے کام میں ناقص، غیر معیاری مٹیریل کی نشاندہی ہوئی ہے ان کے نام اور تخمینہ لاگت بتائیں؟

وزیر کانکنی ومعدنیات / لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب شیر علی خان):

(الف) ساہیوال شہر میں سال 12-2011 اور 13-2012 کے دوران جن سڑکوں پر تعمیر ومرمت کا کام ہوا ہے، اُن کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ساہیوال شہر کی تمام سڑکیں جو سال 12-2011 اور 13-2012 میں شامل ہیں پر کام مکمل ہو چکا ہے۔

(ج) ان سڑکوں کے کام کی تصدیق ضلعی انتظامیہ کی طرف سے قائم کردہ مانیٹرنگ کمیٹی سے کروائی گئی ہے جو کہ مندرجہ ذیل افسران پر مشتمل تھی:

1۔ ڈی او (ایچ آر ایم)، ساہیوال

2۔ ڈی او (بلڈنگ)، ساہیوال

مزید برآں کام کی تصدیق مورخہ 20.06.12، 08.06.12، 07.05.12، 17.06.13، 14.06.13، 04.06.13، 01.03.13، 18.06.13 اور 07.10.13 کو کی گئی، سکیم وار تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) ان سڑکوں میں سے کسی سڑک کے بارے میں ناقص یا غیر معیاری مٹیریل کی نشاندہی نہ ہوئی ہے۔

فیصل آباد: ٹی ایم ایز کی آمدن، اخراجات و دیگر تفصیلات

*3100: میاں طاہر: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) فیصل آباد شہر کو کتنی ٹی ایم ایز میں تقسیم کیا گیا ہے ان کے نام اور ان میں کون کون سے علاقہ جات ہیں؟

(ب) ان ٹی ایم ایز کے دفاتر کہاں کہاں ہیں اور ان کے سربراہان کون کون ہیں؟

(ج) ان ٹی ایم ایز کو کیسے تقسیم کیا گیا ہے۔ آبادی کے لحاظ سے یا آمدن کے لحاظ سے؟

(د) ہر ٹی ایم اے کی سال 12-2011 اور 13-2012 کی آمدن سال وار بتائیں اور ان کی آمدن کے ذرائع کیا کیا ہیں؟

(ہ) ہر ٹی ایم اے کے ان سالوں کے اخراجات کی تفصیل مدوار بتائیں؟

وزیر کانکنی و معدنیات / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب شیر علی خان):

(الف) فیصل آباد شہر کو کل چار ٹی ایم ایز میں تقسیم کیا گیا ہے۔ جن کے نام و علاقہ جات درج ذیل ہیں:

1۔ لائلپور ٹاؤن 2۔ مدینہ ٹاؤن

3۔ اقبال ٹاؤن 4۔ جناح ٹاؤن

نمبر شمار	ٹاؤن	علاقہ جات
1	لائلپور ٹاؤن	چوک گھنٹہ گھر، آٹھواں بازار، امین پور روڈ، سرگودھا روڈ، ملت روڈ، غلام محمد آباد، گٹ والا روڈ، عامر ٹاؤن، بولیدی جھگی، اسلام نگر، لاری اڈا، نیو سول لائن، رحمان پورہ، فیکٹری ایریا، سر سید ٹاؤن اور ہجویری ٹاؤن وغیرہ
2	مدینہ ٹاؤن	کنال روڈ، سمندری روڈ، بسم اللہ پور، جگت پورہ، 80/گ ب، خانو آنہ، ستیانہ روڈ، ڈی گراؤنڈ، جڑانوالہ روڈ، ڈھڈی والا، ککوآنہ، ملکھانوالہ، ایڈن گارڈن، گٹی، بھائی والہ، جوہر کالونی، صدیقہ آباد، عثمان پارک، نشاط آباد، شیخوپورہ روڈ، چک جھمرہ روڈ، منصور آباد، گلستان کالونی، امین ٹاؤن، محمود آباد، طارق آباد، مانانوالہ، عبداللہ پور، سوساں، مدینہ ٹاؤن، بابر چوک، فلیٹ کوہِ نور، پیپلز کالونی، ریلوے سٹیشن، خالصہ کالج، جی ٹی ایس چوک، سول ہسپتال، ستیانہ روڈ، ریلوے کالونی، الٰہی آباد اور رچنا ٹاؤن نمبر 01 وغیرہ
3	اقبال ٹاؤن	سمندری روڈ، سمن آباد، فردوس کالونی جھنگ روڈ، ایوب کالونی، فتح آباد، الطاف گنج، جوالہ نگر، عثمانیہ پارک، وارث پورہ، محمد چوک، پہاڑی چوک، سرفراز کالونی، مسلم پارک، امین پارک، کریم ٹاؤن، ربانی کالونی، فیاض کالونی، بٹالہ کالونی، محمد آباد، نواباں والہ، مدنی چوک، ڈی ٹائپ کالونی، پیپسی کولا، نثار کالونی، سہگل فارم، وزیر خان والی، آئرن مارکیٹ، شادی پورہ، علامہ اقبال کالونی، داؤد نگر، برکت پورہ، مریم آباد، رچنا ٹاؤن نمبر 1 اور عباس پور وغیرہ۔

4	جناح ٹاؤن	زرعی یونیورسٹی، الائیڈ ہسپتال، ڈائیوو اڈا، محمد پورہ، افغان آباد، گلبرگ بی، میلاد چوک، چھتری والا چوک، رضا آباد، قائم سائیں، صدر بازار، غلام آباد، چاندنی چوک، قدرت آباد، مراد آباد، صدیقہ آباد، کوکیاں والا، لیاقت آباد، تلیاں والا، سیف آباد، باؤ والا، ایجوکیشن بورڈ، ائرپورٹ، سدھار، ٹھیکری والا پینسرہ، سرشمیر، پونڈوری، جودی، بائی پاس سدھار، سبز منڈی، ستارہ کالونی، دھوبی گھاٹ، ٹمبر مارکیٹ، ایوب ریسرچ، علی ہاؤسنگ کالونی اور سستا ماڈل بازار جھنگ روڈ وغیرہ۔

(ب) مذکورہ ٹی ایم ایز کے مقامِ دفاتر اور سربراہان کے عہدہ درج ذیل ہیں۔

نمبر شمار	ٹاؤن	دفتر مقام	سربراہ
1	لائلپور ٹاؤن	میونسپل لمپلیکس بمقابل ریلوے سٹیشن چوک	ٹی ایم اے لائلپور ٹاؤن کا سربراہ ایڈمنسٹریٹر ہے جو کہ اسسٹنٹ کمشنر صدر ہے۔
2	مدینہ ٹاؤن	میونسپل لمپلیکس بمقابل ریلوے سٹیشن چوک	ٹی ایم اے مدینہ ٹاؤن کا سربراہ ایڈمنسٹریٹر ہے جو کہ ایڈیشنل ڈسٹرکٹ کلکٹر ہے۔
3	اقبال ٹاؤن	میونسپل لمپلیکس بمقابل ریلوے سٹیشن چوک	ٹی ایم اے اقبال ٹاؤن کا سربراہ ایڈمنسٹریٹر ہے جو کہ ڈسٹرکٹ آفیسر (HRM) ہے۔
4	جناح ٹاؤن	ڈی سی او آفس کے ساتھ سابقہ ریسٹ ہاؤس ضلع کونسل بلڈنگ۔	ٹی ایم اے جناح ٹاؤن کا سربراہ ایڈمنسٹریٹر ہے۔ جو کہ اسسٹنٹ کمشنر سٹی ہے۔

(ج) مذکورہ ٹی ایم ایز کو 1998 کی مردم شماری کے مطابق آبادی کے لحاظ سے تقسیم کیا گیا ہے۔

(د) مذکورہ ٹی ایم ایز کی آمدن برائے سال 12-2011 اور 13-2012 و آمدن ذرائع کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) مذکورہ ٹی ایم ایز کے اخراجات کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

لاہور: نشتر ٹاؤن کا بجٹ و دیگر تفصیلات

*3155: جناب شہزاد منشی: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) نشتر ٹاؤن لاہور کا کل بجٹ برائے سال 14-2013 کتنا ہے، تفصیل مدوار بتائیں؟

(ب) اس میں کون کون سی یوسی شامل ہیں؟

(ج) ہر یوسی میں کتنی رقم اس ٹاؤن کی انتظامیہ نے دی ہے؟

(د) ہر یوسی میں کتنی رقم خرچ ہوئی اور کتنی بقایا ہے؟

(ہ) ہر یوسی میں کتنی رقم ڈویلپمنٹ پر خرچ ہوئی ہے؟

وزیر کانکنی و معدنیات / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب شیر علی خان):

(الف) نشتر ٹاؤن لاہور کے بجٹ کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ٹی ایم اے نشتر ٹاؤن میں 18 عدد یونین کونسلز شامل ہیں جو کہ مندرجہ ذیل ہیں۔
146,147,150,139,140,141,142,143,144,145,63,64,66,134,
135,136 & 137,138

(ج) ٹاؤن انتظامیہ نشتر ٹاؤن نے یونین کونسلز کے لئے کوئی رقم نہ دی ہے۔

(د) کوئی رقم خرچ نہ کی گئی ہے۔

(ہ) کوئی رقم خرچ نہ کی گئی ہے۔

لاہور: یوحنا آباد میں ترقیاتی کاموں کے لئے فراہم کی گئی رقم کی تفصیلات

*3157: جناب شہزاد منشی: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) یوحنا آباد لاہور میں سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ اور متعلقہ ٹاؤن نے کتنی رقم سال 12-2011 اور 13-2012 کے دوران خرچ کی ہے؟

(ب) یہ رقم کس کس ڈویلپمنٹ کی سکیم پر خرچ ہوئی ہے، ان سکیموں کے نام، تخمینہ، لاگت اور مدت تکمیل بتائیں؟

(ج) اس وقت کون کون سی سکیم مکمل ہو چکی ہے اور کون کون سی زیر تکمیل ہے، ان کی تفصیل علیحدہ علیحدہ بتائیں؟

(د) کیا جو سکیمیں مکمل ہو چکی ہیں، ان کی معیاری یا غیر معیاری ہونے کی تصدیق ہوئی ہے یا کروائی گئی ہے تو کس تھرڈ پارٹی سے کروائی گئی ہے؟

(ہ) اس تھرڈ پارٹی نے کتنی رقم کے خورد برد کا انکشاف کس کس ڈویلپمنٹ سکیم میں کیا ہے، تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر کانکنی و معدنیات / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب شیر علی خان):

(الف) یوحنا آباد لاہور میں سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ اور ٹاؤن میونسپل ایڈمنسٹریشن نشتر ٹاؤن نے کسی ترقیاتی سکیم کے لئے 12-2011 اور 13-2012 کے دوران کوئی رقم خرچ نہیں کی۔ چونکہ مالی سال 12-2011 اور 13-2012 کے دوران کوئی رقم ترقیاتی مد میں خرچ ہی نہیں ہوئی اس لئے کسی ترقیاتی سکیم کا نام پیش نہیں کیا جا سکتا۔

(ب) اس جز کا جواب وہی ہے جو جز (الف) میں بیان کیا گیا ہے۔

(ج) اس جز کا جواب وہی ہے جو جز (الف) میں بیان کیا گیا ہے۔

(د) اس جز کا جواب وہی ہے جو جز (الف) میں بیان کیا گیا ہے۔

(ہ) اس جز کا جواب وہی ہے جو جز (الف) میں بیان کیا گیا ہے۔

ضلع اوکاڑہ: پی پی۔193 کی پختہ و مخدوش سڑکوں کی تفصیلات

*3204: میاں خرم جہانگیر وٹو: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی۔193 ضلع اوکاڑہ میں کون کون سی سڑکیں پختہ اور کون کون سی پختہ نہ ہیں؟

(ب) کس کس سڑک کی حالت مخدوش ہے، ان کے نام اور لمبائی بتائیں؟

(ج) ان سڑکوں کی از سر نو تعمیر کب تک متوقع ہے؟

(د) سال 13-2012 میں پی پی۔193 کی کس کس سڑک کو پختہ کرنے کے لئے رقم مختص کی گئی تھی اور اب سال 14-2013 کے لئے کتنی رقم مختص کی گئی ہے، ان سڑکوں کے نام اور مختص رقم کی تفصیل علیٰحدہ علیٰحدہ بتائیں؟

وزیر کانکنی و معدنیات / لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب شیر علی خان):

(الف) پی پی۔193 ضلع اوکاڑہ میں متعدد سڑکات پختہ ہیں اور چند سڑکات پختہ نہ ہیں جن کی رپورٹ تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) چند سڑکات کی حالت مخدوش ہے جن کی رپورٹ تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) فنڈز کی دستیابی پر ان سڑکوں کی از سر نو تعمیر کا کام شروع کر دیا جائے گا۔

(د) سال 13-2012 میں پی پی۔193 میں سڑک از نوچ (ملیے والی بھینی) تا بصیر پور ہیڈ سلیمانکی روڈ کی تعمیر و مرمت کا کام دو حصوں میں مکمل کیا گیا جس کے لئے مبلغ 4.523 ملین روپے خرچ کئے گئے۔ سال 14-2013 میں مندرجہ ذیل چار عدد سڑکات کی تعمیر و مرمت پر کام جاری ہے جن کے لئے مبلغ 8.000 ملین روپے فنڈز مختص کئے گئے ہیں:

1۔ بصیر پور تا ہیڈ سلیمانکی روڈ (Rs.2.000 million)

2۔ حویلی لکھا ہیڈ سلیمانکی روڈ تا پاکپتن کینال براستہ گدڑ کے وبھڈال اوتاڑ (3.000 ملین روپے)

3۔ بصیرپور تا جمال کوٹ روڈ (1.000 ملین روپے)

4۔ پاکپتن روڈ تا SP/3 روڈ (2.000 ملین روپے)

ضلع اوکاڑہ: تحصیل دیپالپور کی سڑکوں کی تعمیر و مرمت کی تفصیلات

*3205: میاں خرم جہانگیر وٹو: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ میں اس وقت کتنی سڑکوں کی تعمیر و مرمت کا کام ہو رہا ہے ان کے نام، تخمینہ لاگت اور مدت تکمیل بتائیں؟

(ب) ان سڑکوں کی تعمیر کا کام کب شروع ہوا اور اس وقت تک ان پر کتنے فیصد کام ہو چکا ہے اور کتنے فیصد کام بقایا ہے؟

(ج) ان سڑکوں کی تعمیر و مرمت کا کام کن کن سرکاری ملازمین کی زیر نگرانی ہو رہا ہے؟

وزیر کانکنی و معدنیات / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب شیر علی خان):

(الف) تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ میں رواں مالی سال 14-2013 کے دوران مندرجہ ذیل 15 سڑکات کی تعمیر و مرمت کے لئے منظوری دی گئی۔ ان میں سے 7 عدد سڑکات کی تعمیر و مرمت کا کام مکمل ہو چکا ہے اور بقیہ سڑکات پر کام مورخہ 30.04.14 تک مکمل کر دیا جائے گا۔

نمبر شمار	نام سڑک	تخمینہ لاگت
1۔	قصور کھڈیاں دیپالپور روڈ تا برج الیاس	5.381 ملین
2۔	اوکاڑہ دیپالپور روڈ تا مین روڈ خلیل آباد	1.619 ملین
3۔	قلعہ سوندا سنگھ تا حجرہ چونیاں روڈ	2.300 ملین
4۔	حجرہ تا شیر گڑھ روڈ	2.300 ملین
5۔	حجرہ تا حویلی روڈ	2.400 ملین
6۔	میروک کلاں تا منڈی احمد آباد براستہ جسو کی شیلر	3.500 ملین
7۔	نانکا سنگھ تا ہیڈ گل شیر BS لنک روڈ تا جیٹھ پور براستہ جسو کی شیلر	6.00 ملین
8۔	بصیرپور تا جمال کوٹ روڈ	1.00 ملین
9۔	برج خشک بیاس تا چک نمبر 29/D	1.00 ملین
10۔	گملن تا بصیرپور	3.500 ملین
11۔	بصیرپور منڈی احمد آباد روڈ تا پھلاں تولی	3.500 ملین
12۔	دیپالپور پپلی پہاڑ روڈ	7.00 ملین
13۔	بصیرپور تا ہیڈ سلیمانکی روڈ	2.00 ملین

14- حویلی ہیڈسلیمانکی روڈتا پاکپتن کینال براستہ گدڑ کے و بھڈال اوتار 3.00ملین
15- پاکپتن روڈتاSP/3روڈ 2.00ملین

(ب) ان سڑکات کی مرمت کا کام ماہ جنوری2014 سے شروع ہوا اور 100 فیصد کام مکمل ہو چکا ہے۔

(ج) ان سڑکوں کی تعمیر و مرمت کا کام ضلعی آفیسر (شاہرات)، اوکاڑہ اور نائب ضلعی آفیسر (شاہرات) دیپالپور و متعلقہ سب انجینئرز کی زیر نگرانی ہو رہا ہے۔

رپورٹیں
(جو پیش ہوئیں)

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری محمد اقبال تحاریک استحقاق کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹیں پیش کریں۔

تحاریک استحقاق بابت سال15-2014اور2016کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹوں کا ایوان میں پیش کیا جانا

چودھری محمد اقبال: جناب سپیکر! میں

تحریک استحقاق نمبر27 بابت سال 2014، تحاریک استحقاق نمبر8,10, 16,23,24,26 بابت سال 2015 اور تحریک استحقاق نمبر1 بابت سال 2016 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

(رپورٹیں پیش ہوئیں)

رپورٹیں
(میعاد میں توسیع)

جناب ڈپٹی سپیکر: رپورٹیں پیش کر دی گئی ہیں۔ چودھری محمد اقبال تحاریک استحقاق کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

تحاریک استحقاق بابت سال15-2014اور2016کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

چودھری محمد اقبال: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"تحریک استحقاق نمبر12 بابت سال 2013، تحاریک استحقاق نمبر20, 31بابت سال2014، تحاریک استحقاق نمبر1,5,12,14,17,18,19,20, 21,22,25,27بابت سال 2015 اور تحاریک استحقاق نمبر2,3,4,5,6 بابت سال2016کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دوماہ کی توسیع کردی جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"تحریک استحقاق نمبر12 بابت سال 2013، تحاریک استحقاق نمبر20, 31بابت سال2014، تحاریک استحقاق نمبر1,5,12,14,17,18,19,20, 21,22,25,27بابت سال 2015 اور تحاریک استحقاق نمبر2,3,4,5,6 بابت سال2016کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دوماہ کی توسیع کردی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور لہٰذا اب سوال یہ ہے کہ:

"تحریک استحقاق نمبر12 بابت سال 2013، تحاریک استحقاق نمبر20, 31بابت سال2014، تحاریک استحقاق نمبر1,5,12,14,17,18,19,20, 21,22,25,27بابت سال 2015 اور تحاریک استحقاق نمبر2,3,4,5,6 بابت سال2016کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دوماہ کی توسیع کردی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ شازیہ کامران مجلس قائمہ برائے محنت وانسانی وسائل کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتی ہیں میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

مسودہ قانون بھٹہ خشت پر چائلڈ لیبر کی ممانعت پنجاب 2016اور نشان زدہ سوال نمبر6302کے بارے میں مجلس قائمہ برائے محنت وانسانی وسائل کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

محترمہ شازیہ کامران: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ:

1. The Punjab Prohibition of Child Labour at Brick Kilns Bill 2016 (Bill No.9 of 2016)
2. Starred Question No.6302/2016 asked by Mian Rafique, MPA (PP-90)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے محنت وانسانی وسائل کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں ایک ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

1. The Punjab Prohibition of Child Labour at Brick Kilns Bill 2016 (Bill No.9 of 2016)
2. Starred Question No.6302/2016 asked by Mian Rafique, MPA (PP-90)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے محنت وانسانی وسائل کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں ایک ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

1. The Punjab Prohibition of Child Labour at Brick Kilns Bill 2016 (Bill No.9 of 2016)
2. Starred Question No.6302/2016 asked by Mian Rafique, MPA (PP-90)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے محنت وانسانی وسائل کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں ایک ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

(تحریک منظور ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: سردار قیصر عباس خان مگسی مجلس قائمہ برائے ٹرانسپورٹ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

سوال نمبر 2338 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ٹرانسپورٹ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

سردار قیصر عباس خان مگسی: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

Question No. 2338/2014 asked by Mian Tariq Mehmood, MPA (PP-113)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ٹرانسپورٹ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں ایک ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

Question No. 2338/2014 asked by Mian Tariq Mehmood, MPA (PP-113)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ٹرانسپورٹ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں ایک ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

Question No. 2338/2014 asked by Mian Tariq Mehmood, MPA (PP-113)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ٹرانسپورٹ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں ایک ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

(تحریک منظور ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک محمد وارث کلو مجلس خصوصی نمبر 4 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

ایل ڈی اے ایمپلائز ہاؤسنگ سکیم ٹھوکر نیاز بیگ کے مسئلہ پر نشان زدہ سوال نمبر 269 کے بارے میں مجلس خصوصی نمبر 4 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

ملک محمد وارث کلو: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

The issue of LDA Employees Housing Scheme, Thokar Niaz Baig, raised in the reply of the starred question No. 269, asked by Mrs Ayesha Javaid, MPA

کے بارے میں مجلس خصوصی نمبر 4 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں ایک ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

The issue of LDA Employees Housing Scheme, Thokar Niaz Baig, raised in the reply of the starred question No. 269, asked by Mrs Ayesha Javaid, MPA

کے بارے میں مجلس خصوصی نمبر 4 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں ایک ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

The issue of LDA Employees Housing Scheme, Thokar Niaz Baig, raised in the reply of the starred question No. 269, asked by Mrs Ayesha Javaid, MPA

کے بارے میں مجلس خصوصی نمبر 4 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں ایک ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

(تحریک منظور ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری عامر سلطان چیمہ مجلس قائمہ برائے ہاؤسنگ، اربن ڈویلپمنٹ اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

تحاریک التوائے کار نمبر 374، 728 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ہاؤسنگ، اربن ڈویلپمنٹ اینڈ پبلک ہیلتھ انجینئر نگ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

چودھری عامر سلطان چیمہ: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

> تحاریک التوائے کار نمبر 14/374 اور 14/728 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ہاؤسنگ، اربن ڈویلپمنٹ اینڈ پبلک ہیلتھ انجینئر نگ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں ایک ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

> تحاریک التوائے کار نمبر 14/374 اور 14/728 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ہاؤسنگ، اربن ڈویلپمنٹ اینڈ پبلک ہیلتھ انجینئر نگ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں ایک ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

یہ تحاریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

> تحاریک التوائے کار نمبر 14/374 اور 14/728 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ہاؤسنگ، اربن ڈویلپمنٹ اینڈ پبلک ہیلتھ انجینئر نگ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں ایک ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

(تحریک منظور ہوئی)

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، چودھری صاحب!

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں نے پانچ چھ روز سے زیر و آر کے تین چار notices جمع کرائے ہوئے ہیں اُس پر کوئی order pass نہیں ہوا تو مہربانی کر کے اُس پر کوئی order pass فرما دیا جائے۔

تحاریک استحقاق

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری صاحب! میں دیکھتا ہوں۔ اب ہم تحاریک استحقاق لیتے ہیں۔ پہلی تحریک استحقاق نمبر13 محترمہ راحیلہ خادم حسین کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک استحقاق کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک استحقاق بھی محترمہ راحیلہ خادم حسین کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک استحقاق کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک استحقاق جناب انعام اللہ خان نیازی کی ہے۔

ڈی پی او میانوالی کا معزز ممبر اسمبلی کے ساتھ نامناسب روّیہ

جناب انعام اللہ خان نیازی: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری مسئلے کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ آج سے دو تین روز قبل تھانہ پپلاں ضلع میانوالی کے ایک پولیس زیادتی کیس کے معاملہ پر میں نے ڈی پی او میانوالی کو رات کو اُن کے گھر فون کیا، جواب موصول ہوا کہ ڈی پی او صاحب آرام فرما رہے ہیں اس وقت بات نہیں کر سکتے۔ اگلے دن دوپہر کو مجھے ڈی پی او صاحب کا خود فون آگیا اور جب اُن سے بات ہوئی تو مجھے اُن کے لہجے سے شروع میں محسوس ہوا کہ اُن کا لہجہ ہلکا سا تلخ تھا۔ میں نے اُن سے کہا کہ پپلاں کے ایک کیس کے سلسلے میں رات کو آپ کو فون کیا تھا۔ حالات یہ ہیں کہ تھانہ پپلاں اور تھانہ کندیاں کرپشن کا گڑھ بن چکا ہے اور آپ کی تعیناتی چونکہ نئی ہے اس لئے میں وہاں کے حالات آپ کو بتانا چاہتا ہوں جس پر موصوف نے جواب دیا کہ آپ اپنا کام بتائیں، پولیس کرپشن کی بات مجھے نہ بتائیں اور ساتھ ہی موصوف نے فرمایا کہ آپ کہاں کے ایم پی اے ہیں؟ جس پر میں نے اپنے حلقے کا نمبر بتایا تو موصوف نے کہا کہ آپ کا میانوالی ضلع سے کوئی تعلق نہیں لہٰذا آپ اس معاملے میں دخل اندازی نہ کریں۔ اس کے بعد میں نے کہا کہ اگر آپ کرپشن کی بات کو تحفظ دینا چاہتے ہیں اور جرائم پیشہ پولیس افسران کے بارے میں بات نہیں سننا چاہتے تو مجھے آپ سے انصاف کی توقع نہیں رکھنی چاہئے جس پر موصوف نے بدتمیزی سے فون بند کر دیا۔ معزز ممبران کی اس نوکر شاہی کی نظر میں یہ توقیر اور عزت ہے تو اس اسمبلی کو اس پر سوچ بچار کرنا چاہئے کہ موصوف ڈی پی او کے اس روّیے سے نہ صرف میرا بلکہ پورے ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔

جناب سپیکر! میں اس تحریک استحقاق کے بارے میں کچھ گزارشات بھی کرنا چاہوں گا۔ یہاں پر پہلے جب ہم اس اسمبلی میں کبھی تھے تو یہ تاثر ملتا تھا کہ حزب اختلاف کی سیٹوں پر بیٹھنا ایک جرم ہے لیکن موجودہ حالات میں مجھے لگتا ہے کہ حزب اختلاف ہو یا حزب اقتدار ہو، اسمبلی ممبر ہونا بہت بڑا جرم ہے اور جس کی پاداش میں میرا نہیں خیال یہاں ایوان میں بیٹھے ہوئے کئی ممبران جو صرف اس بات پر خاموش ہو جاتے ہیں کہ ہم اس بات کو آگے نہ بڑھائیں۔ افسروں کی، نوکر شاہی کی اور ان کالے انگریزوں کے شوخ رویے اسمبلی کے ممبران کو دیکھنے پڑتے ہیں۔ میرا تجربہ کہتا ہے اور میرا یہ ایک نقطہ نظر ہے کہ اس وقت اس پوری اسمبلی کے ممبران کی ٹکے کی اوقات نہیں ہے، ٹکے کی اوقات نہیں ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نیازی صاحب! آپ ایسا نہ کہیں، آپ مہربانی کریں۔

جناب انعام اللہ خان نیازی: جناب سپیکر! میں آپ کو صحیح کہہ رہا ہوں اور آپ حقیقت سُنیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ پوری اسمبلی کو کہاں محبوس کیا گیا ہے اور اس کی کیا وجوہات ہیں؟ کوئی بھی ممبر حزب اختلاف کا ہو یا حزب اقتدار کا ہو، وہ اسمبلی کا ممبر ہے اور اسمبلی کا ممبر ہونے کی حیثیت سے اُس کو وہ عزت ملنا ضروری ہے جس عزت کا وہ متقاضی ہے۔ میانوالی میں فرعونیت کے نشے میں بیٹھا ہوا ایک ڈی پی او اگر یہ کہتا ہے کہ پنجاب کے کسی ضلع یعنی رحیم یار خان یا راجن پور کا ایم پی اے بھی میانوالی کے معاملات میں دخل نہیں دے سکتا۔ پنجاب اسمبلی کا ممبر ہونے سے یہ مراد نہیں ہے کہ کسی اور علاقہ میں اُس کا حق نہیں بنتا۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نیازی صاحب! آپ میرے لئے قابل احترام ہیں۔ مجھے جہاں تک یاد پڑتا ہے میں ابھی confirm بھی کر رہا تھا آپ نے ڈی پی او بھکر کے خلاف بھی ایک تحریک استحقاق جمع کرائی تھی۔

جناب انعام اللہ خان نیازی: جناب سپیکر! میں نے اُن کے خلاف پورا ایکشن کروایا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، میں نے اُس تحریک استحقاق کو کمیٹی کو refer کیا تھا میں نے ساتھ یہ بھی کہا مجھے اپنے الفاظ یاد ہیں کہ اُمید ہے کہ آپ اس پر compromise نہیں کریں گے اور میں نے سُنا ہے کہ آپ نے اپنی وہ تحریک استحقاق withdraw کر لی ہے؟

جناب انعام اللہ خان نیازی: جناب سپیکر! میرے کہنے پر ایکشن ہوا، اُس کو suspend کر کے اُسے ہٹایا گیا تو کیا اس سے میری دادرسی نہیں ہوئی۔ میں آپ کو ایک ریکارڈ کی بات on the floor of

the House بتانا چاہتا ہوں کہ میں نے جو بھی تحریک استحقاق پیش کی ہے آج تک واپس نہیں لی اور میں نے اُن کو مکمل کیفر کردار تک پہنچایا ہے۔1993 میں میاں منظور احمد وٹو کی حکومت میں، میں نے میانوالی کے ایس پی کو نوکری سے فارغ کروا دیا تھا اُس کو اسی استحقاقات کمیٹی نے فارغ کیا تھا لیکن اُس وقت کمیٹی کی عزت اور توقیر تھی۔اُس وقت اسمبلی کو کوئی جانتا تھا، اسمبلی کو کوئی دیکھتا تھا، آج خدا کی قسم میں نے کئی ایم پی ایز کو افسروں کے دفاتر کے باہر بیٹھے دھکے کھاتے ہوئے دیکھا ہے۔اس سے کس کی بے عزتی ہو رہی ہے؟ یہ عوامی نمائندوں کی بے عزتی ہو رہی ہے۔آج کمیٹیوں کو مضبوط بنا دیں، آج وہ دو ایکشن لے لیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کمیٹیاں مضبوط ہیں، کوئی ایسی بات نہیں ہے۔جی، گوندل صاحب! بتائیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس تحریک استحقاق کو استحقاقات کمیٹی کے سپرد کر دیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اس تحریک استحقاق کو استحقاقات کمیٹی کے سپرد کیا جاتا ہے اور دو مہینے میں اس کی رپورٹ ایوان میں پیش کی جائے۔

پوائنٹ آف آرڈر

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، شیخ صاحب!

ایوان کی کارروائی ٹی وی چینلز پر دکھانے کا مطالبہ

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ اس طرف چاہتا ہوں اور میں نے پہلے بھی آپ سے یہ گزارش کی ہے کہ پنجاب اسمبلی کی کارروائی سندھ اسمبلی کے مقابلے میں ایک چوتھائی بھی نہیں دکھائی جاتی ہے تو جیسا پرنٹ آتا ہے وہ آپ کو بھی پتا ہے۔اب جو بات اہم ہے وہ یہ ہے کہ پرنٹ میڈیا بھی ہماری کوریج نہیں کر رہا۔آپ صرف کل کا ٹیسٹ کیس اٹھا کر دیکھ لیں اور روزانہ کی کارروائی دیکھ لیں۔ہمارے صحافی بھائیوں کو یہ بالکل اختیار ہے کہ اگر کوئی ممبر جس کا تعلق کسی بھی جماعت سے ہو اگر وہ غیر سنجیدہ ہے، آج کے ایک اخبار نے یہ بھی لکھا ہے کہ قہقہے لگ رہے ہیں یا کوئی بھی غیر سنجیدہ ہے تو ان کو حق ہے کہ وہ لکھیں لیکن اگر کوئی ممبر انتہائی سنجیدہ معاملہ اٹھاتا ہے تو ہمارے صحافی بھائیوں کو چاہئے کہ عوام تک

اس معاملے کو بھی پہنچائیں۔ اگر ہم میں کوئی خامی ہے تو ان کو پورا حق ہے کہ وہ اس پر ضرور تنقید کریں لیکن آپ یہ دیکھیں میں پوری ذمہ داری سے کہہ رہا ہوں کہ DAWN جیسا بڑا اخبار سندھ اسمبلی کی کارروائی دوسرے پورے page پر دیتا ہے اور ہماری چھوٹی سی خبر دیتا ہے۔ اردو صحافت جو ہے جتنے بڑے اخبار ہیں میں ان کا نام نہیں لینا چاہتا کیونکہ میں نہیں چاہتا کہ کسی کی دل آزاری ہو لیکن وہ خود دیکھ لیں کہ جس طرح کی کوریج پنجاب اسمبلی کو وہ دے رہے ہیں۔ آپ یقین کیجئے کہ پنجاب اسمبلی کو اردو پریس اتنی بھی وقعت نہیں دے رہا کہ اگر ایک فلم ایکٹریس کا چالان ہو جائے تو اس کو کوریج دی جاتی ہے کہ محترمہ۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شیخ صاحب! اس طرح کی باتیں نہ کریں۔ پنجاب اسمبلی کو کوریج بھی ملتی ہے۔ ایسی کوئی بات نہیں ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! کوریج نہیں مل رہی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، رانا صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! جو بات شیخ علاؤالدین صاحب نے کی ہے اور محترم قائد حزب اختلاف بھی تشریف فرما ہیں یہ انتہائی اہمیت کی حامل ہے اور ہمیں اس پر توجہ دینی چاہئے۔ شیخ صاحب جس طرح فرما رہے ہیں، یہ صرف اس طرف کی بات نہیں ہے جب دوسری طرف یعنی پریس گیلری کے دوستوں سے بات کی جاتی ہے تو ان کی بھی کچھ limitations ہیں۔ ان limitations سے مراد کہ اسمبلی کی رپورٹنگ کے لئے انہیں جو سہولیات درکار ہیں ان سے متعلق ان کا بھی گلہ شکوہ ہوتا ہے۔ میں ہر اجلاس سے پہلے ایک پروگرام کے تحت پریس گیلری کے تمام دوستوں کو چائے یا کھانے پر مدعو کر کے ساری چیزیں discuss کرتا ہوں۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ٹھیک ہے کہ حکومتی بنچوں کی طرف سے یا گورنمنٹ کے behalf پر ایسا ہوتا ہے لیکن میں یہ سمجھتا ہوں کہ ایک کمیٹی بنائی جائے جس میں حکومت کی طرف سے بھی اور اپوزیشن کی طرف سے بھی لوگ شامل ہوں۔ یہ بڑی کمیٹی بنانے کی ضرورت نہیں ہے اس میں تین سے پانچ آدمی کافی ہوں گے۔ یہ روزانہ کی بنیاد پر اور ہر اجلاس کی بنیاد پر کام کر سکتی ہے۔ میں اجلاس سے پہلے پریس گیلری کے دوستوں کو مدعو کروں تو اس دن اس کمیٹی کے تمام دوست بھی وہاں پر موجود ہوں۔ اب باہر ان کے کھڑے ہونے کے لئے proper انتظام نہیں ہوتا، ان کے مائیک رکھنے کے لئے ہم ابھی تک proper انتظام نہیں کر پائے اور سالہا سال سے یہ مسئلہ چلا آ رہا ہے۔ اسی طرح وہ باہر سے ہی ہماری کوریج کرتے ہیں۔ آپ جا کر دیکھیں کہ وہاں پر

کھڑے ہو کر سننے سے کچھ سمجھ نہیں آتی کہ اندر کیا ہو رہا ہے۔ اگر سندھ کی بات ہو رہی ہے تو سندھ والوں نے ان کو براہ راست کوریج کی اجازت دی ہوئی ہے۔ ہم نے کوریج کی اجازت نہیں دی۔ یہ سارے وہ issues ہیں کہ جن کو وہ کمیٹی جس میں اپوزیشن کی نمائندگی بھی ہو گی اور حکومت کی بھی ہو گی وہ بیٹھ کر ان کے ساتھ بات کرے۔ ان کے جو جائز issues ہیں میں سمجھتا ہوں کہ ان کو re-dress کیا جانا چاہئے۔ اس کے بعد مجھے امید بھی ہے اور اس بات کا پوری طرح سے یقین بھی ہے کہ ہمارے پریس گیلری کے دوست کسی طرح سے کراچی یا سندھ کے لوگوں سے پیچھے نہیں ہیں۔ وہ بھی یقیناً یہ چاہیں گے کہ اس معزز ایوان کی کارروائی لوگوں تک پہنچے کہ عوام کے متعلق یہاں پر کیا discussion ہو رہی ہے اور کیا legislation ہو رہی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: رانا صاحب! میں پھر یہ آپ کے ذمہ لگا رہا ہوں کہ آپ اور میاں محمود الرشید صاحب بیٹھ کر چار ممبران کے نام تجویز کر دیں۔ ہم کمیٹی notify کر دیں گے۔ ممبران کے نام آپ دونوں نے دینے ہیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! وقفے وقفے سے یہ بات یہاں پر ہوتی رہی ہے اور ہمیں سپیکر صاحب کی طرف سے یہ یقین دہانیاں ہمیشہ ہوتی رہی ہیں کہ بس جی آئندہ چند مہینوں کے اندر یہ ہو جائے گا۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ شیخ علاؤالدین صاحب نے ایک انتہائی اہم مسئلہ کی طرف توجہ مبذول کرائی ہے۔ آپ خیبر پختونخوا یا سندھ کی اسمبلی دیکھ لیں تو وہاں میڈیا ایک ایک event کو cover کر کے دکھا رہا ہے اور اسمبلی کی true picture کہ کون ممبر کیا بات کر رہا ہے، حکومتی بنچوں کی کارکردگی کیا ہے اور اپوزیشن کیا بات کر رہی ہے لیکن آپ صرف پی ٹی وی کو یہاں اجازت دیتے ہیں اور اس کے بعد یہاں سے وہ pick کر کے آگے تصویر دکھاتے ہیں۔ وہ تصویر انتہائی دھندلی ہوتی ہے اور ایسے لگتا ہے جیسے ہم پچاس سال پرانی اسمبلی کی کوئی کارروائی دیکھ رہے ہیں۔ یہ آج کی کارروائی ہم نہیں دیکھ رہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ کمیٹی بنانے کا فائدہ تو اس وقت تھا اب یہ وقت گزر گیا ہے۔ میں سپیکر صاحب سے دو تین دفعہ یہاں پر اٹھ کر بات بھی کر چکا ہوں۔ رانا ثناء اللہ خان نے جس طرح کہا ہے کہ اگر آپ کمیٹی بنا کر ان کی جائز شکایات دور کریں اور سب سے بڑا مسئلہ یہ ہے کہ ایوان کے اندر کی کارروائی کی کوریج کے لئے تمام قومی چینلز کو اجازت دی جائے کہ وہ یہاں آ کر خود کوریج کریں تاکہ first hand information ان کے پاس ہو اور پوری قوم کو پتا چلے کہ ہمارے منتخب نمائندے ایوانوں میں جا کر ہمارے حقوق کے لئے کیا بات کر رہے ہیں۔ میرا خیال ہے کہ اس کو مزید pending نہیں ہونا چاہئے بلکہ

آپ کمیٹی بنائیں اور وہ جو بھی فیصلے کوریج کے لحاظ سے کرے ان فیصلوں پر من وعن سپیکر صاحب عملدرآمد کرائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ہم آج ہی وزیر قانون رانا ثناء اللہ خان اور قائد حزب اختلاف میاں محمود الرشید کی مشاورت سے کمیٹی بنا دیں گے۔ جہاں تک کوریج والی بات ہے اس کو بھی ہم نے سپیکر صاحب کی مشاورت کے ساتھ take up کیا ہوا ہے انشاء اللہ بہت جلد لائیو کوریج کا بھی ہم بندوبست کریں گے۔

جناب انعام اللہ خان نیازی: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، نیازی صاحب!

جناب انعام اللہ خان نیازی: جناب سپیکر! معزز ممبر شیخ علاؤالدین نے جو بات کی ہے اور رانا صاحب نے بڑا مثبت اور اچھا جواب دیا ہے۔ اس میں رولز میں ترمیم کرنے کی ضرورت ہے اور نہ کمیٹی بنانے کی ضرورت ہے اس میں صرف آپ کی تھوڑی سی توجہ کی ضرورت ہے۔ آپ آج ہی انفارمیشن ڈیپارٹمنٹ کو ہدایات جاری کر دیں کہ وہ اسمبلی کو اسمبلی سمجھیں، اسمبلی کو اس کی عزت مہیا کر دیں تو میں کہتا ہوں کہ کوئی problem کی بات نہیں ہے کہ کہیں کسی قسم کی کوئی شکایت رہ جائے گی۔ رانا ثناء اللہ صاحب سے میری گزارش ہے کہ انفارمیشن ڈیپارٹمنٹ کو تھوڑا سا activate کر دیں۔ صحافی بھائیوں کو باہر جتنی problems ہیں یا جس قسم کی مشکلات رانا صاحب نے point out کی ہیں ان کو بھی پنجاب انفارمیشن ڈیپارٹمنٹ آکر دیکھ سکتا ہے اور انہی کی ڈیوٹی لگے تو ساری problems solve ہو جائیں گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نیازی صاحب! آپ کی بات ٹھیک ہے لیکن کمیٹی بھی بنا دیتے ہیں اور جو بھی problems ہیں ان کو جلد ہی ختم بھی کریں گے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، میاں صاحب!

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ اسمبلی کا پچھلا ریکارڈ جو 2002 سے 2007 کے دوران کا ہے وہ نکالا جائے۔ رانا ثناء اللہ خان نے اس جگہ پر کھڑے ہو کر اپوزیشن کے ساتھ مل کر بڑا احتجاج کیا تھا کہ اسمبلی کی کارروائی direct دکھائی جائے۔ تمام چینلز کو آنے کی اجازت دی جائے اور یہاں پر یہ باتیں ہوئی تھیں۔ آپ اسمبلی کا ریکارڈ نکال لیں۔ آج پھر کیوں کمیٹی بنانے کی ضرورت پڑی ہے؟ آج وہی بات یہ دوسرے انداز میں کر رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ہم کمیٹی اس لئے بنا رہے ہیں کہ ہمارے جو صحافی بھائی گیلری میں بیٹھتے ہیں یا باہر کھڑے ہوتے ہیں ان کو اگر کوئی problem ہے تو رانا صاحب نے کہا ہے کہ ان کے ساتھ بیٹھ کر وہ بات کریں گے۔ ان کے جو بھی مسائل ہوں گے وہ ہمیں بتائیں گے اور اس کمیٹی کے ذریعے انہیں حل کیا جائے گا۔ اس کے علاوہ جو لائیو کوریج والی بات ہے اس پر کام ہو رہا ہے۔ اس میں issue صرف یہ ہے کہ ہماری اسمبلی کی نئی بلڈنگ بن رہی ہے۔ لائیو کوریج پر کافی amount درکار ہے۔ اس میں کیمرے بھی آنے ہیں۔ اگر ہم یہاں پر وہ پیسے لگا دیتے ہیں تو ہماری جو نئی بلڈنگ بن رہی ہے، جس پر کام جاری ہے اور یہ آپ کو معلوم ہے۔ ہمیں امید ہے کہ بہت جلد کام ہو جائے گا اور اس کے پیسے بھی release ہو گئے ہیں۔ اب مسئلہ یہ ہے کہ اگر ادھر کرواتے ہیں تو وہاں پر بھی اتنی ہی amount ہمیں دوبارہ لگانی پڑے گی۔ اگر کمیٹی اس میں recommend کر دے گی کہ ادھر ہی وہ سسٹم ہم لگوا دیں تو انشاء اللہ سپیکر صاحب کے ساتھ بیٹھ کر جتنا جلد ہو سکے گا ہم اس لائیو کوریج کا بندوبست آپ کو کر دیں گے۔ اس کے علاوہ پریس گیلری میں بیٹھے ہوئے لوگوں کے جو بھی مسائل ہیں اس کے لئے ہم کمیٹی بنا دیں گے تاکہ وہ اس کمیٹی سے وقتاً فوقتاً ملتے رہیں اور کوئی بھی مسئلہ ہو تو اس کمیٹی کے ذریعے اس ایوان میں بتائیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! یہ کمیٹی جلدی بنا کر اسی اجلاس میں بتا دیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! آج یا کل ہی میاں صاحب سے مشاورت کر کے یہ کمیٹی بنا دیتے ہیں۔

تحاریک التوائے کار

جناب ڈپٹی سپیکر: اب ہم تحاریک التوائے کار شروع کرتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار نمبر 101/16 ملک احمد سعید خان، ملک محمد احمد خان اور شیخ علاؤالدین کی ہے اور یہ 16-02-03 کو move ہو چکی ہے اور اس تحریک التوائے کار کا جواب آنا تھا۔ کس نے اس تحریک التوائے کار کا جواب دینا ہے؟ اس تحریک التوائے کار کا جواب پارلیمانی سیکرٹری ایگریکلچر نے دینا ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! پہلے بھی سپیکر صاحب نے اس پر ناراضگی کا اظہار کیا تھا کہ تحاریک کے جوابات نہیں آتے۔ اب آپ دیکھ لیجئے کہ جوابات کس نے دینے ہیں اور کیسے یہ معاملات چلنے ہیں۔ میں جو بات آج آپ سے عرض کر رہا تھا اس پر آپ کبھی غور کیجئے گا کہ اگر ہم میڈیا کے سامنے اپنے کوئی معاملات رکھتے ہیں اور اگر کوئی بات ہوتی بھی ہے تو وہ بھی اب نہیں آتی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس تحریک التوائے کار کو کل تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 143/16 چودھری اشرف علی انصاری کی ہے اور یہ تحریک التوائے کار move ہو چکی ہے۔ منسٹر انڈسٹریز یہاں پر موجود ہیں۔ منسٹر صاحب! اس تحریک التوائے کار کا جواب پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے یا آپ نے دینا ہے۔ اگر آپ کے پاس اس تحریک التوائے کار کا جواب ہے تو دے دیں۔ اس تحریک التوائے کار کو کل تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 151/16 چودھری عامر سلطان چیمہ کی ہے وہ اسے پیش کریں۔

تھیلیسیمیا و دیگر ادویات کی قلت سے مریضوں کو پریشانی کا سامنا

چودھری عامر سلطان چیمہ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "جہاں پاکستان" مورخہ 3۔مارچ 2016 کی خبر کے مطابق پہلے ادویات ساز کمپنیوں نے متعدد ادویات کی قیمتوں میں اضافہ کیا اور اب مارکیٹ میں تھیلیسیمیا سمیت دیگر کئی ادویات کی مصنوعی قلت پیدا کر دی ہے۔ تھیلیسیمیا کے مرض سے بچاؤ کے لئے استعمال ہونے والی ٹیبلٹ اور سیرپ فولک ایسڈ اور ڈیلٹا کارٹرل 5mg مارکیٹ سے غائب ہو گئی ہیں اور ان کے متبادل ادویات بھی نہ ہونے کے باعث مریضوں کو دقت کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ ان ادویات کے علاوہ کھانسی کا سیرپ Ace Fil بھی غائب ہے۔ نزلہ اور زکام وغیرہ کی وباء کے لئے استعمال ہونے والا سیرپ اور ٹیبلٹ ارینک بھی میڈیکل سٹورز سے غائب ہیں جس کی وجہ سے عوام کو خواری کا سامنا ہے۔ اس سے قبل مرگی کے دوروں کی مرض کے لئے استعمال ہونے والی ٹیبلٹ ٹیگرال بھی مارکیٹ سے غائب ہو گئی تھی جو بعد میں قیمت بڑھا کر مارکیٹ میں متعارف کروا دی گئی۔ پہلے اس کی قیمت 165 روپے تھی جو بعد میں بڑھا کر 265 روپے کر دی گئی ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری برائے ہیلتھ!

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! اس ضمن میں عرض ہے کہ گیارہ قومی ادویہ ساز کمپنیوں نے سندھ ہائی کورٹ کراچی میں اپنی ادویات کی قیمتیں بڑھانے کے لئے کیس دائر کئے تھے۔ عدالت عظمیٰ نے ان ادویہ ساز کمپنیوں کو ریلیف دے دیا تھا اور بین الاقوامی ادویہ ساز کمپنیوں

نے جنوری میں ادویات کی قیمتیں بڑھا دی تھیں۔ Basically ڈرگ ریگولر اتھارٹی آف پاکستان اسلام آباد جو کہ ادویات کی قیمتیں متعین کرنے کا مجاز ادارہ ہے نے ان ادویات کی قیمتیں بڑھانے کا نوٹیفکیشن جاری نہیں کیا اور ان کمپنیوں نے از خود قیمتیں بڑھا دی ہیں۔ ادویات کی قیمتیں بڑھانے کا کیس سندھ ہائی کورٹ میں چل رہا ہے اور کسی بھی قسم کا تادیبی ایکشن لینے سے ڈرگ انسپکٹر کو تا حکم ثانی روکا گیا ہے۔ محکمہ صحت پنجاب نے ان حالات سے نمٹنے کے لئے اپنی ڈرگ فیلڈ فارمیشن کو ہدایات جاری کی ہیں کہ وہ مارکیٹ میں نظر رکھیں۔ ادویات کی مارکیٹ میں قلت ہو اور نہ ہی ذخیرہ اندوزی کی جائے اور ادویات maximum retail price سے زیادہ پر فروخت نہ ہوں۔ یہاں پر یہ بات قابل ذکر ہے کہ پاکستان میں 78000 ادویات رجسٹرڈ ہیں جن میں سے صرف 58 ادویات کی قیمتیں کورٹ کے آرڈر پر بڑھی ہیں۔ جہاں تک فولک ایسڈ، ڈیلٹا کارٹرل، Acefyl، ارینک اور ٹیگرال ادویات کی عدم دستیابی کا تعلق ہے تو یہ تمام ادویات کسی نہ کسی طریقے سے متبادل ناموں کے ساتھ اچھی reputed کمپنیوں کے produces کی شکل میں مارکیٹ میں available ہیں۔ محکمہ صحت پنجاب معیاری، محفوظ اور پر اثر ادویات کی بروقت فراہمی کے لئے شب و روز کوشاں ہے۔ جہاں کہیں سے بھی ادویات سے متعلق مارکیٹ سے شکایت موصول ہوتی ہے تو اس کے ساتھ آہنی ہاتھوں سے نمٹا جاتا ہے۔ اس ضمن میں ضلع اور تحصیل کی سطح پر ڈویژنل ڈرگز ٹاسک فورسز تن دہی سے کام کر رہی ہیں۔ ان ٹاسک فورسز کو وزیر اعلیٰ پنجاب ذاتی طور پر میں نہ صرف monitor کر رہے ہیں بلکہ ان کی باقاعدہ کبھی نہ کبھی میٹنگ کرتے رہتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 16/155 چودھری اشرف علی انصاری کی ہے وہ بھی آپ کے ہی ڈیپارٹمنٹ سے متعلقہ ہے یہ move ہو چکی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! میرے پاس کوئی reference نہیں ہے اگر اس تحریک التوائے کار کا جواب نہیں آیا ہوا تو مجھے بتا دیا جائے میں اس تحریک التوائے کار کا جواب ensure کروا لوں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس تحریک التوائے کار کو کل تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار جناب امجد علی جاوید کی ہے اور یہ تحریک التوائے کار move ہو چکی ہے۔ یہ لیبر ڈیپارٹمنٹ سے متعلقہ ہے۔ یہاں پر منسٹر لیبر موجود ہیں۔

وزیر محنت وانسانی وسائل(راجہ اشفاق سرور):جناب سپیکر!اس تحریک التوائے کار کو کل تک کے لئےpendingکر دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی،اس تحریک التوائے کار کو کل تک کے لئےpendingکیا جاتا ہے۔

ملک مظہر عباس راں:جناب سپیکر!میں نے اپنے علاقے میں ژالہ باری کے سلسلے میں ایک تحریک التوائے کار پیش کی تھی۔ مہربانی فرمائیں کیونکہ وہاں ہمارے علاقے میں بہت زیادہ نقصان ہوا ہے۔ میری اس تحریک التوائے کار کوout of turnلے لیا جائے تاکہ۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی،ملک صاحب!آپ پیش کریں۔

تحصیل ملتان کے متعدد مواضعات میں ژالہ باری سے فصلوں کا نقصان

ملک مظہر عباس راں:جناب سپیکر!میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ تحصیل ملتان کے بہت سے مواضعات میں 19۔مارچ 2016کو تاریخ کی شدید ترین ژالہ باری ہوئی تھی جس سے گندم کی تیار فصلات ومکئی وسبزیاں اور باغات کو انتہائی شدید نقصان پہنچا ہے۔ کسانوں کو پچھلی دو فصلوں میں بھی نقصان ہوا تھا۔ اب تمام فصلیں تباہ و برباد ہو گئی ہیں۔ حکومت پنجاب کی طرف سے کوئی امدادی کام نہیں ہوا ہے۔ قدرتی آفت سے پہنچنے والے نقصان سے کسان مالی طور پر تباہ و برباد ہو گئے ہیں۔ عوام میں انتہائی مایوسی اور بے چینی پائی جاتی ہے۔ اس صورتحال کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی معطل کر کے اسے زیر بحث لایا جائے یا اسے متعلقہ کمیٹی کے سپرد کیا جائے تاکہ کسانوں کو reliefمل سکے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی،اس تحریک التوائے کار کو ایگریکلچر ڈیپارٹمنٹ کے پاس بھجوائیں اور پارلیمانی سیکرٹری صاحب کو ہدایت کریں کہ next week میں اس کا جواب دیں۔ اس تحریک التوائے کار کو next weekتک کے لئےpendingکیا جاتا ہے۔

قائد حزب اختلاف(میاں محمود الرشید):جناب سپیکر!گزارش یہ ہے کہ ایک تحریک التوائے کار جو کہ پچھلے کئی دنوں سے ہم پیش کر رہے ہیں، یہ باقاعدہ اسمبلی میں گئی ہے اور سپیکر صاحب نے اس کو یہاں پر پیش کرنے کی اجازت نہیں دی۔ میں یہ سمجھ رہا ہوں کہ یہ اتنا اہم مسئلہ ہے جو کہ پورے ملک بلکہ

پوری دنیا میں چل رہا ہے۔اس issue پر چوکوں چوراہوں، گلی، محلوں اور ہر جگہ پر بات ہو رہی ہے، تو کیا پنجاب اسمبلی کا ایوان ہی ایسا ایوان ہے جہاں اس issue پر بات نہیں ہو سکتی؟ قوانین کا سہارا لے کر یہ مجھے آج صبح چٹھی ملی ہے کہ یہ آپ کی تحریک التوائے کار سپیکر صاحب نے قواعد انضباط کار صوبائی پنجاب اسمبلی 1997 کے قاعدہ 83(f) کے تحت ایوان میں پیش کرنے کی اجازت نہیں دی۔

(اس مرحلہ پر جناب سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: جی، قائد حزب اختلاف!

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ چلیں آپ آ ہی گئے ہیں آپ سے ہی بات کرتے ہیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران نے ترکی کے وفد کا سپیکر گیلری میں تشریف لانے پر ڈیسک بجا کر استقبال کیا)

MR SPEAKER: I welcome Mr Ismail Kahraman, Speaker Grand National Assembly of Turkey and his delegation in this August House. We welcome you.

(نعرہ ہائے تحسین)

جی، میاں صاحب!

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں متحدہ اپوزیشن کی طرف سے ترکی کی نیشنل اسمبلی کے سپیکر اور سارے وفد کو welcome کرتا ہوں۔ میں سمجھتا ہوں کہ جس طرح سے ترکی اور پاکستان لازوال باہمی رشتوں میں آپس میں منسلک ہیں، میں انہیں خوش آمدید کہتا ہوں اور اُن کی تحسین کرتا ہوں۔(نعرہ ہائے تحسین)

وزیر محنت وانسانی وسائل (راجہ اشفاق سرور): جناب سپیکر! میں نے کچھ عرض کرنا ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

MINISTER FOR LABOUR AND HUMAN RESOURCES (Raja Ashfaq Sarwar): Mr Speaker! On behalf of treasury benches and the Government I welcome Mr Ismail Kahraman, Speaker Grand National Assembly of Turkey and his delegation in this August House.

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: جی، میاں صاحب!

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میری ایک تحریک التوائے کار جس پر پچھلے دنوں بھی بات ہوتی رہی لیکن آج سید بابر حسین جعفری سپرنٹنڈنٹ قانون سازی کی طرف سے مجھے یہ لیٹر موصول ہوا ہے کہ آپ کی اس تحریک التوائے کار کو پنجاب اسمبلی کے قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 83(f) کے تحت ایوان میں پیش کرنے کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔ میں آپ سے یہ عرض کروں گا کہ پاناما لیکس کا جو مسئلہ ہے اس پر پورے ملک کے طول و عرض، چوکوں، چوراہوں اور گلیوں میں بات ہو رہی ہے۔ حکومت کے ایوانوں اور یہاں اسمبلی کے اندر ہم اس پر بات کیوں نہیں کر سکتے؟ یہ انتہائی اہم مسئلہ ہے، یہ اب پاکستانی نہیں بلکہ انٹرنیشنل مسئلہ بن چکا ہے لہٰذا میں یہ سمجھتا ہوں کہ ---

جناب سپیکر: جی، آپ اس معزز ایوان کے معزز ممبر ہیں اور قائد حزب اختلاف بھی ہیں۔ اگر رولز کو آپ ہی violate کریں گے تو پھر دوسروں سے آپ کیا توقع رکھتے ہیں؟

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! یہ issue کو تو دیکھیں۔

جناب سپیکر: بڑی مہربانی۔ اس پر ruling آ چکی ہے اور Rule 83 کے تحت اس کو ختم کر دیا گیا ہے۔ اب اس پر گنجائش نہیں ہے۔ بہت شکریہ

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں ---

جناب سپیکر: جی، آپ کا بہت شکریہ۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! آپ رولز کے زور پر میری اس تحریک التوائے کار کو دبانے کی کوشش کر رہے ہیں ---

جناب سپیکر: یہ رولز میں نے نہیں بنائے بلکہ آپ نے بنائے ہیں۔ ایسے نہ کیا کریں۔ بڑی مہربانی۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! آپ کی ruling اور ہماری جو تحریک التوائے کار ہے اس کو مسترد کرنے کے خلاف ہم متحدہ اپوزیشن ایوان سے واک آؤٹ کرتے ہیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف ایوان سے واک آؤٹ کر گئے)

(اس مرحلہ پر جناب چیئرمین ملک محمد وارث کلو کرسیٔ صدارت پر متمکن ہوئے)

سرکاری کارروائی

بحث

پری بجٹ بحث

(---جاری)

جناب چیئرمین: ایسا نہ کریں کیونکہ یہ according to Rules and Regulations آپ کی تحریک التوائے کار کو سپیکر صاحب نے allow نہیں کیا۔ اگر معزز ممبران جو ماشاء اللہ بڑے پڑھے لکھے بھی ہیں، اگر وہ اس طرح کا illegal and unconstitutional attitude اختیار کریں گے تو بہتر نہیں ہے۔ میں request کروں گا کہ دو منسٹر صاحبان تشریف لے جائیں اور اپوزیشن کو منا کر لائیں۔ چودھری شفیق اور جناب محمد آصف ملک اپوزیشن کو واپس ایوان میں لے آئیں۔

اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں۔ آج کے ایجنڈے پر حسب ذیل کارروائی ہے۔ پری بجٹ بحث جاری ہے اور جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ پری بجٹ بحث کا آغاز 31- مارچ 2016 کو ہوا تھا اور یہ بحث مورخہ 4,6,7,8 اور 11- اپریل 2016 سات دن تک جاری رہی اور تقریباً 60 معزز ممبران نے اس بحث میں حصہ لیا۔ آج وزیر خزانہ اس بحث کو wind up کریں گی۔

میاں طارق محمود: جناب چیئرمین! ہمارے پاس باہر سے جو مہمان آئے ہیں تو اپوزیشن کو چاہئے کہ وہ اچھے طریقے سے ہمارے ساتھ مل کر استقبال بھی کریں، اگر کوئی grievances ہیں تو برداشت بھی کریں اور اس وقت ایسی کوئی بات نہ کریں۔ میری اُن سے گزارش ہے کہ اس طرح کا رویہ بالکل نہیں ہونا چاہئے کیونکہ آج ایک اہم موقع پر باہر سے delegation آیا ہوا ہے۔

جناب چیئرمین! دوسری بات یہ ہے کہ سپیکر کی جو ruling آجاتی ہے اس کے بعد اُس کو چیلنج نہیں کیا جاتا۔ یہاں پر یہ روایات رہی ہیں کہ سپیکر کے فیصلے کے بعد اُس کو چیلنج کیا جاتا ہے اور نہ ہی اُس پر کوئی بات کی جاتی ہے۔

جناب چیئرمین: جی، آپ نے صحیح فرمایا ہے کہ اسمبلی میں ہم لوگ قانون بنانے کے لئے بیٹھے ہیں تو اگر ہم نے ہی قوانین پر عمل نہیں کرنا تو کون کرے گا؟ محترم قائد حزب اختلاف کی تحریک التوائے کار کو قوانین کے مطابق اجازت نہیں ملی اور سپیکر صاحب نے out of turn اجازت نہیں دی تو اُن کو چاہئے تھا کہ آج وہ معزز مہمانوں کے سامنے یہ احتجاج نہ کرتے بہر حال یہ اُن کی اپنی مرضی ہے۔ چودھری شفیق

اور جناب محمد آصف ملک اپوزیشن کو منانے کے لئے ایوان سے باہر تشریف لے گئے تھے لہٰذا بتائیں کہ قائد حزب اختلاف نے کیا فرمایا ہے؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق): جناب چیئرمین! ہماری اُن سے بات ہوئی ہے جنہوں نے پانچ منٹ مانگے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم آپس میں تھوڑی discussion کر لیں پھر ایوان میں آتے ہیں۔

جناب چیئرمین: آج کے ایجنڈے پر اگلا آئٹم consideration and passage of Bills ہے لیکن اس سے پہلے محترمہ وزیر خزانہ نے winding up speech کرنی ہے۔

میاں محمد رفیق: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، میاں صاحب!

میاں محمد رفیق: جناب چیئرمین! ابھی بہت سارے لوگ باقی رہتے ہیں جنہوں نے تقریر کرنی تھی۔ ہم لوگ جب ایوان میں بیٹھے ہوئے تھے تو کورم point out کر کے ہمیں بات کرنے سے محروم کر دیا گیا۔ جب تک ہم بقایا لوگ۔۔

جناب چیئرمین: میاں صاحب! آپ اپنی speech کر چکے ہیں۔

میاں محمد رفیق: جناب چیئرمین! جب تک ہم بقایا لوگ بات نہ کر لیں، ہم احتجاج بھی کریں گے اور محترمہ وزیر خزانہ اُس وقت تک اپنی winding up speech کرنے کا اختیار بھی نہیں رکھتیں۔

جناب چیئرمین: میاں صاحب! آپ تشریف رکھیں میں آپ کو ابھی بتاتا ہوں۔ یہ پری بجٹ بحث تقریباً سات دن تک جاری رہی ہے اور اس میں آپ بھی تقریر فرما چکے ہیں۔

میاں محمد رفیق: جناب چیئرمین! میں نے تقریر نہیں کی ہے۔

جناب چیئرمین: میاں صاحب! اس تقریر میں آپ تقریباً پانچ یا سات منٹ تک بولے ہیں کیونکہ زیادہ سے زیادہ پانچ منٹ ہی ملتے ہیں۔

میاں محمد رفیق: جناب چیئرمین! آپ ریکارڈ نکلوا کر دیکھ لیں کہ میں نے تقریر نہیں کی ہے۔

ملک محمد احمد خان: جناب چیئرمین! جب یہ تقریر کرنے لگے تھے تو محترمہ وزیر خزانہ یہاں پر موجود نہیں تھیں۔ میاں صاحب نے کہا تھا کہ جب تک محترمہ وزیر خزانہ یہاں موجود نہیں ہوں گی اُس وقت تک میں بات نہیں کروں گا۔

جناب چیئرمین: جی، ٹھیک ہے۔ میں with due permission of honourable Finance Minister میاں صاحب کی speech جو کہ ادھوری رہ گئی تھی وہ allow کر رہا ہوں۔ میاں صاحب! آپ بول لیں اس کے بعد wind up کریں گے۔

میاں محمد رفیق: جناب چیئرمین! میں نے تقریر شروع ہی نہیں کی تھی۔

جناب چیئرمین: میاں صاحب! آپ صرف پانچ منٹ بولیں گے۔

میاں محمد رفیق: جناب چیئرمین! میں پانچ منٹ میں کیا بات کروں گا؟

جناب چیئرمین: میاں صاحب! آپ بات شروع تو کریں۔

میاں محمد رفیق: جناب چیئرمین! یہ بات ریکارڈ پر ہے کہ جو لوگ point of order پر بات کرنے کے لئے بیٹھے تھے یا تو ان سب کا مجھے وقت دے دیں۔۔۔

جناب چیئرمین: آپ کو میں نے As a special case اجازت دے دی ہے۔۔۔

میاں محمد رفیق: جناب چیئرمین! نہیں۔ Special case کیوں This is my right آپ مجھ پر احسان نہ کریں۔

جناب چیئرمین: میاں صاحب! ٹھیک ہے It is your right آپ بات شروع کریں۔

میاں محمد رفیق: جناب چیئرمین! میں احسان نہیں لینا چاہتا۔ اگر آپ بات کرنے کی اجازت نہیں دینا چاہتے تو میں احتجاجاً تقریر نہیں کرتا۔

جناب چیئرمین: میاں صاحب! It is your right آپ بولیں۔

میاں محمد رفیق: جناب چیئرمین! یہ right میرا ہی نہیں بلکہ دیگر بہت سارے مقررین کا بھی ہے۔ آپ ریکارڈ دیکھیں کہ جو ممبران رہ گئے تھے اور point of order پر جب کورم کی نشاندہی کی گئی تو اس وقت ہم لوگ بات کرنے کے لئے بیٹھے ہوئے تھے۔

جناب چیئرمین: میاں صاحب! آپ اپنی Pre-budget speech شروع کریں۔

میاں محمد رفیق: شکریہ۔ جناب چیئرمین!

اب نظام زر بدلنا ہو گا سوچ کا محور کا بھی بدلنا ہو گا

جناب چیئرمین! اگلے دو مصرعے بہت خطرناک ہیں اور میں انہیں مصلحتاً نہیں پڑھتا جو کہ کسی اور وقت کے لئے رکھ دیتا ہوں وہ اس لئے کہ ملک اور قومی دولت جو کہ حکومتی ترجیحات ہیں۔ ملک اور قوم کی کل 99 فیصد دولت آبادی کے صرف ایک فیصد طبقے کے تصرف میں ہے۔ یہ بات ریکارڈ پر ہے کہ غربت کی لکیر سے نیچے بسنے والے اور رہنے والے لوگوں کے حصے میں صرف بقایا بچی ہوئی دولت 99 فیصد لوگوں کے طبقے کے حصے میں ہے لہٰذا وزیر خزانہ کو یہ discrimination اور disparity کے نظام کو بدلنا ہو گا۔

جناب چیئرمین! یہ حکومت کے فرائض میں ہے کہ وہ اپنی رعایا کی جان و مال کا تحفظ کرے، اپنی رعایا کی کفالت کرے کیونکہ بہت ساری اسلامی روایات ہیں اور ہم حضرت عمر کی مثال بھی دیتے ہیں کہ دریائے فرات پر کتا بھی بھوکا مر جائے گا تو عمر کی پکڑ ہو گی۔ یہاں پر یہ تفاوت، discrimination اور disparity کو ختم کرنا ہو گا۔ ہماری ترجیحات میں فرق ہے۔ ترجیحات یہ ہونی چاہئیں، پہلے حقوق آتے ہیں، پھر ضروریات آتی ہیں اور اس کے بعد سہولتیں آتی ہیں۔ اب پالیسی یہ ہے کہ ہم پہلے سہولتیں دیتے ہیں جبکہ ضروریات اور حقوق کو چھوڑ دیتے ہیں۔ اس پر ہمیں واپس آنا ہو گا۔ یہ disparity اور discrimination کو بھی ختم کرنا ہو گا۔

جناب چیئرمین! میں وزیر اعلیٰ پنجاب کی تحسین کرتا ہوں کہ نظام تعلیم میں ان کے وژن اور کوششوں نے بہت سا اصلاحی کام کیا ہے جس سے لاکھوں بچے سکولوں میں داخل ہوئے، میرٹ کی بھرتی پالیسی، اساتذہ کی حاضری بھی محترمہ وزیر خزانہ توجہ فرمائیں اور یہ ایوان بھی توجہ فرمائے کہ ہمارے ملک میں دو طرح کے تعلیمی نظام ہیں۔ ایک تعلیمی نظام حکمران پیدا کرتا ہے اور دوسرا نظام محکوم پیدا کرتا ہے۔ جو نظام محکوم پیدا کرتا ہے ان کے اندر سرکاری سکول آتے ہیں جہاں پر realization, allocation, reallocation اور وہاں پر اساتذہ پورے اور نہ ملازم پورے ہیں۔ انہیں کہا جاتا ہے کہ آپ allocation اور reallocation سے گزارہ کریں۔ جب تک آپ سرکاری سکولوں میں اور خاص طور پر دیہی سکولوں میں each teacher for each class نہیں دیں گے تو یہ فرق کیسے پورا

کریں گے ؟آپ کو یہ معلوم ہونا چاہئے کہ تعلیم اور ٹیکنالوجی کے بغیر کسی ملک اور کسی قوم نے ترقی نہیں کی اور نہ کوئی کر سکا ہے۔ ہمارے برصغیر میں جب مغل شہنشاہ تاج محل کی تعمیر کر رہے تھے تو اس وقت برطانیہ میں آکسفورڈ اور کیمرج یونیورسٹیاں بنائی جا چکی تھیں۔ یہ صدیوں کا فرق ہم کیسے پورا کریں گے ؟ یہ allocation اور reallocation سے ایک سو بچوں کی کلاس پر ایک ٹیچر دے کر ہم کیسے فرق پورا کریں گے۔ یہ کتنا دھوکا ہے کہ تعلیمی پالیسی کو تجربہ گاہ بنا دیا گیا ہے۔ کبھی انگریزی کو دیس نکالا دیتے ہیں اور کبھی عربی کو دیس نکالا دیتے ہیں۔ نہ انگریزی کے ٹیچر ملتے ہیں اور نہ عربی کے ٹیچر ملتے ہیں۔ انگریزی کے ٹیچر بھرتی کئے ہیں کیا وہ بچوں کو پنجابی میں انگریزی پڑھائیں گے ؟ پہلے کہتے ہیں کہ انگریزی پہلی کلاس سے اور اب کہتے ہیں کہ تیسری کلاس سے پڑھائیں گے۔ اب نئے ریفریشر کورس ہو رہے ہیں اور کورس بدلا جا رہا ہے تو یہ کیا تماشا ہے۔ یہ 70 فیصد آبادی خاص طور پر دیہاتوں میں بسنے والے لوگوں کے ساتھ کیا سلوک کیا جا رہا ہے ؟

جناب چیئرمین! زراعت ریڑھ کی ہڈی ہے جسے جگہ جگہ سے فریکچر کر دیا گیا ہے۔ اس ایوان میں بیٹھے ہوئے معزز ممبران بھی زراعت سے منسلک ہیں اور پنجاب کی کم از کم 70 فیصد آبادی جن میں مزدور، کھیت مزدور اور چھوٹے کاشتکار کو زمین کا یہ ٹکڑا جینے دیتا ہے نہ اسے مرنے دیتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ پانی کی کمی، نہری پانی کی کمی اور پیداواری اخراجات جس میں کھاد، بیج اور سپرے کتنے مہنگے ہیں جبکہ فصلوں کا بھاؤ، کچھ تقریر تو یہاں پر ملک محمد احمد خان میری جگہ پر کر گئے تھے لیکن اب میں آپ کو بتا رہا ہوں کہ کاشتکار کی کپاس 1700، 1800 روپے من فروخت ہوتی ہے۔ اس کو کھل کی بوری 1700، 1800 روپے من ملتی ہے۔ Grower اور کاشتکار پوچھتا ہے کہ میری پھٹی اور کپاس کہاں گئی ؟

(اس مرحلہ پر وزیر خزانہ معزز ایوان سے اٹھ کر باہر چلی گئیں)

جناب چیئرمین! وزیر خزانہ پھر اٹھ کر چلی گئی ہیں۔

جناب چیئرمین: میاں صاحب! آپ کی تقریر کے notes لئے جا رہے ہیں۔ آپ تقریر جاری رکھیں۔

میاں محمد رفیق: جناب چیئرمین! گزارش یہ ہے کہ note لئے جائیں یا نہ لئے جائیں لیکن آج تو میں بہرحال بولوں گا ہی۔

جناب چیئرمین: جی، بالکل میاں صاحب! آج دل کھول کر بولیں۔

میاں محمد رفیق: جناب چیئرمین! کاشتکار کہتا ہے اس کی پھٹی اور کپاس کہاں گئی؟ کپڑا خرید نے جاتا ہے تو آپ کو پتا ہے جو اس کو کپڑے کا بھاؤ ملتا ہے۔ اسی طرح سے گنے کا حال دیکھ لیں کہ گنے کے پیسے نہیں ملتے اور شوگر ملوں کے مالکان گنے کے کاشتکاروں کے کروڑوں اربوں روپے پر کاروبار کرتے ہیں۔ انہیں ڈی سی اوز پیسے دلوا سکتے ہیں اور نہ کین کمشنر دلوا سکتا ہے تو یہ کتنا بڑا المیہ ہے۔

جناب چیئرمین! مونجی کا سن لیں کہ مونجی 700، 800 روپے من فروخت ہوتی ہے اور مونجی کی پھک 1200 روپے فی من فروخت ہوتی ہے۔ مونجی پیدا کرنے والا پوچھتا ہے کہ میرا چاول کہاں گیا کیونکہ اسے چاول 100 روپے کلو گرام ملتا ہے جو کہ اوسط قیمت ہے۔ کاشتکار روئے گا نہیں تو اور کیا کرے گا۔ آلو کی فصل کا بھی سن لیں کہ کاشتکار اپنا باردانہ بچانے کے لئے آلو سڑکوں پر بھی پھینک دیتا ہے جسے گدھے بھی نہیں کھاتے۔ اسی طرح مکئی کا حال ہے کہ جب کاشتکاروں کو اس کا بھاؤ صحیح نہیں ملتا تو وہ اسے rotavate کر دیتے ہیں۔ مکئی کا تیل آپ کو کس بھاؤ ملتا ہے اور مکئی کی کھل کس بھاؤ ملتی ہے؟ یہ المیے ہیں اور اسی طرح سے دیگر فصلوں کا حال ہے کہ:

خداوندا تیرے یہ سادہ دل بندے کدھر جائیں
کہ یہاں سلطانی بھی عیاری ہے اور درویشی بھی عیاری

جناب چیئرمین! کاشتکار کے ساتھ ایک اور المیہ دیکھیں کہ زرعی کاشتکار جن کی 70 فیصد آبادی ہے جو زمین کا چھوٹا چھوٹا ٹکڑا رکھتے ہیں جو انہیں جینے دیتا ہے نہ مرنے دیتا ہے۔ کاشتکار کے لئے انکم ٹیکس کی شرط رکھی ہے وہ بھی ایک disparity ہے اور discrimination ہے کہ کاشتہ ہو یا غیر کاشتہ یعنی جس زمین پر فصل کاشت نہیں کی گئی ہے اس پر بھی انکم ٹیکس ہے جبکہ انکم ٹیکس کی ceiling 80 ہزار روپے دی گئی ہے۔ اتنے بڑے پیداواری اخراجات میں نہ کہیں فصلوں کا بھاؤ اور اوپر سے 80 ہزار روپے کی ceiling بھی اس کے ساتھ زیادتی اور ناانصافی ہے جبکہ تاجروں کو چار لاکھ روپے کی ceiling دی گئی ہے جن کے اختیار میں پیداواری اخراجات بھی ہیں۔ منافع بھی ہے، قیمتیں مقرر کرنا بھی اُن کے اختیار میں ہے پھر انکم ٹیکس میں مک مکا بھی۔ یہ بھی کاشتکار اور غیر کاشتکار پر ایک بہت بڑا ظلم ہے 80 ہزار کی ceiling، نہ فصلوں کا بھاؤ۔ یہاں پر میں انڈیا کی مثال دینا چاہتا ہوں، انڈیا کے اندر جتنی بھی multinational companies ہیں یہ معزز ممبران بھی توجہ فرمائیں وہاں multinational کمپنیوں کو یہ کہا جاتا ہے کہ تین سال کے اندر جو پیداوار کرنی ہے وہ ملک کے اندر کرنا ہو گی اس لئے وہاں پر کھادیں بھی سستی ہیں، زہریں بھی سستی ہیں، اور سپریں بھی سستی ہیں اسی طرح انسانی ادویات بھی،

لائیو سٹاک کی ادویات بھی ہمارے ہاں سے آدھی سے بھی کم قیمت پر بکتی ہیں اور ہمارے ہاں ملٹی نیشنل کمپنیوں کو امپورٹ کرنے کی کھلی چھٹی ہے۔ پتا نہیں یہ وفاقی حکومت میں بیٹھے لوگ کیا کمیشن لے کر یہاں پر ان کو پابند کیوں نہیں کرتے ہیں کہ اپنی production پاکستان کے اندر کرنا ہو گی تاکہ یہ کھادیں ، زہریں، سپرے بھی سستی ہو جائیں اور یہ کاشتکار کے لئے بھی پیداواری اخراجات کم ہو جائیں۔

جناب چیئرمین: میاں صاحب! آپ wind up کر لیں 15 منٹ ہو گئے ہیں۔

میاں محمد رفیق: چلیں میں wind up ہی کر دیتا ہوں۔ جناب چیئرمین! دیکھیں یہ بات ہو گئی۔۔۔

جناب چیئرمین: چلیں بولیں آپ دل کھول کر بولیں اس میں suggestions دیں۔

میاں محمد رفیق: جناب چیئرمین! یہاں پر اپوزیشن بنچز کی طرف سے block allocation کی بات ہوئی ہے میں یہ عرض کروں کہ block allocation میں، میں ساری اسمبلی میں شاید واحد آدمی ہوں جو کورا کاغذ ہوں block allocation میں مجھے سات سال میں کچھ نہیں ملا اس لئے کہ میرے اوپر ایک سیاسی مافیا بیٹھا ہے، میری کبھی وزیراعلیٰ سے میٹنگ ہو جائے تو میرے منٹس ریکارڈ نہیں ہونے دیتے، routine کی ڈویلپمنٹ تو سب کو ملی اور مجھے بھی ملی لیکن block allocation میں، میں مکمل طور پر کورا کاغذ ہوں یہ بھی پتا نہیں block allocation کا الزام کن پر آتا ہے کن پر نہیں آتا ہے۔ یہاں پر صاف پانی کی بات ہو رہی ہے صاف پانی میں یہ کہا گیا کہ ہیپاٹائٹس، ہیپاٹائٹس صاف پانی کی ذمہ داری ہے، صاف پانی سے ہیپاٹائٹس ہوتا ہے یا آلودہ پانی سے ہیپاٹائٹس ہوتا ہے؟

جناب چیئرمین! ہم ہر روز زہریں کھاتے ہیں، زہریں پیتے ہیں اس پر روشنی ڈالوں گا تو اور لمبی بات ہو جائے گی۔ یہ بھی دیکھنا ہو گا کہ پانی کو آلودہ کون کر رہا ہے؟ یہ فیکٹریوں والے، لاہور کا سارا پانی دریائے راوی کے اندر اور اسی طرح دیگر شہروں کا بھی آلودہ پانی ہے اُس کو صاف کرنے کا کوئی بندوبست نہیں ہے۔ سارے ملک کو اسی طرح کا پانی پلایا جا رہا ہے اور نہری پانی کاشت کار کے لئے جو brackish zoon ہیں اس پر بھی بات سنتے جائیں کبھی ریاست بہاولپور اور پنجاب، برصغیر کے وقت میں سات دریا تھے ہاکڑا، گھاگرا، بیاس، ستلج، راوی، چناب، جہلم، سندھ، سندھ تو خیر نہیں تھا اب وہ گھاگرا اور ہاکڑا تو سوکھ گئے باقی جو پانچ دریاؤں کی سرزمین ہے اس پر سرائیکی شاعر کا ایک شعر سن لیجئے گا۔ سرائیکی شاعر کا ایک المیہ اُس نے کتنے دکھی دل کے ساتھ فرمایا:

میں تسی میڈی روہی تسی
میکوں آکھ نہ پنج دریائی

جناب چیئر مین! یہ پانی کا حال ہے، ایک جرنیل نے تین دریا بیچ دیئے، دوسرے جرنیل نے ہمارا کالا باغ ڈیم freeze کر دیا اور تیسرے جرنیل نے ہندوستان کو چھٹی دے دی کہ جتنے چاہو ڈیم بناتے جاؤ اور آج ہم نہری پانی کے لئے بھی ترس رہے ہیں۔ میں brackish zoon میں بیٹھا ہوں، نہری پانی نہیں ہے، زمینوں کا PHB بڑھ گیا 9,10 تک پہنچ گیا۔ جعلی کھادیں اور سپرے ڈالتے ڈالتے اور کڑوے پانی کے ساتھ زمین کو سیراب کرتے ہیں اور یہ فرمایا جاتا ہے، ہمارے وزیر اعلیٰ بھی یہ کہتے ہیں وزیر زراعت بھی یہ کہتے ہیں کہ پیداوار بڑھاؤ، پیداوار بڑھاؤ، مجھے وہ نظام دین یاد آرہا ہے کسی وقت میں ریڈیو پاکستان پر اُس کی آواز گونجتی تھی غلہ ہو را گا بیلیا، غلہ ہو را گا بیلیا بھئی غلہ تو اگا پیداوار بڑھا یہ پیداوار کا دام تو ملے۔ پیداوار بڑھانے کی بات کرتے ہو، قیمتوں کا تعین نہیں کرتے ہو، ہندوستان میں 32 قراس پر سپورٹ پرائس دی ہے، وہاں پر پیداواری اخراجات بھی کم ہیں وہاں پر ایک کھیت کا کاشتکار جو ہے وہ بھی خوشحال ہے اور ہمارے ہاں آدھے آدھے مربعے کو یہ بھی چھوٹ دی گئی ہے کہ وزیر اعظم صاحب نے یہ احسان فرمایا تھا کہ 3½-ارب روپے کا package دیا ہم اُس کی بھی تحسین کرتے ہیں جو اچھا کام ہے ضرور تحسین کرتے ہیں لیکن ان حالات میں 3½-ارب سے دیا تو نہیں جلتا، کاشتکار کا چولہا بھی نہیں جلتا۔ اب آپ صحت کا حال لے لیں یہاں پر سارے ایوان میں یہی کہا گیا کہ ڈاکٹر نہیں ہیں، ادویات نہیں ہیں، آلات نہیں ہیں اس لئے میری مختصر سی یہ بات ہوگی کہ BHUs,RHCs اور کم از کم DHQs میں تمام جو specialist facilities ہیں وہ مہیا ہونی چاہئیں اور ڈاکٹروں کے لئے بھی میری یہ گزارش ہے کہ میرٹ پالیسی جو سپریم کورٹ نے بھی برقرار رکھی ہے وہاں پر خواتین داخلہ لیتی ہیں، شاید اچھے رشتوں کے لئے داخلہ لیتی ہیں، فیلڈ میں کام کرنے کے لئے نہیں آتیں اس پر توجہ دینا ہوگی۔ جو ڈاکٹری کر کے، ایم بی بی ایس کر کے شادی کر کے گھر اسی میں لگ جاتی ہیں اور فیلڈ میں جانے کے لئے کوئی تیار نہیں ہے اس لئے وہاں ڈاکٹر بھی نہیں ملتے ہیں۔ یہاں پر brain drain ہو رہا، اس brain drain کو روکنا ہوگا اور سرمائے سے بھی روکنا ہوگا۔

جناب چیئر مین! ایک آخری بات میں یہ بھی آپ سے عرض کر دوں کہ ہمارے جیسے ترقی پذیر ملکوں کو جن کا سرمایہ بھی باہر جا چکا ہو اور یہ اُن کی مجبوری ہے بیرونی قرضے، اندرونی قرضے اور ٹیکسوں پر، ٹیکسوں کے نظام پر جہاں پر مک مکا ہے اس کے بغیر تعمیر و ترقی ہمارے ڈویلپمنٹ کے اور نان ڈویلپمنٹ کے جتنے بھی پراجیکٹ ہیں وہ expenditure کیسے پورے کر سکتے ہیں؟ اس لئے ہمیں یہ توجہ دینا ہوگی اپنے brain drain پر بھی توجہ دینا ہوگی، اپنی پالیسیوں پر بھی توجہ دینا ہوگی، اپنی حکومتی

ترجیحات پر بھی توجہ دینا ہوگی کہ ہماری ترجیحات کدھر جارہی ہیں ؟ ہم اورنج لائن ٹرین کے خلاف نہیں ہیں، میٹرو بس کے بھی ہم خلاف نہیں ہیں، چاہے آپ سارے لاہور کے نیچے underground اورنج لائن ٹرین بنادیں ،آپ لندن کی طرح بنا دیں ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن جو محروم حلقے ہیں اُن کو بھی جینے کا حق دو۔ 1982 میں ایک ریسرچ کے لئے انگلینڈ گیا کہ اُن لوگوں نے بغیر انقلاب کے یہ کیسے ترقی کر لی جس پر وہاں کے لوگ بھی شاقی تھے Ireland, Scotland بھی شاقی تھا کہ لندن پر سارا کچھ خرچ ہو رہا ہے آج یہاں پر ہماری اپوزیشن بھی کہتی ہے کہ لاہور پر خرچ ہو رہا ہے ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے یہ سہولت ہے دی جانی چاہئے لیکن لندن کے لوگوں نے بھی Ireland, Scotland کے لوگوں کو جینے کا حق دیا تھا یہاں پر جینے کا حق نہیں ہے۔ یہ دیہات کے لوگوں کے لئے تعلیمی پالیسی، صحت ہے اور نہ اُن کو روزگار۔ آج میں تعلیمی پالیسی پر وزیراعلیٰ کی تحسین کرتا ہوں کہ وہ کوششیں کرتے ہیں اس سے ہمارا لٹریسی ریٹ تو بڑھ جائے گا۔ آج بھی ہم اُن لوگوں کو کلرکی اور درجہ چہارم کی نوکری نہیں دے سکتے جب یہ بچے آٹھ آٹھ جماعت پاس بھی کر جائیں، میٹرک بھی کر جائیں گے تو ہم کہاں سے دیں گے، نوکریاں کدھر سے دو گے ؟ اس لئے یہ نظام تعلیم کا جو فرق حکمران پیدا کرنے اور محکوم پیدا کرنے کا ہے اس disparity اور discrimination کو بھی ختم کرنا ہوگا۔

جناب چیئرمین! میں مزدور کے حالات بھی بتادوں۔ شاید حبیب جالب نے ایسے ہی حالات کے لئے یہ چند اشعار کہے تھے۔

حال اب تک وہی ہیں غریبوں کے
دن پھرے ہیں فقط وزیروں کے
ہر بلاول ہے دیس کا مقروض
پاؤں ننگے ہیں بے نظیروں کے

یہاں سے وزیر سارے ہی اٹھ گئے ہیں۔

جناب چیئرمین: میاں صاحب! میں request کر دوں کہ حبیب جالب کی روح کو تکلیف ہو رہی ہوگی تو آپ بعد میں جاکر اپنا شعر ذرا درست پڑھ لینا۔ حبیب جالب نے جو شعر کہا تھا اس کو اچھی طرح سے پڑھ لینا، ویسے آپ بات جاری رکھیں۔

میاں محمد رفیق: جناب چیئرمین! مجھے پتا ہے کہ اس نے کہا تھا کہ "حال اب تک وہی ہیں فقیروں کے" میں نے اس میں تھوڑی سی تحریف اپنے طور پر کی ہے۔ یہ شعر فقیروں کا ہے شاید اس نے ان غریبوں کو فقیر کہہ دیا ہوگا۔ اصل شعر میں فقیر ہی درج ہے لیکن میں نے اپنے طور پر اس میں تحریف کر دی ہے باقی تو ساری چیز ٹھیک ہے۔ اس نے اس وقت غریبوں کو فقیر کہہ دیا اور میں آج فقیروں کو غریب کہہ رہا ہوں یہ سارے لوگ غریب ہی ہیں۔

جناب چیئرمین! ان حالات کے تحت یہ دیکھیں کہ elimination of child and bonded labour یہ کتنا بڑا المیہ ہے۔ ہمارے وزیر اعلیٰ اس پر بہت توجہ دے رہے ہیں اور اس میں کچھ میرا بھی حصہ ہے مجھے اس کمیٹی کا ممبر بھی بنایا گیا ہے۔ میں نے دیکھا کہ جو اربوں روپے ان مزدوروں کے لئے مختص تھے وہ خُورد بُرد کئے گئے اور اب ILO نے بھٹہ مزدوروں کے بچوں کے لئے سکول تعمیر کرنے کے لئے ساڑھے پانچ ارب روپے دیئے ہیں۔ Child and Bonded Labour کے جو صاحب ڈی جی بنائے گئے تھے وہ تنگ آ کر استعفیٰ دے گئے کیونکہ ان سے حصے مانگے جا رہے تھے انہوں نے کہا کہ میں نے جیل نہیں جانا ہے اس لئے وہ استعفیٰ دے کر واپس چلے گئے۔ ہمارے ہاں کرپشن کا یہ حال ہے اس لئے میں آپ سے گزارش کروں گا کہ تمام حکومتی پالیسیاں، جو اچھا کام ہے ان کی ہم تحسین کرتے ہیں لیکن جہاں جہاں کمیاں ہیں، جہاں جہاں discrimination ہے، جہاں جہاں disparity ہے اسے ختم کیا جائے۔ اصل میں زمین کا ٹکڑا کاشتکار کو جینے دیتا ہے اور نہ مرنے دیتا ہے۔ جو 70 فیصد آبادی دیہات کی ہے اس پر جو ترجیحات ہونی چاہئیں وہ نہیں ہیں۔

جناب چیئرمین! میں آخر میں یہ بات کہہ دوں کہ جتنا قرض اورنج لائن ٹرین کے لئے لیا گیا یا اس میٹرو بس کے لئے لیا گیا، 70 فیصد کاشتکاروں اور غریبوں کی آبادی ہے ان کے لئے اتنا قرض نہیں لیا جا سکتا؟ اب اگر ان کے لئے بھی اتنا قرض لے لیا جائے تو 70,75 کروڑ ہر ایم پی اے کے حصے میں آتا ہے۔ ہر ایم پی اے کو 70,75 کروڑ مل جائے تو اس کے حلقے کی حالت بدلی جا سکتی ہے، غریبی دور کی جا سکتی ہے، محرومیاں دور کی جا سکتی ہیں، ضرورتیں پوری کی جا سکتی ہیں اور ان کو سہولتیں دی جا سکتی ہیں۔ کیا ان لوگوں کا حق نہیں ہے؟ میں پھر یہ عرض کروں گا کہ ہم اورنج لائن ٹرین کے خلاف نہیں ہیں کیونکہ یہ سہولتیں عوام کو ملنی چاہئیں، یہ اچھی کاوش ہے، اچھی سوچ ہے لیکن جینے کا حق اُدھر بھی دو جن سے جینے کا حق چھین لیا گیا ہے۔

جناب چیئرمین! میں آپ کا شکریہ ادا کروں گا، میرے سٹاک میں تو بہت ساری باتیں موجود ہیں۔ میں آخر میں یہ گزارش کر کے بیٹھ جاؤں گا کہ عوام کہتی ہے کہ

خداوندا تیرے یہ سادہ دل بندے کدھر جائیں
یہاں سلطانی بھی عیاری اور درویشی بھی عیاری

جناب چیئرمین: میاں صاحب! اب کوئی گلہ تو نہیں ہے، آپ راضی ہو؟

میاں محمد رفیق: جناب چیئرمین! آپ کا بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ الحاج محمد الیاس چنیوٹی!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ محترمہ عذرا صابر خان!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ محترمہ تحسین فواد!

محترمہ تحسین فواد: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ۔ جناب چیئرمین! میں جس دن سے یہاں ہاؤس میں آئی ہوں راولپنڈی کے لئے پانی کے مسئلے پر بات کر رہی ہوں لیکن اس پر کوئی عملدرآمد نہیں ہو رہا ہے۔ ہمارے کینٹ ایریا میں پانی کی انتہائی قلت ہے، اُدھر لوگ پانی کی بوند کو ترستے ہیں۔ وہاں پر شاید ٹینکر مافیا کا راج ہے یا کیا سسٹم ہے، اس کو ذرا دیکھا جائے۔ یہاں منسٹر صاحبہ تو بیٹھی ہوئی نہیں ہیں۔

جناب چیئرمین: یہ نوٹ لیا جا رہا ہے۔

محترمہ تحسین فواد: جناب چیئرمین! یہ ضرور نوٹ کریں کیونکہ تین سال ہو گئے ہیں میں ایک ہی مسئلہ پر بات کر رہی ہوں۔ راول ڈیم سے بیس سال پہلے جتنا پانی آتا تھا ہمیں آج بھی اتنا ہی مل رہا ہے لہٰذا راولپنڈی شہر کے لئے پانی کو بڑھایا جائے۔ وہاں پر صاف پانی کا بہت بڑا مسئلہ ہے۔ صاف پانی تو ایک علیحدہ بات ہے وہاں پانی ہی نہیں ملتا۔ ہمیں ہانڈیوں کے لئے بھی پانی باہر سے خریدنا پڑتا ہے، اس کا ضرور نوٹس لیا جائے۔ علاقے میں قبرستان کے لئے جگہ نہیں مل رہی ہے مہربانی فرما کر وہاں قبرستان کے لئے ضرور جگہ مختص کی جائے۔ لوگ مر جاتے ہیں تو دفنانے کے لئے کئی کئی گھنٹے پھرتے ہیں اور انہیں جگہ نہیں ملتی لہٰذا ان کے لئے جگہ مختص کی جائے۔ ہمارا ایک rural area ہے اڈیالہ روڈ سائیڈ پر آگے چلے جائیں اس کے ساتھ پچاسوں گاؤں ہیں وہاں پر لڑکیوں کے لئے سکول ہے نہ کوئی کالج ہے۔ وہاں پر زمین بہت ہے اگر کہیں تو میں بھی زمین دینے کے لئے تیار ہوں وہاں پر بس کوئی کالج یا سکول بنا دیا جائے۔ بچیاں جب میٹرک کر لیتی ہیں تو کالج بہت دور پڑتا ہے اس لئے وہ لوگ بچیوں کو نہیں بھیجتے اس لئے میری گزارش ہو گی کہ اس ایریا پر ضرور توجہ دیں وہاں سکول اور کالج بنائے جائیں۔

جناب چیئرمین! میری پُر زور گزارش ہے کہ rural area میں زچہ بچہ سنٹر اور تمام بیماریوں کے علاج کے لئے ہسپتال کے قیام کی منظوری دی جائے۔ علاقوں میں سڑکوں کی حالت انتہائی ناگفتہ بہ ہے وزیر اعلیٰ کے دیہی روڈ پروگرام کے تحت کارپٹ سڑکوں کی منظوری دی جائے اور اس کے لئے فنڈز مختص کئے جائیں۔ میں پینے کے صاف پانی کے لئے پہلے بھی کہہ چکی ہوں اس کے لئے ضرور نوٹس لیا جائے۔ بہت شکریہ

جناب چیئرمین: بہت شکریہ۔ محترمہ شبینہ ذکریا بٹ!۔ موجود نہیں ہیں۔ جی، محترمہ فائزہ مشتاق!

محترمہ فائزہ مشتاق: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب چیئرمین! تاریخ گواہ ہے کہ کوئی قوم فروغ تعلیم کے بغیر ترقی کی منازل طے نہیں کر سکتی اسی حقیقت کے پیش نظر گورنمنٹ آف پنجاب نے بجٹ میں ہمیشہ تعلیم کو سر فہرست رکھا ہے اور educational reforms لانے کی کوشش کی ہے۔ اس سلسلے میں دانش سکول اور پنجاب ایجوکیشن انڈوومنٹ فنڈ خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ میں یہ تجویز دینا چاہوں گی کہ special children کے لئے قائم تمام سکولوں کو پنجاب بھر میں اپ گریڈ کیا جائے۔ جو سکول پرائمری تک ہیں انہیں میٹرک تک کیا جائے اور جو سکول میٹرک تک ہیں انہیں کالج تک اپ گریڈ کیا جائے تاکہ سپیشل بچے اپنے علاقے میں ہی تعلیم کی سہولت سے مستفید ہو سکیں اور معاشرے کے کارآمد فرد بن سکیں۔ اس سلسلے میں اس بجٹ میں خصوصی طور پر فنڈز رکھے جائیں۔ میرے ضلع منڈی بہاؤالدین میں کوئی دانش سکول نہیں ہے اور پنجاب گورنمنٹ کا یہ معیار ہے کہ جن اضلاع میں دانش سکول نہ ہوں وہاں گورنمنٹ سکول کو Centre of Excellence School کا درجہ دیا جاتا ہے۔ اس سلسلے میں گورنمنٹ گرلز ہائی سکول منڈی بہاؤالدین کو Centre of Excellence School کا درجہ دیا جائے۔ اس سکول کا ایریا، بلڈنگ اور ٹیچنگ سٹاف اس facility کے لئے کافی ہیں اور یہ کافی بڑا سکول ہے۔

جناب چیئرمین! گورنمنٹ آف پنجاب کا ایک بہت احسن قدم صاف پانی پراجیکٹ ہے۔ اس منصوبے کے تحت شمسی توانائی سے چلنے والے جدید فلٹریشن پلانٹ لگائے جائیں گے اور پنجاب کے تمام اضلاع کو آٹھ packages میں تقسیم کیا جائے گا۔ منڈی بہاؤالدین کو چوتھے package میں رکھا گیا ہے۔ میں یہ request کرنا چاہوں گی کہ منڈی بہاؤالدین کو پہلے package میں رکھا جائے کیونکہ منڈی بہاؤالدین کا زیر زمین پانی بہت زیادہ آلودہ ہے جس کی وجہ سے ہیپاٹائٹس جیسی موذی بیماری بہت عام ہے اور بہت زیادہ اموات اس بیماری کی وجہ سے ہو چکی ہیں۔ میں ایک چیز اور کہنا چاہتی ہوں کہ

منڈی بہاؤالدین میں ریلوے لائن شہر کو دو حصوں میں تقسیم کرتی ہے۔ ٹرین کے arrival اور departure کے ٹائم میں پھاٹک بند ہونے کی وجہ سے ٹریفک کا نظام درہم برہم ہو جاتا ہے اور اکثر ٹریفک جام کی صورتحال پیدا ہو جاتی ہے۔ شہر کے تمام leading schools ریلوے لائن کے پار ہونے کی وجہ سے اکثر بچے سکول سے لیٹ ہو جاتے ہیں یا گھر واپسی پر گھنٹہ گھنٹہ لیٹ پہنچتے ہیں۔ اس سلسلے میں وزیر اعلیٰ سے کئی بار request کی جا چکی ہے اور میری آپ سے request ہے کہ اولڈ رسول روڈ پر انڈر پاس تعمیر کیا جائے تاکہ اہلیان شہر کے سنگین مسئلے کو حل کیا جائے اور ترجیحی بنیادوں پر اس منصوبے کے لئے فنڈز allocate کئے جائیں۔ بہت شکریہ

جناب چیئرمین: جی، ڈاکٹر صلاح الدین!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ جناب محمد حسان ریاض!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ چودھری رفاقت حسین گجر! آپ بات کریں۔

چودھری رفاقت حسین گجر (ایڈووکیٹ): جناب چیئرمین! آپ کا بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے پری بجٹ پر بات کرنے کا موقع دیا۔ میں یہاں یہ کہنا چاہتا ہوں، پہلی بات تو یہ ہے کہ یہاں نوٹ کرنے والا کوئی نہیں ہے لیکن آپ کہتے ہیں تو زنجیر ہلا دیتے ہیں۔

جناب چیئرمین: یہ سارا کچھ ریکارڈ ہو جائے گا۔ اب ضروری نہیں کہ ادھر بیٹھ کر ریکارڈ کرے۔ یہ ساری چیزیں ریکارڈ ہو رہی ہیں۔

چودھری رفاقت حسین گجر (ایڈووکیٹ): جناب چیئرمین! میرے علم میں ہے کہ اسمبلی کی ساری کارروائی نوٹ ہو رہی ہے لیکن نوٹ لینے والا کوئی نہیں ہے۔ یہ پری بجٹ سیشن جس مقصد کے لئے call کیا گیا ہے تو وہ مقصد اس وقت fulfill نہیں ہو رہا۔

جناب چیئرمین: گجر صاحب! آپ اپنی بات جاری رکھیں۔ آپ کی تجاویز میں personally نوٹ کر لیتا ہوں۔

چودھری رفاقت حسین گجر (ایڈووکیٹ): جناب چیئرمین! بہت شکریہ۔ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جب تک لاء اینڈ آرڈر کی صورتحال بہتر نہیں ہو گی اور جب تک معاشرے میں امن وامان قائم نہیں ہو گا تو اس وقت تک آپ کسی لحاظ سے ترقی کا خواب دیکھ سکتے ہیں اور نہ ہی ترقی کی جانب رواں دواں ہو سکتے ہیں۔۔۔

کورم کی نشاندہی

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! یہ اتنی اہم بحث ہے اور کورم پورا نہیں ہے۔ آپ پہلے کورم پورا کرائیں۔

جناب چیئرمین: جی، کورم کی نشاندہی کی گئی ہے۔ گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے لہٰذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب چیئرمین: تمام معزز ممبران اپنی سیٹوں پر تشریف رکھیں۔ گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا ہے، اجلاس کی کارروائی شروع کی جاتی ہے۔ جی، چودھری رفاقت حسین گجر! اپنی تقریر wind up کریں۔

پری بجٹ بحث

(---جاری)

چودھری رفاقت حسین گجر (ایڈووکیٹ): شکریہ۔ جناب چیئرمین! میں یہ گزارش کر رہا تھا کہ جب تک امن وامان کا مسئلہ حل نہیں ہوگا، ہمارے تھانوں میں لوگوں کو انصاف نہیں ملے گا، جب تک تھانوں میں مطلوبہ تعداد پوری نہیں ہوگی، جب تک انصاف غریب کی دہلیز تک نہیں ملے گا تب تک امن وامان نہیں ہوگا۔ میری اس میں یہ گزارش ہوگی کہ ہمیں ایک تھنک ٹینک بنا کر، ایک کمیٹی بنا کر غور کرنا چاہئے کہ سوسائٹی میں معاشرے میں جو کرائمز بڑھ رہے ہیں، جس nature کا کرائمز میں اضافہ ہو رہا ہو اس کے مطابق اس میں ترمیم کرنی چاہئے۔

جناب چیئرمین: اب آپ اپنی تقریر کو wind up کرلیں۔

چودھری رفاقت حسین گجر (ایڈووکیٹ): جناب چیئرمین! درست ہے۔ میں یہ کہنا چاہتا تھا کہ اس ملک میں جیسا کہ ہمارے وزیراعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف نے ایجوکیشن پر خصوصی توجہ دی ہے۔ اس سے بہت سارے مسائل حل ہوئے ہیں لیکن ابھی بہت سارے ایسے مسئلے ہیں جو غور طلب

ہیں۔ ہمیں عوام کے لئے کوشش کرنی چاہئے کہ ہم اپنے صوبہ میں یکساں نظام تعلیم رائج کر سکیں اگر یکساں نظام تعلیم رائج ہو گا تو طبقاتی classes پیدا نہیں ہوں گی۔ اس طرح ہمارا صوبہ ترقی کر سکے گا؟

جناب چیئرمین! اس کے بعد دوسرے نمبر پر عرض کروں گا کہ میرے ڈسٹرکٹ گوجرانوالہ میں صرف ایک ہی ڈی ایچ کیو ہسپتال ہے، پورے گوجرانوالہ کی ایمرجنسی کو صرف اور صرف ڈی ایچ کیو ہسپتال treat کرتا ہے۔ خدانہ کرے اگر کوئی ایمرجنسی ہو جائے تو ڈی ایچ کیو ہسپتال کے علاوہ کوئی ایمرجنسی سنٹر ایسا نہیں ہے۔ میری آپ کی وساطت سے محترمہ وزیر خزانہ سے گزارش ہو گی کہ ضلع گوجرانوالہ میں ہیلتھ پر خصوصی توجہ دی جائے۔ گوجرانوالہ ڈی ایچ کیو ہسپتال میں ڈائیلسز سنٹرز کے صرف چھ یونٹس ہیں، اتنا بڑا شہر ہے اور اس کے باوجود صرف چھ یونٹس ہیں، اس پر بھی خصوصی توجہ دی جائے۔ اس کے علاوہ ہمارے ڈسٹرکٹ گوجرانوالہ سے ایک روڈ نکلتا ہے جو کہ موٹروے کو لنک کرتا ہے۔ اعوان چوک سے خانقاہ ڈوگراں اگر بن جائے تو نہ صرف ضلع گوجرانوالہ کو بلکہ دو انڈسٹریل حب، فیصل آباد اور گوجرانوالہ ڈویژن جس میں پسرور، شکر گڑھ، نارووال اور سیالکوٹ بھی مستفید ہو سکتا ہے۔ اس پر خصوصی توجہ دی جائے۔ شکریہ

جناب چیئرمین: شکریہ

چودھری عبدالرزاق ڈھلوں: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔ اگر اجازت ہو تو میں بھی دو منٹ بات کر لوں۔

جناب چیئرمین: آپ تو اپنی تقریر کر چکے ہیں۔

چودھری عبدالرزاق ڈھلوں: جناب چیئرمین! میں نے سرگودھا کے متعلق دو تین باتیں کرنا تھیں۔

جناب چیئرمین: ڈھلوں صاحب! یہ Pre-budget speeches ہو رہی ہیں۔

چودھری عبدالرزاق ڈھلوں: جناب چیئرمین! دو منٹ بات کرنے کی اجازت دے دی جائے۔

جناب چیئرمین: اس طرح سے تو پھر سارے بات کرنا چاہیں گے۔

چودھری عبدالرزاق ڈھلوں: جناب چیئرمین! میں صرف ایک منٹ لوں گا۔

جناب چیئرمین: ڈھلوں صاحب! آپ جلدی سے اپنی بات کر لیں۔ ویسے آپ پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنا چاہتے ہیں یا pre-budget speech کرنا چاہتے ہیں؟

چوہدری عبدالرزاق ڈھلوں: جناب چیئرمین! میں پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

چوہدری عبدالرزاق ڈھلوں: جناب چیئرمین! میں یہ بات کرنا چاہ رہا ہوں کہ اس وقت میری محترمہ وزیر خزانہ بیٹھی ہوئی ہیں۔ پنجاب کے آٹھ ڈویژنل ہیڈکوارٹرز ہیں جن میں سے ایک سرگودھا بھی ہے۔ آپ پورے پنجاب کا موازنہ کر لیں تو وہاں پر سرگودھا ڈویلپمنٹ اتھارٹی بنی ہے، نہ وہاں پر واسا بنا ہے---

جناب چیئرمین: یہ آپ نے اپنی pre-budget speech میں کیوں نہیں کہا۔

چوہدری عبدالرزاق ڈھلوں: جناب چیئرمین! میں آپ سے دو منٹ لینا چاہتا ہوں زیادہ نہیں۔ آج تک وہاں پر کوئی اوور ہیڈ برج بنا ہے اور نہ ہی ہمارے پاس وہاں پر کوئی proper hospital ہے اور تو اور کارڈیالوجی سنٹر تک نہیں ہے۔ یہ تو ڈویژنل ہیڈکوارٹر کا حال ہے، بھکر تک سے لوگ ہمارے پاس آتے ہیں۔ میں محترمہ وزیر خزانہ کے نوٹس میں یہ باتیں لانا چاہتا ہوں کہ جب پیسوں کی تقسیم ہوتی ہے تو اس میں سرگودھا ڈویژنل ہیڈکوارٹرز کا خصوصی طور پر خیال رکھا جائے۔ بہت شکریہ

جناب چیئرمین: شکریہ۔ اب محترمہ وزیر خزانہ اپنی تقریر wind up کریں گی۔

(اس مرحلہ پر حکومتی بنچوں کی تمام خواتین معزز ممبران
ترقیاتی فنڈز کی ڈیمانڈ کے لئے کھڑی ہو گئیں)

جناب چیئرمین: پہلے ان معزز خواتین کی بات سن لیں۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ۔ جناب چیئرمین!

جناب چیئرمین: آپ لوگ باجماعت بول رہے ہیں۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب چیئرمین! باجماعت بول رہے ہیں ان کی لیڈر آپ سے مخاطب ہے۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب چیئرمین! ہمیں آپ کی توجہ چاہئے۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب چیئر مین! کیا constitution میں reserve seats اور دوسرے جو لوگ competition کر کے آتے ہیں، میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ ان میں کوئی فرق ہے؟ ہم بھی ایسے ہی منتخب ہو کر آتی ہیں، جیسے سینیٹر کا الیکشن ہوتا ہے۔ جب سارے لوگ equal ہیں تو ہمیں ڈویلپمنٹ فنڈز کیوں نہیں دیئے جاتے؟

جناب چیئر مین! میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ ہم نے اپنا حلقہ نہیں چلانا، محترمہ وزیر خزانہ! اعلان کریں کہ ڈویلپمنٹ فنڈز reserve seats کے لئے رکھا جا رہا ہے۔ یہاں خواتین کی اتنی majority ہے ہم اتنا کام کرتی ہیں ہم نے بھی اپنا حلقہ چلانا ہوتا ہے اور اس سلسلے میں ہمارے ساتھ وزیر اعلیٰ کا وعدہ تھا۔

جناب چیئر مین: اب آپ تشریف رکھیں، میری بات سنیں۔ اصل میں بات یہ ہے کہ یہ جو ڈویلپمنٹ فنڈز ہوتے ہیں، پہلی بات تو یہ ہے کہ اس کی identification as a matter of right کوئی بھی ایم پی اے، چاہے وہ حکومتی بنچوں سے ہو چاہے وہ اپوزیشن کی طرف سے ہو کوئی بھی ایم پی اے as a matter of right اس کی identification نہیں مانگ سکتا۔ یہ ایڈمنسٹریشن کا prerogative ہے اور وزیر اعلیٰ اس ایڈمنسٹریشن کے ہیڈ ہیں بلکہ پورے صوبے کے ہیڈ ہیں۔ یہ ان کا prerogative ہے۔ مہربانی کر کے آپ نے جو بھی مطالبہ کرنا ہے وہ وزیر اعلیٰ سے کریں۔ آپ حکومتی بنچوں کی ایم پی ایز ہیں آپ کو مسلم لیگ (ن) متناسب نمائندگی کے تحت یہاں پر لائے ہیں، آپ وزیر اعلیٰ سے بات کریں اور انشاء اللہ تعالیٰ آپ کو وہ فنڈز ملیں گے identification ہی چاہئے ویسے وہ فنڈز کوئی جیب کے لئے نہیں ملتے۔ شکریہ

جناب محمد عارف عباسی: جناب چیئر مین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئر مین: جی، فرمائیں!

جناب محمد عارف عباسی: جناب چیئر مین! شکریہ۔ میں محترمہ وزیر خزانہ کی توجہ دو تین معاملات کی طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں۔

جناب چیئر مین: عباسی صاحب! میں آپ سے ایک بات پوچھنا چاہوں گا کہ آپ اپنا بائیکاٹ ختم کر چکے ہیں؟

جناب محمد عارف عباسی: جناب چیئر مین! میں پوائنٹ آف آرڈر پر دو تین مسئلے پیش کرنا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین: اب آپ announce کریں کہ بائیکاٹ ختم کر دیا ہے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب چیئرمین! بائیکاٹ ختم نہیں کیا میں پوائنٹ آف آرڈر پر بات کر رہا ہوں۔

جناب چیئرمین: بائیکاٹ ختم کر چکے ہیں تو اب آپ پوائنٹ آف آرڈر پر بولیں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب چیئرمین! ڈسٹرکٹ راولپنڈی کے دو تین انتہائی اہم مسائل ہیں جو میں محترمہ وزیر خزانہ کے علم میں لانا چاہتا ہوں۔ ہماری کوہالہ، کوٹلی ستیاں ایک Bulk Water Supply Scheme ہے، پچھلے کئی سالوں سے اس پر کروڑوں روپے لگ چکے ہیں، کروڑوں روپے کا سامان پڑا ہوا ہے اور یہ سکیم پچھلے کئی سالوں سے زیر التواء ہے۔ کوٹلی ستیاں میں پانی کا بہت بڑا مسئلہ ہے۔ میری گزارش ہے کہ اس کو اس بجٹ میں مدنظر رکھا جائے۔ اس کے علاوہ ہماری ایک روڈ سہالہ کہوٹہ روڈ ہے، اس کا وزیر اعلیٰ کئی دفعہ وہاں جا کر اعلان بھی کر کے آئے ہیں اور سینکڑوں لوگ وہاں ہر سال حادثات کا شکار ہوتے ہیں، کہوٹہ سہالہ روڈ کے متعلق چونکہ وزیر اعلیٰ خود اعلان کر کے آئے ہیں اس لئے اس بجٹ میں اس کو مدنظر رکھا جائے تیسرا مسئلہ مری میں لینڈ سلائڈ نگ کا ہے وہاں بگلہ یونین کونسل میں بہت زیادہ زمین اور گھر سلائڈنگ کی نذر ہو چکے ہیں اور کئی ایسے لوگ ہیں جن کے پاس تمبو لگانے کے لئے بھی جگہ نہیں ہے چونکہ ان کی ساری زمین لینڈ سلائڈ نگ کی وجہ سے ختم ہو گئی ہے۔ میں چاہوں گا کہ بگلہ یونین کونسل کے جو متاثرین ہیں جن کے گھر چلے گئے، جن کی زمینیں چلی گئی ہیں انہیں کم از کم اتنی زمین دی جائے کہ وہ اپنے لئے shelter بنا سکیں۔ یہ تین بڑے اہم معاملات ہیں مجھے یقین ہے کہ میڈم منسٹر صاحبہ ان کو مدنظر رکھیں گی۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ اب میں محترمہ وزیر خزانہ سے request کروں گا کہ وہ wind up speech کریں۔

وزیر خزانہ (ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! میں معزز ممبران اسمبلی کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرنا چاہتی ہوں جنہوں نے اس Pre-budget discussion میں حصہ لیا ہے بالخصوص ان معزز ممبران کا جنہوں نے فنانس ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے دیا گیا سوالنامہ بھر کے ہمیں اپنی بہت ہی معتبر آرا سے مستفید کیا ہے۔ Overall 107 ممبران نے اس Pre-budget discussion میں حصہ لیا ہے 61 ممبران نے floor پر بات کر کے اور باقی نے سوالنامہ ہمیں fill کر کے

دیا ہے۔ میں آپ سب کی تہہ دل سے شکر گزار ہوں کہ آپ نے اتنی اچھی طرح سے Pre-budget session میں participate کیا ہے۔ آپ سب کا بہت شکریہ

جناب چیئرمین! اس حکومت نے participatory budget making کو کرنے کے لئے کچھ اچھے اور اہم اقدامات اٹھائے ہیں ان میں بہت important قدم یہ ہے کہ ہم یہ Pre-budget session رکھتے ہیں اور اس دفعہ سوالنامہ بھی دیا ہے۔ میں آپ کے توسط سے اس ایوان کو یقین دلانا چاہتی ہوں کہ اس میں جتنی تجاویز ملی ہیں چاہے وہ حکومتی بنچوں سے ہیں یا اپوزیشن بنچوں سے ہم ان سے فائدہ اٹھائیں گے۔ میں آپ کے توسط سے یہ بھی کہنا چاہتی ہوں کہ ہمیں جتنے بھی analysis اور تجاویز یہاں سے ملی ہیں ہم ان کی basis پر ایک رپورٹ تیار کر کے relevant ایڈمنسٹریٹو ڈیپارٹمنٹس کو دیں گے اور ان سے کہیں گے کہ ہماری priorities اور اس میں جو feasible suggestions ہیں جو خاص طور پر ہماری growth strategy کو آگے لے کر جاتی ہیں وہ ان کو اس میں include کریں اور میں اپنے طور پر اس کا follow up بھی کروں گی۔ اس ایوان سے میری یہ commitment ہے کہ ہم یہ رپورٹ بنا کر سارے ایڈمنسٹریٹو ڈیپارٹمنٹس کو ارسال کریں گے تاکہ وہ اس کو استعمال کر کے مستفید ہو سکیں۔

جناب چیئرمین! ایوان نے جن areas میں جو priorities اٹھائی ہیں اور identify کیا ہے میں ان کو جلدی جلدی سے summaries کر دوں جن پر سب سے زیادہ زور دیا گیا ہے اور کہا گیا ہے کہ ہم بجٹ بنانے میں ان پر توجہ دیں وہ صوبے میں تعلیم کا فروغ ہے enrollment rate، retention rate میں اضافہ، missing facilities کی فراہمی، لڑکیوں کے لئے تعلیمی وظائف اور اساتذہ کی ٹریننگ ہے۔

جناب چیئرمین! دوسرے نمبر پر لاء اینڈ آرڈر اور پولیس کی کارکردگی بہتر بنانے کے لئے اصلاحات اور ٹریننگ کی سہولتیں فراہم کرنے پر زور دیا گیا ہے۔ صحت کی سہولت میں اضافہ، علاج معالجے کے لئے دیگر مشینوں کی فراہمی اور نئے ہسپتالوں پر بھی زور دیا گیا ہے۔ پینے کے صاف پانی اور سیوریج کی سہولتوں کی فراہمی، زرعی آلات، بجلی، کھاد اور بیج وغیرہ پر سبسڈی، زراعت کے شعبے میں تحقیق اور مختلف اجناس کے لئے امدادی قیمتوں کا اعلان، کاشتکاروں کو قرضہ کی فراہمی اور مارکیٹ کمیٹیوں کے نظام کو بہتر بنانے کو بھی focus کیا گیا ہے۔ جنوبی پنجاب میں hill torrents اور قدرتی آفات سے بچاؤ کے اقدامات، سڑکوں کی مرمت، پلوں کی تعمیر اور سیاحتی مقامات کی ترقی، خواتین، اقلیتوں، کسان،

خصوصی افراد،vulnerable segments کے لئے بجٹ کی فراہمی، لڑکیوں اور لڑکوں کے لئے فنی تعلیم کے اداروں کا قیام، ٹیکس وصولی کے نظام کی مزید اصلاحات کرنا اور اریگیشن کو focus کرنے کی ترجیحات اس floor سے سامنے آئی ہیں۔

جناب چیئرمین! ہم نے جو سوالنامہ دیا تھا میں اس کے بھی تھوڑے سے analysis آپ کے سامنے پیش کروں گی۔ چونکہ ہم نے جو 46 سوالنامے دیئے تھے وہ ہمیں بہت useful لگے ہیں اور ہم باقاعدہ اس کا analysis کر رہے ہیں۔ اسی حساب سے جو ہمارے معزز ممبران کی ترجیحات ہیں میں انہیں بہت quickly اور briefly آپ کے سامنے لانا چاہتی ہوں کہ اسمبلی ممبران کی ترجیحات میں تعلیم، صحت اور لاء اینڈ آرڈر پہلے دوسرے اور تیسرے نمبر پر ہیں۔ تعلیم کے شعبے میں ممبران اسمبلی کی آراء کے مطابق پرائمری اور فنی تعلیم اہمیت کے اعتبار سے پہلے اور دوسرے نمبر پر رہی ہیں۔ ممبران اسمبلی نے تعلیمی services کو بہتر بنانے کے لئے اساتذہ کی خالی اسامیوں پر بھرتی اور missing facilities کی فراہمی پر بہت زور دیا ہے۔ ساتھ ہی ساتھ ممبران نے خواتین کے لئے تعلیمی سہولیات بہتر بنانے کے لئے مزید ہائی سکول بنانے اور اپ گریڈیشنز کی تجاویز بھی دی ہیں۔ صحت کے شعبے میں ممبران اسمبلی کی رائے میں پرائمری صحت کی سہولتوں کی فراہمی سب سے اہم ہے جبکہ سیکنڈری اور tertiary health care کی ترجیحات دوسرے اور تیسرے نمبر پر رہی ہیں۔ ممبران اسمبلی نے صحت کی سہولیات کو بہتر بنانے کے لئے missing facilities کی فراہمی اور ڈاکٹروں کی خالی اسامیوں پر بھرتی کی تجویز دی ہے۔ زچہ بچہ، BHUs اور THQs میں ادویات اور آلات کی فراہمی پر زور دیا گیا ہے۔ یہ تجاویز بھی دی گئی ہیں کہ ہسپتالوں میں ڈاکٹرز کی موجودگی کو یقینی بنانے کے لئے monitoring کے نظام کو بہتر کیا جائے۔ لاء اینڈ آرڈر کی بہتری کے لئے ممبران اسمبلی کی ترجیحات میں انسانی وسائل میں اضافہ، جدید ٹیکنالوجی، کیمرے وغیرہ کا استعمال، one salary بجٹ میں اضافہ پہلے دوسرے اور تیسرے نمبر کی priority بتایا گیا ہے۔ اسی طرح پولیس کی کارکردگی بہتر کرنے کے لئے monitoring بہتر کرنے کو کہا گیا ہے اور ایک feedback کا نظام رائج کرنے کے لئے بھی تجویز دی گئی ہے۔

جناب چیئرمین! بہت سے ممبران نے جن میں ہمارے قائد حزب اختلاف بھی included ہیں نے کچھ بہت اچھی رائے بھی دی ہے اور کچھ اہم امور کی identification بھی کی ہے۔ اس میں retention, out of school children, missing facilities، اساتذہ کی اچھی ٹریننگ

اور بچوں کے لئے وظائف پر بہت زور دیا گیا ہے۔ میں ایوان کو یہ بتانا چاہتی ہوں کہ یہ سب already ہماری ترجیحات میں شامل ہیں اور اس حکومت نے کئی ایسے initiatives لئے ہیں جو اس direction میں ہماری پیشرفت ہے۔ ہم اپنے بجٹ کا ایک چوتھائی حصہ تعلیم کو دے رہے ہیں یعنی تعلیم ہمارے لئے بہت important priority ہے اور آپ نے خود ہی دیکھا ہوگا کہ ہم نے "پڑھو پنجاب بڑھو پنجاب" کی مہم چلائی ہے وہ out of school children کو enroll کرنا ہے۔ اس کے علاوہ بھٹہ مزدوروں کے لئے enrollment کی مہم چلائی ہے یہ سب انہی directions میں ہماری بہت important پیشرفت ہے، Missing facilities، ٹیچرز کی ٹریننگ، انفارمیشن ٹیکنالوجی tools کا استعمال کر کے ٹیچرز کو tablets دینا ہم ان سب چیزوں پر زور دے رہے ہیں جس سے quality of education جو کہ یہاں ایوان میں بہت important issue identify کیا ہے یہ اس کی طرف ہماری interventions ہیں۔

جناب چیئر مین! ہمارے معزز ممبران نے جو صحت کے لئے interventions کا کہا ہے اس میں دو تین چیزوں پر بہت زور دیا گیا ہے ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹرز اور تحصیل ہیڈ کوارٹرز کے ہسپتالوں میں سپیشلسٹ ڈاکٹروں کی موجودگی ، دواؤں کی دستیابی اور سرجیکل کے ضروری equipment کو emphasize کیا گیا ہے۔ حکومت نے اس کا جو road map بنایا ہے یہ سب ہماری priorities میں top most شامل ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ صاف پانی اور انرجی پر بھی زور دیا گیا ہے ہماری حکومت کی again یہ بہت ہی important priorities ہیں۔ میں نے اپنی بجٹ تقریر میں بھی یہ بتایا تھا کہ صاف پانی کمپنی بنائی گئی ہے اور اس نے need basis پر اپنا کام شروع کر دیا ہے اور کافی تیزی سے پیشرفت بھی جاری ہے۔

جناب چیئر مین! ایک بہت important area جس پر اس ہاؤس نے emphasize کیا ہے وہ زراعت کا ہے۔ ہمارے ایگریکلچر سیکٹر پر international prices اور کچھ structural issues کی وجہ سے کافی negative-gross implications آئی ہیں۔ ہماری حکومت کی یہ priority ہے اور ہم نے اسی لئے پچھلے دنوں ایک ایگریکلچر کانفرنس بھی منعقد کی تھی جو بہت ہی successful رہی ہے اور اس میں بہت اچھی participation رہی ہے ہم نے اس میں ہر شعبے سے participation لی ہم نے اس میں ہر شعبے سے participation لی۔ اس میں ہمارے معزز ممبران، چھوٹے کسان، بڑے کسان، academics شریک ہوئے اور بہت سے experts کو بھی

بُلایا گیا تھا۔ان سے ہمیں جو recommendations ملی ہیں ہم اس پر انشاء اللہ تعالیٰ پیشرفت دکھائیں گے۔وزیر اعلیٰ نے اسی کانفرنس کے دوران 100 بلین روپے کا بجٹ بھی شعبہ زراعت کے لئے اعلان کیا تھا اور ایک ایگریکلچر کمیشن کا بھی اعلان کیا گیا تھا۔میں ایوان کو یہ بتانا چاہتی ہوں کہ کاشتکاروں کی ترقی اور بہتری کے لئے حکومت کی طرف سے بہت سے initiatives پر مزید deliberation ہو رہی ہے۔اس میں subsidy, support prices, procurement policy اور زرعی تحقیقات کی تجاویز پر بہت seriously غور کیا جا رہا ہے۔انشاء اللہ تعالیٰ عنقریب اس پر آپ کو کچھ announcements بھی ملیں گی۔ہم سمجھتے ہیں کہ کسان خوشحال تو پنجاب خوشحال اور ہم اس کو اپنی ترجیحات میں top پر لانا چاہتے ہیں۔

جناب چیئرمین!اس ایوان میں لاء اینڈ آرڈر پر بھی بہت سی باتیں ہوئی ہیں اور حکومت نے اس بابت بہت سے initiatives لئے ہیں۔یہاں پر street crimes کی بات ہو رہی تھی۔حال ہی میں ڈولفن فورس launch کی گئی ہے جس سے انشاء اللہ street crimes میں بہت کمی آئے گی۔اس کے علاوہ معزز ممبران کی طرف سے یہ تجاویز آئیں کہ امن وامان کے حوالے سے governance and monitoring improve کی جائے تو یہ ہماری ترجیحات میں already شامل ہے اور انشاء اللہ اس پر آپ کو بہت بہتری نظر آئے گی۔

جناب چیئرمین!میں اپنی تقریر کے آخر میں اگلے سال کے بجٹ کے لئے کچھ core principles enunciate کرنا چاہوں گی۔اس ایوان میں Pre-budget discussion کے دوران معزز ممبران کی طرف سے کچھ چیزیں point out کی گئی ہیں،اس کے علاوہ ہم نے معزز ممبران کو کچھ سوالنامے بھی دیئے تھے اور ان کی basis پر ہم نے کچھ اصول وضع کئے ہیں۔اگلے سال کے ترقیاتی پروگرام یعنی 2016-17 کے بجٹ میں جاری سکیموں کو مکمل کرنے پر زیادہ focus کیا جائے گا۔وہ سکیمیں جو کہ advance stage پر ہیں اگلے سال کے ADP میں ان کو ہم priority دیں گے۔اسی طرح جو بہت زیادہ advance stage پر ہیں ان کو تو full funding دے کر پورا کرائیں گے۔ہم نے ان سکیموں کو مکمل کر کے ان کا فائدہ اُٹھانا ہے اور لوگوں کو سہولتیں مہیا کرنی ہیں اس لئے advance stage کی سکیموں کو priority دی جائے گی۔

جناب چیئرمین!دوسرے نمبر پر ADP کی وہ سکیمیں مکمل کی جائیں گی جو کہ پچھلے سال نہیں آسکیں اور وہ ہماری growth strategy میں پورا اُترتی ہیں اور اس کو promote کرتی

ہیں تو ان کو ADP میں priority دی جائے گی۔ ہمارا medium term development framework اور جو growth strategy ہے وہی ہمارا focus بنا ہوا ہے۔ اس کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ ہم عام آدمی کو سہولتیں مہیا کریں اور صوبے کو economic growth کی طرف لے کر جائیں کیونکہ جب تک ہماری economy grow نہیں کرے گی اُس وقت تک عام آدمی کے حالات بہتر نہیں ہو سکیں گے۔ اسی اصول کی بنیاد پر ہم سال 2016-17 کا بجٹ بنائیں گے۔

جناب چیئرمین! اس کے علاوہ غیر ملکی امداد کے ذریعے شروع کئے گئے projects کو اہمیت اور priority دی جائے گی۔ انشاء اللہ اگلے بجٹ میں سماجی بہبود کے شعبہ جات مثلاً تعلیم، صحت، واٹر سپلائی اور نکاسی آب پر خاص توجہ دی جائے۔ اسی طرح وہ اضلاع اور sectors جو کہ backward رہ گئے ہیں ان کی disparity remove کرنے کے لئے ان پر focus کیا جائے گا۔ اس کے علاوہ block allocation کا استعمال کم سے کم کیا جائے گا۔ ہم صوبے میں پرائیویٹ سیکٹر کو promote کریں گے اور Public Private Partnership کے تحت اپنے ترقیاتی پروگراموں کو آگے بڑھائیں گے۔

جناب چیئرمین! ہم نے ایک اور اصول وضع کیا ہے کہ token funding کو discourage کیا جائے گا اور اگلے سال کے ADP میں صرف approved schemes آئیں گی تاکہ بجٹ کے فوری بعد سکیمیں implementation and execution کی stage پر آجائیں اور ہم ان کی تکمیل کو اسی fiscal year میں ensure کرا سکیں۔ غیر ترقیاتی بجٹ کے لئے بھی ہمارا زور service delivery پر ہے۔ اس حوالے سے ہم اپنے سامنے جو اصول رکھیں گے اس میں سب سے پہلے یہ ہے کہ سرکاری اثاثوں کی دیکھ بھال اور مرمت کے لئے مختص فنڈز میں خاطر خواہ اضافہ کیا جائے گا کیونکہ اگر maintenance and repair ٹھیک سے نہ ہو تو ہمارے اثاثے deplete ہو جاتے ہیں اور service provision hinder ہوتی ہے۔ انشاء اللہ اس حوالے سے ہم allocations کو بڑھائیں گے۔

جناب چیئرمین! اس کے علاوہ اس بجٹ میں direct subsidies پر بھی زیادہ توجہ دی جائے گی۔ ناگہانی آفات سے نبٹنے کے لئے وسائل مختص کئے جائیں گے۔ سوشل سیکٹر جیسے تعلیم اور صحت کے بجٹ میں خاطر خواہ اضافہ کیا جائے گا۔ یہاں ایوان میں social protection پر بہت بات ہوئی ہے۔ ہم social protection کے دائرہ کار کو بڑھائیں گے۔ سرکاری ملازمین کی تنخواہوں اور پنشن کے لئے اس بجٹ میں رقوم مختص کی جائیں گی۔

جناب چیئرمین! میں آپ کی وساطت سے معزز ممبران کو ایک بار پھر اس بات کی یقین دہانی کرانا چاہتی ہوں کہ Pre-budget discussion کے دوران ان کی طرف سے جو تجاویز دی گئی ہیں ان کو مالی سال 17-2016 کے بجٹ میں consider کیا جائے گا۔ کافی سارے معزز ممبران نے اس بات پر زور دیا ہے کہ ہماری تجاویز سُنی تو جاتی ہیں لیکن ان پر عملدرآمد نہیں کیا جاتا۔ میں ایک مرتبہ پھر یقین دہانی کرانا چاہتی ہوں کہ انشاء اللہ اس بجٹ میں جس حد تک ممکن ہو سکا اور جس حد تک ہمارے وسائل ہمیں اجازت دیں گے ہم معزز ممبران کی تجاویز پر عملدرآمد کرائیں گے۔ ہم آپ کی تجاویز محکمہ کو دیں گے اور ان سے کہیں گے کہ اس پر ہمیں پیشرفت کے بارے میں بتائیے اور ہم ان کا follow up بھی کریں گے۔ ہم نے عام آدمی کو better services deliver کرنے کا جو سلسلہ اور مہم شروع کی ہوئی ہے اگلے سال کا بجٹ بھی اس میں سنگ میل ثابت ہوگا۔

جناب چیئرمین! ہماری economy ہی ہماری priority ہونی چاہئے۔ عام لوگوں کے لئے service delivery ہی ہماری priority ہونی چاہئے۔ Growth and employment generation ہماری priority ہونی چاہئے۔ آئیں ہم سب مل کر، چاہے وہ حکومتی بنچوں سے تعلق رکھنے والے معزز ممبران یا حزب اختلاف کے معزز ممبران ہوں ان راستوں پر چلیں کہ صوبہ پنجاب کو اگلے بجٹ کے توسط سے مزید بہتر اور more firm grounds پر رکھ سکیں۔ بہت شکریہ

پاکستان پائندہ باد

جناب چیئرمین: بڑی مہربانی۔

میاں محمد رفیق: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، میاں صاحب!

میاں محمد رفیق: جناب چیئرمین! نہایت اہم باتیں جو کہ وزیر خزانہ صاحبہ سے نظر انداز ہو گئی ہیں میں ان کو point out کرنا چاہتا ہوں۔ پہلی بات صاف پانی کی فراہمی سے متعلق ہے۔ سارا ایوان زور دیتا رہا کہ پینے کا صاف پانی میسر نہ ہونے کی وجہ سے ہیپاٹائٹس کے مریضوں میں اضافہ ہو رہا ہے۔ وزیر خزانہ صاحبہ اس جانب توجہ فرمائیں کہ پانی کو آلودہ کون کر رہا ہے اور کون سے ادارے پانی کو آلودہ کر رہے ہیں؟ اس حوالے سے آپ نے اپنی wind up تقریر میں کوئی بات نہیں کی۔ پانی کو آلودہ کرنے کے جو ادارے ذمہ دار ہیں ان پر توجہ دیں۔ میری دوسری گزارش یہ ہوگی کہ "پڑھو پنجاب بڑھو پنجاب" کی ہم تحسین کرتے ہیں۔۔۔

(اس مرحلہ پر جناب ڈپٹی سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

مسودات قانون

(جوزیر غور لائے گئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! تشریف رکھیں۔آپ کی بات بعد میں سُنتے ہیں۔آج کے ایجنڈا پر اگلا آئٹم Consideration and Passage of Bills ہے۔

مسودہ قانون (ترمیم) صوبائی موٹر گاڑیاں پنجاب 2015

MR DEPUTY SPEAKER: Now, we take up the Provincial Motor Vehicles (Amendment) Bill 2015. Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

> "That the Provincial Motor Vehicles Punjab (Amendment) Bill 2015, as recommended by Standing Committee on Transport, be taken into consideration at once."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Provincial Motor Vehicles Punjab (Amendment) Bill 2015, as recommended by Standing Committee on Transport, be taken into consideration at once."

Since there is no amendment in it, the motion moved and the question is:

> "That the Provincial Motor Vehicles Punjab (Amendment) Bill 2015, as recommended by Standing Committee on Transport, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2

MR DEPUTY SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill Clause by Clause. Clause 2 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from: Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hasan Mokal, Ch Aamar Sultan Cheema, Sardar Muhammad Asif Nakai, Mr Ahmad Shah Khagga, Dr Muhammad Afzal, Mrs Baasima Chaudhary, Mrs Khadija Umar, Dr Syed Waseem Akhtar, Ms Shunila Ruth, Ms Nabila Hakim Ali Khan and Malik Taimoor Masood. Any mover may move it.

کوئی معزز ممبر اس کو move کرنا چاہتے ہیں؟ کوئی معزز ممبر موجود نہیں ہے۔

It may be taken as withdrawn.

The motion moved and the question is:

"That Clause 2 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 3

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 3 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hasan Mokal, Ch Aamar Sultan Cheema, Sardar Muhammad Asif Nakai, Mr Ahmad Shah Khagga, Dr Muhammad Afzal, Mrs Baasima Chaudhary, Mrs Khadija Umar, Dr Syed Waseem Akhtar, Ms Shunila Ruth, Ms Nabila Hakim Ali Khan and Malik Taimoor Masood. Any mover may move it.

کوئی معزز ممبر اس کو move کرنا چاہتے ہیں؟ کوئی معزز ممبر موجود نہیں ہے۔

It may be taken as withdrawn

The motion moved and the question is:

"That Clause 3 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 4

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 4 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 4 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 5

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 5 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 5 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR DEPUTY SPEAKER: Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

"That the Provincial Motor Vehicles Punjab (Amendment) Bill 2015, be passed."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That the Provincial Motor Vehicles Punjab (Amendment) Bill 2015, be passed."

The motion moved and the question is:

"That the Provincial Motor Vehicles Punjab (Amendment) Bill 2015, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

مسودہ قانون (ترمیم) فرانزک سائنس ایجنسی پنجاب 2015

MR DEPUTY SPEAKER: Now, we take up the Punjab Forensic Science Agency (Amendment) Bill 2015. Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Forensic Science Agency (Amendment) Bill 2015, as recommended by Standing Committee on Home Affairs, be taken into consideration at once."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Forensic Science Agency (Amendment) Bill 2015, as recommended by Standing Committee on Home Affairs, be taken into consideration at once."

There is an amendment in it. The amendment is from: Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hasan Mokal, Ch Aamar Sultan

Cheema, Sardar Muhammad Asif Nakai, Mr Ahmad Shah Khagga, Dr Muhammad Afzal, Mrs Baasima Chaudhary, Mrs Khadija Umar, Dr Syed Waseem Akhtar, Ms Shunila Ruth, Ms Nabila Hakim Ali Khan and Malik Taimoor Masood. Any mover may move it. None moved; it may be taken as withdrawn.

Now, the question is:

"That the Punjab Forensic Science Agency (Amendment) Bill 2015, as recommended by Standing Committee on Home Affairs be taken into the consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2

MR DEPUTY SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill Clause by Clause. Clause 2 of the Bill is under consideration there is an amendment in it. The amendment is from Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hasan Mokal, Ch Aamar Sultan Cheema, Sardar Muhammad Asif Nakai, Mr Ahmad Shah Khagga, Dr Muhammad Afzal, Mrs Baasima Chaudhary, Mrs Khadija Umar, Dr Syed Waseem Akhtar, Ms Shunila Ruth, Ms Nabila Hakim Ali Khan and Malik Taimoor Masood. Any mover may move it. None moved; it may be taken as withdrawn.

Now, the question is:

"That Clause 2 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 3

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 3 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from Minister for Law. He may move it.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

That for Clause 3 of the Bill, the following be substituted:

"3.Validation. Notwithstanding the repeal of the Punjab Forensic Science Agency (Amendment) Ordinance 2015 (XXXV of 2015), any action of the Government taken from the date of repeal of the said Ordinance and till the date of commencement of this Act, shall be deemed to have been taken under the Act."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

That for Clause 3 of the Bill, the following be substituted:

"3.Validation. Notwithstanding the repeal of the Punjab Forensic Science Agency (Amendment) Ordinance 2015 (XXXV of 2015), any action of the Government taken from the date of repeal of the said Ordinance and till the date of commencement of this Act, shall be deemed to have been taken under the Act."

Now, the motion moved and the question is:

That for Clause 3 of the Bill, the following be substituted:

"3.Validation. Notwithstanding the repeal of the Punjab Forensic Science Agency (Amendment) Ordinance 2015 (XXXV of 2015), any action of the Government taken from the date of repeal of the said Ordinance and till the date of commencement of this Act, shall be deemed to have been taken under the Act."

(The motion was carried.)

"That Clause 3 of the Bill, as amended do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR DEPUTY SPEAKER: Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Forensic Science Agency (Amendment) Bill 2015, as amended be passed."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Forensic Science Agency (Amendment) Bill 2015, as amended be passed."

The motion moved and the question is:

"That the Punjab Forensic Science Agency (Amendment) Bill 2015, as amended be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill as amended is passed.)

مسودہ قانون فورٹ منرو ڈویلپمنٹ اتھارٹی 2015

MR DEPUTY SPEAKER: Now, we take up the Fort Monroe Development Authority Bill 2015. Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

> "That the Fort Monroe Development Authority Bill 2015, as recommended by the Standing Committee on Housing, Urban Development and Public Health Engineering, be taken into consideration at once."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Fort Monroe Development Authority Bill 2015, as recommended by the Standing Committee on Housing, Urban Development and Public Health Engineering, be taken into consideration at once."

There is an amendment in it. The amendment is from Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hasan Mokal, Ch Aamar Sultan Cheema, Sardar Muhammad Asif Nakai, Mr Ahmad Shah Khagga, Dr Muhammad Afzal, Mrs Baasima Chaudhary, Mrs Khadija Umar, Dr Syed Waseem Akhtar, Ms Shunila Ruth, Ms Nabila Hakim Ali Khan and Malik Taimoor Masood. Any mover may move it. None moved; it may be taken as withdrawn.

Now, the question is:

"That the Bill be taken into the consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSE 3

MR DEPUTY SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill Clause by Clause. Clause 3 of the Bill is under consideration. There are four amendments in it. These amendments are from Ch Moonis

Elahi, Sardar Vickas Hasan Mokal, Ch Aamar Sultan Cheema, Sardar Muhammad Asif Nakai, Mr Ahmad Shah Khagga, Dr Muhammad Afzal, Mrs Baasima Chaudhary, Mrs Khadija Umar, Dr Syed Waseem Akhtar, Ms Shunila Ruth, Ms Nabila Hakim Ali Khan and Malik Taimoor Masood. Any mover may move it. None moved; these may be taken as withdrawn.

Now, the question is:

"That Clause 3 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 4

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 4 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hasan Mokal, Ch Aamar Sultan Cheema, Sardar Muhammad Asif Nakai, Mr Ahmad Shah Khagga, Dr Muhammad Afzal, Mrs Baasima Chaudhary, Mrs Khadija Umar, Dr Syed Waseem Akhtar, Ms Shunila Ruth, Ms Nabila Hakim Ali Khan and Malik Taimoor Masood. Any mover may move it. None moved; it may be taken as withdrawn.

Now, the question is:

"That Clause 4 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 5

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 5 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hasan Mokal, Ch Aamar Sultan Cheema, Sardar Muhammad Asif Nakai, Mr Ahmad Shah Khagga, Dr Muhammad Afzal, Mrs Baasima Chaudhary, Mrs Khadija Umar, Dr Syed Waseem Akhtar, Ms Shunila Ruth, Ms Nabila Hakim Ali Khan

and Malik Taimoor Masood. Any mover may move it. None moved; it may be taken as withdrawn.

Now, the question is:

"That Clause 5 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 6

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 6 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 6 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 7

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 7 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hasan Mokal, Ch Aamar Sultan Cheema, Sardar Muhammad Asif Nakai, Mr Ahmad Shah Khagga, Dr Muhammad Afzal, Mrs Baasima Chaudhary, Mrs Khadija Umar, Dr Syed Waseem Akhtar, Ms Shunila Ruth, Ms Nabila Hakim Ali Khan and Malik Taimoor Masood. Any mover may move it. None moved; it may be taken as withdrawn.

Now, the question is:

"That Clause 7 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 8

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 8 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 8 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 9

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 9 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 9 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 10

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 10 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 10 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 11

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 11 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 11 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 12

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 12 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 12 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 13

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 13 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 13 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 14

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 14 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 14 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 15

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 15 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 15 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 16

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 16 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 16 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 17

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 17 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hasan Mokal, Ch Aamar Sultan Cheema, Sardar Muhammad Asif Nakai, Mr Ahmad Shah Khagga, Dr Muhammad Afzal, Mrs Baasima Chaudhary, Mrs Khadija Umar, Dr Syed Waseem Akhtar, Ms Shunila Ruth, Ms Nabila Hakim Ali Khan and Malik Taimoor Masood. Any mover may move it. None moved; it may be taken as withdrawn.

Now, the question is:

"That Clause 17 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 18

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 18 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 18 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 19

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 19 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 19 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 20

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 20 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 20 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 21

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 21 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 21 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 22

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 22 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 22 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 23

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 23 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 23 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 24

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 24 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 24 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 25

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 25 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 25 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 26

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 26 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 26 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 27

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 27 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 27 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 28

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 28 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 28 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 29

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 29 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from Minister for Law. He may move it.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

That for Clause 29 of the Bill, the following be substituted:

"3. Validation. Notwithstanding the repeal of the Fort Monroe Development Authority Ordinance 2015 (XXXV of 2015), any action of the Government or of the Authority taken from the date of repeal of the said Ordinance and till the date of commencement of this Act, shall be deemed to have been taken under the Act."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

That for Clause 29 of the Bill, the following be substituted:

"3. Validation.- Notwithstanding the repeal of the Fort Monroe Development Authority Ordinance 2015 (XXXV of 2015), any action of the Government or of the Authority taken from the date of repeal of the said Ordinance and till the date of commencement of this Act, shall be deemed to have been taken under the Act."

(The motion was carried.)

Now, the motion moved and the question is:

"That Clause 29 of the Bill, as amended do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

SCHEDULE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Schedule of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Schedule of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 2 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill, do stand part of the Bill.

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried)

LONG TITLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried)

MR DEPUTY SPEAKER: Third reading starts Minister for Law.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

"That the Fort Monroe Development Authority; Bill 2015 as amended, be passed."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That the Fort Monroe Development Authority; Bill 2015 as amended, be passed."

Now, the motion moved and the question is:

"That the Fort Monroe Development Authority; Bill 2015 as amended, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill as amended is passed.)

مسودہ قانون (تیسری ترمیم) لوکل گورنمنٹ پنجاب 2016

MR DEPUTY SPEAKER: Now, we take up the Punjab Local Government (Third Amendment) Bill 2016. Minister for law may move the motion for consideration of the Bill.

MINISTER FOR LAW AND PALIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Local Government (Third Amendment) Bill 2016, as recommended by the Standing Committee on Local Government and Rural Development, be taken into consideration at once."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Local Government (Third Amendment) Bill 2016, as recommended by the Standing Committee on Local Government and Rural Development, be taken into consideration at once."

Since there is no amendment in it, now the question is:

"That the Punjab Local Government (Third Amendment) Bill 2016, as recommended by the Standing Committee on Local Government and Rural Development, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

MR DEPUTY SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill Clause by Clause.

CLAUSES 2 to 4

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clauses 2 to 4 of the Bill are under consideration. Since there are no amendments in these Clauses.

Now the question is:

"That Clauses 2 to 4 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR DEPUTY SPEAKER: Third reading starts Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Local Government (Third Amendment) Bill 2016, be passed."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Local Government (Third Amendment) Bill 2016, be passed."

Now, the motion moved and the question is:

"That the Punjab Local Government (Third Amendment) Bill 2016 be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

مسودہ قانون(ترمیم)اینیملز سلاٹر کنٹرول پنجاب2016

MR DEPUTY SPEAKER: Now, we take up The Punjab Animals Slaughter Control (Amendment) Bill 2016. Minister for law may move the motion for consideration of the Bill.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Animals Slaughter Control (Amendment) Bill 2016 as recommended by the Standing Committee on Livestock and Dairy Development, be taken into consideration at once."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Animals Slaughter Control (Amendment) Bill 2016 as recommended by the Standing Committee on Livestock and Dairy Development, be taken into consideration at once."

There is an amendment in this motion. The amendment is from Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hasan Mokal, Ch Aamar Sultan Cheema, Sardar Muhammad Asif Nakai, Mr Ahmad Shah Khagga, Dr Muhammad Afzal, Mrs Baasima Chaudhary, Mrs Khadija Umar, Dr Syed Waseem Akhtar, Ms Shunila Ruth, Ms Nabila Hakim Ali Khan, and Malik Taimoor Masood. None is present and motion is withdrawn.

Now, the motion moved and the question is:

"That the Punjab Animals Slaughter Control (Amendment) Bill 2016 as recommended by the Standing Committee on Livestock and Dairy Development, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSES 2 to12

MR DEPUTY SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill Clause by Clause. Now, Clauses 2 to 12 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these Clauses, the question is:

"That Clauses 2 to 12 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR DEPUTY SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Animals Slaughter Control (Amendment) Bill 2016, be passed."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Animals Slaughter Control (Amendment) Bill 2016, be passed."

Now, the motion moved and the question is:

"That the Punjab Animals Slaughter Control (Amendment) Bill 2016, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، میاں صاحب! آپ کچھ کہنا چاہتے تھے۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! شکریہ۔ مجھے افسوس ہے کہ میں کہنا تو چاہتا تھا لیکن اب محترمہ فنانس منسٹر ہی چلی گئی ہیں۔ ان کے بارے میں یہ بات تھی آپ بھی سن لیجئے یہ معزز ایوان بھی سن لے۔ میں یہ کہنا چاہتا تھا کہ انہوں نے جو اپنی wind up speech میں بات کی ہے اس میں صاف پانی کی بات سارے ایوان نے کی اور انہوں نے بھی کی لیکن دیکھنا یہ ہے کہ صاف پانی۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! کل منسٹر صاحبہ یہاں پر ہوں گی وہ آپ کی اس بات کا جواب دیں گی۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! آج بات کر لینے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں۔ میں صبح آپ کو موقع دوں گا۔ آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہو گیا ہے لہٰذا اب اجلاس بروز جمعرات مورخہ 14-اپریل 2016 صبح 10:00 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔